مدد سے اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا، لیکن مجھے یقین ہے سوائے میرے بیٹے علی ابن حسین علیہ السلام کے میری اور میرے تمام ساتھیوں کی قتل گاہ کربلا ہے۔

معمر بن مثنیٰ اپنی کتاب (مقتل الحسین علیہ السلام) میں روایت نقل کرتے ہیں۔

جیسے ہی ترویہ[1] کا دن آیا، عمر بن سعد بن ابی عاص اپنے کثیر تعداد لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا اس کو یزید نے مامور کیا تھا کہ اگر تم انہیں قتل کر سکتے ہو تو قتل کر دینا، اور اگر وہ تم سے جنگ کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرنا۔ لیکن امام حسین علیہ السلام اسی دن مکہ سے روانہ ہو گئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس رات کی صبح کو امام حسین علیہ السلام مکہ سے روانگی کا ارادہ رکھتے تھے اسی رات محمد بن حنفیہ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: بھائی جان آپ جانتے ہیں کہ کوفیوں نے آپ کے باپ اور بھائی کو فریب دیا۔ مجھے خوف ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی کہیں وہی سلوک نہ کریں۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو مکہ ہی میں رہ جائیں، کیونکہ آپ عزیز ترین افراد میں سے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یزید بن معاویہ مجھے ناگہاں حرم خدا میں قتل نہ کرا دے اور میرے قتل کی وجہ سے حرمت بیت اللہ پامال ہو جائے۔ محمد بن حنفیہ نے کہا: اگر اس بات کا خوف ہے تو پھر آپ یمن کی طرف ہجرت کر جائیں، کیونکہ وہاں آپ کی قدر دانی کرنے والے ہوں گے اور اس طرح آپ تک یزید کی رسائی بھی نہ ہو سکے گی۔ یا آپ کسی صحرا یا جنگل میں چلے جائیں اور وہیں پر رہیں۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہاری اس تجویز پر غور و فکر کروں گا۔

---

[1] ۸ ذوالحجہ۔

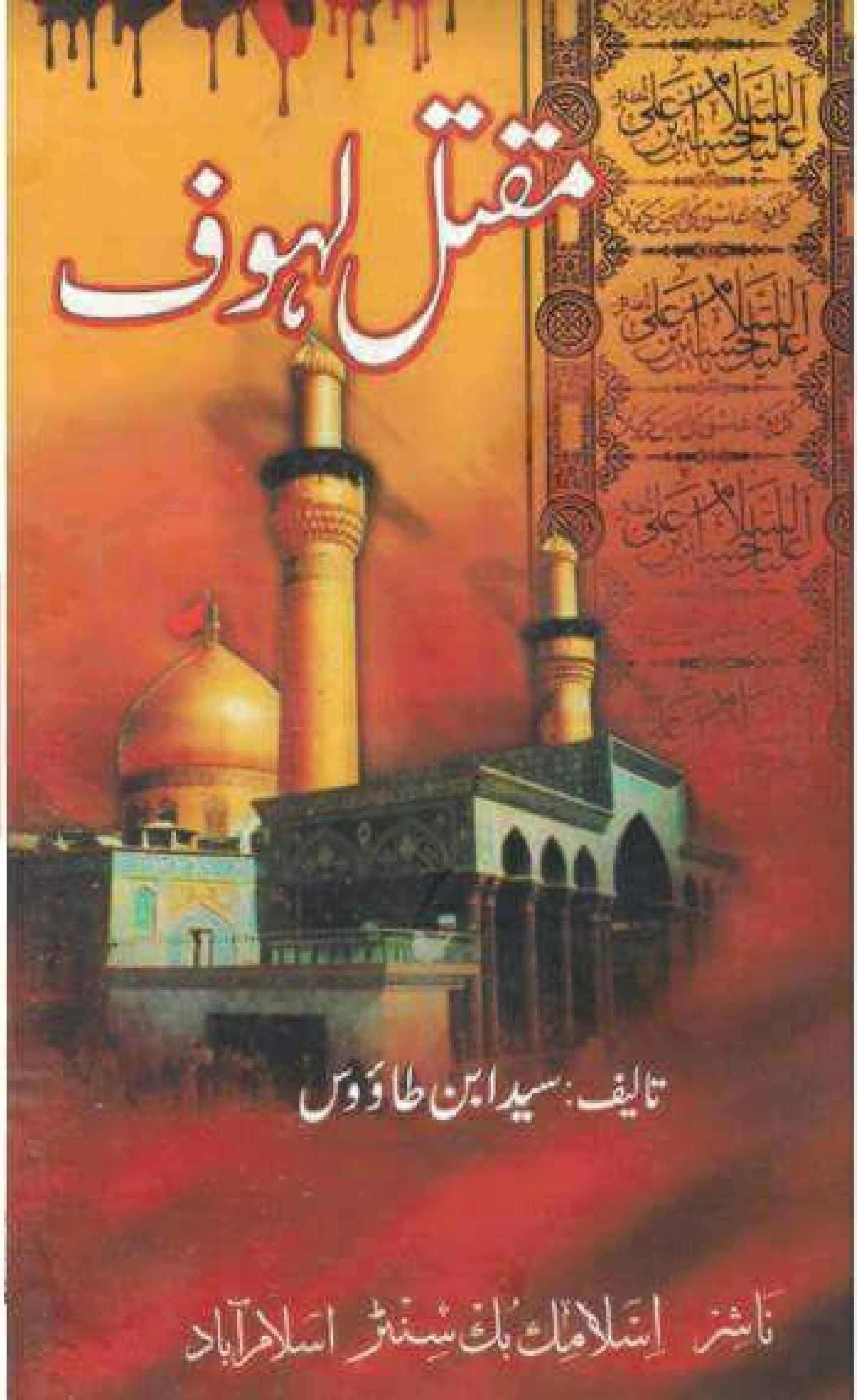

# قاتل حسینؑ کوفی شیعہ ہیں

سیدہ ام کلثومؑ نے اہل کوفہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا: " اے اہل کوفہ تمھارا حال برا ہو۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا اور ان کی مدد نہ کی اور ان کو قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔"

اور حضرت زین العابدین نے لوگوں (اہل کوفہ) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ تم جانتے ہو میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی اور آخرکار ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

فون نمبر۔ 260758, 269508

رضوان حسن

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے: اہل کوفہ (تقیہ باز شیعہ رافضی) اسیران اہلبیت کو دیکھ کر نوحہ اور گریہ کرنے لگے، امام زین العابدین نے اس وقت فرمایا: تم ہم پر گریہ و نوحہ کرتے ہو۔ پھر ہمارا قاتل کون ہے۔ (یعنی چور مچائے شور)

[illegible] القصہ اہل کوفہ اسیران اہلبیت کو دیکھ کر نوحہ اور گریہ کرنے لگے

۱۲

امام زین العابدین علیہ السلام نے اس وقت فرمایا: تم ہم پر گریہ و نوحہ کرتے ہو۔ پھر ہمارا قاتل کون ہے؟

[illegible]

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۲ دوم

# بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

علامہ عصر مفتی سید طیب آغا الموسوی الجزائری دام ظلہ

در حالات

امام حسین علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی
امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون: ۴۳۴۲۸۹

# میدان کربلا میں امام حسینؓ کا خط لکھنے والے غدار کوفیوں کو ان کے نام سے مخاطب کرنا

مشہور رافضی محدث مجلسی ایک روایت نقل کرتا ہے کہ میدانِ کربلا میں امام حسین نے اپنے مخالف لشکر میں موجود کوفیوں کو جنہوں نے خط لکھ کر آپ کو بلایا تھا امام حسین نے انکو مخاطب کیا اور فرمایا اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم لوگوں نے مجھے خط نہیں لکھے تھے کہ میوہ جات تیار ہو چکے ہیں صحرا سرسبز و شاداب ہو چکے ہیں آپ جلد تشریف لے آئیں ہم آپ کی مدد و نصرت کریں گے



[illegible]

دکھی ہے اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہیں بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجار بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیار مہیا ہو گئے ہیں جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کا [illegible] قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں ہیں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسر عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے [illegible] حضرت نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل [illegible]

دکھی ہے اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہیں بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجار بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیار مہیا ہو گئے ہیں جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کا [illegible] قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں ہیں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسر عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے [illegible] حضرت نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل

[illegible]

# جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

دفاعِ اہلسنت
ردِ رافضیت
sunnilibrary.com

عباس بک ایجنسی
رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا
فون نمبر ۔ 260756, 269598

## یہ کوفہ کے شیعہ اتنے یتیم نکلے بیس ہزار نے بیعت کی اور پھر بھاگ کھڑے ہوے

سید محسن الامین کہتے ہیں اہل عراق کے ۲۰,۰۰۰ لوگوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کی پھر وہ اچانک دشمن و دھوکے باز بن گیے جبکہ انہوں نے وفاداری کا حلف دیا تھا

حوالہ کتاب اعیان الشیعہ مصنف السید محسن الامین الجز اول

البحث الثالث

في الإشارة إلى بعض ما وقع على أهل البيت وشيعتهم من القتل والاضطهاد في الدول الإسلامية

... بايع الحسين من أهل العراق عشرون ألفاً غدروا به وخرجوا عليه وبيعته في أعناقهم وقتلوه ...

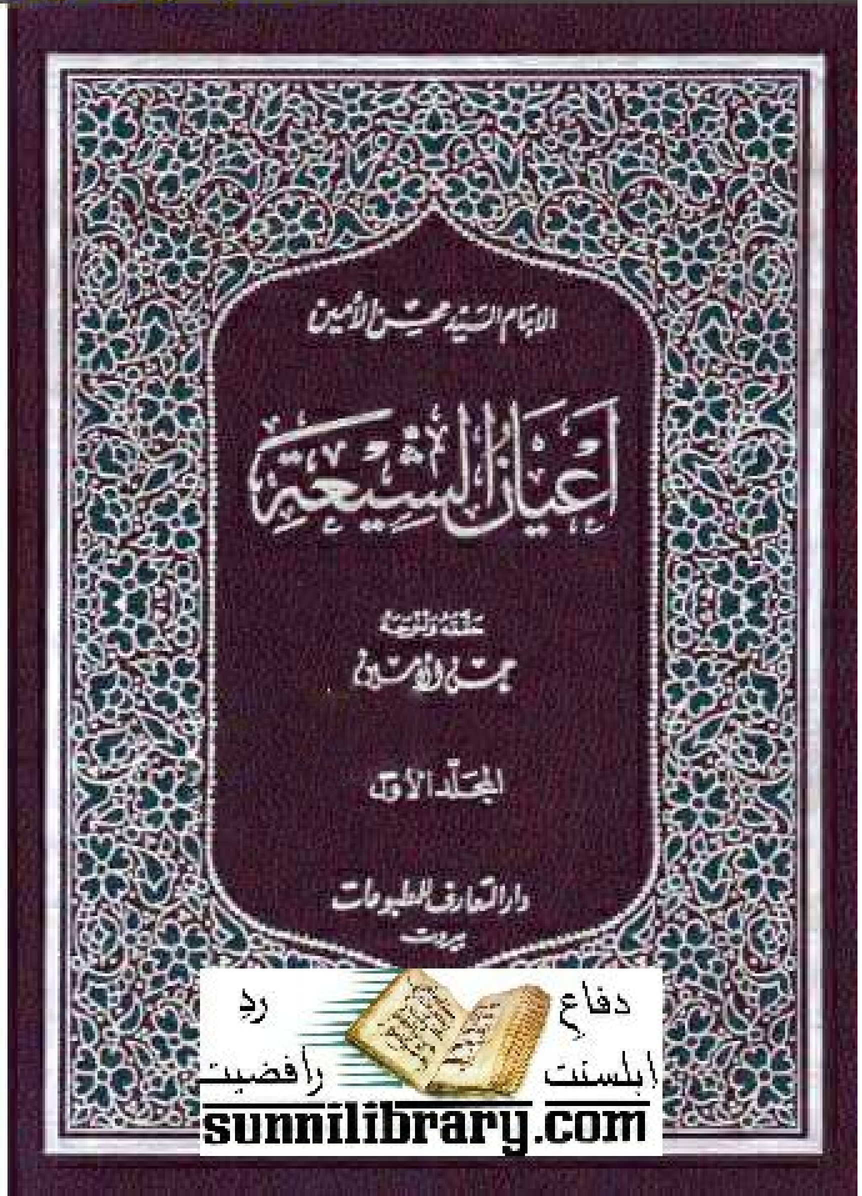

# امام حسینؑ کے مقابلہ میں کوئی شامی نہ آیا سب کوفی تھے

حضرت امام حسینؑ کے مقابلہ میں جو اسی ہزار کا لشکر آیا وہ سب کے سب کوفی تھے ان میں کوئی بھی حجاز یا شام کا رہنے والا نہ تھا

مقتل ابی مخنف ص ۶۵

دوزخ جہنم کے طوق وزنجیر خلق گئے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو میں دو سال کے اندر خدا سے توبہ کرلوں گا اور اگر یہ سب جھوٹ ہے تو دنیا میں بہت بڑی سلطنت کا مالک بن جاؤں گا جو ہمیشہ نئی نویلی دلہن کی طرح خوبصورت لگتی ہے"۔

اس وقت ہاتف کی یہ صدا فضا میں گونجی۔ "اے زنا زادے! تیری یہ کوشش [illegible] دنیا سے خالی ہاتھ جلد اس جہنم کی طرف جائے گا۔ جس کے شعلے کبھی سرد نہیں ہوئے۔ [illegible] کے لیے ذلت کا باعث بنے گا۔ تو حسینؑ کو جن وانس میں سب سے بہترین جان [illegible] کرے گا۔ اے پست ترین آدمی! مت سوچ کہ تو قتل حسینؑ کے بعد ملک رے تک [illegible]"۔

## کربلا میں فوجیوں کی آمد

سب سے پہلا فوج کا دستہ جو کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کے لیے پہنچا اس کا علمبردار عمر سعد تھا۔ چھ ہزار سوار اس دستہ میں شامل تھے۔ اس کے بعد ابن زیاد نے شیث بن ربعی کو چار ہزار سوار کا دستہ دے کر روانہ کیا۔ پھر عروہ بن قیس کو چار ہزار سوار دے کر بھیجا۔ پھر سنان بن انس کو چار ہزار سوار دے کر روانہ کیا۔ اسی طرح کوفہ سے اسی ہزار کی تعداد کربلا میں اکٹھی ہوگئی۔ جن میں ایک بھی فرد شام یا حجاز کا نہیں تھا۔

# امام حسینؑ کی ہشام اور عبداللہ بن عباس او عبداللہ بن زبیر سے گفتگو

ابن عباس نے کہا آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی سے دغا بازی کی جبکہ امام حسینؑ نے فرمایا کہ اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے خط لکھ کر مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ہے



محمد حنفیہ نے کہا۔ "یہ میرے لیے بہت صدمہ کی بات ہے"۔ اس کے بعد رو کر کہنے لگے۔ "مجھ میں اب نیزہ و تلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا"۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ "اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں"۔

## امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام و عبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن عباس کہنے لگے۔ "اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟"۔ آپ نے فرمایا۔ "ہاں ایسا ہی ارادہ ہے"۔ ابن عباس نے کہا۔ "اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغا بازی کی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغا بازی کریں گے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں"۔ لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

## عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ "میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟"۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ "اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھا کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے"۔ یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

## عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

اگلے روز عبداللہ بن عباس دوبارہ آئے اور عرض کی۔ "آپ سے برائے خدا یہ درخواست ہے کہ اگر حتماً سفر کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو حجاز یا یمن کی طرف چلے جائیں کہ وہاں پر قلعے اور محفوظ درے موجود ہیں"۔ لیکن امام حسین علیہ السلام نے

# بحار الأنوار

## الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

### الكتاب العاشر

تاريخ فاطمة والحسن والحسين عليهم السلام وفضائلهم ومعجزاتهم

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

السلام على عمر بن خالد الصيداوي.

السلام على سعيد مولاه.

السلام على يزيد بن زياد بن مهاصر[١] الكندي.

السلام على زاهد[٢] مولى عمرو بن الحمق الخزاعي.

السلام على جبلة بن علي الشيباني.

السلام على سالم مولى بني[٣] المدنية الكلبي.

السلام على أسلم بن كثير الأزدي الأعرج.

السلام على زهير بن سليم الأزدي.

٧٣/٤٥ السلام على قاسم بن حبيب الأزدي.

السلام على عمر بن جندب الحضرمي.

السلام على أبي ثمامة عمر بن عبد الله الصائدي.

السلام على حنظلة بن سعد[٤] الشبامي.

السلام على عبد الرحمن بن عبد الله بن الكدر الأرحبي.

السلام على عمار بن أبي سلامة الهمداني.

السلام على عابس بن أبي[٥] شبيب الشاكري.

السلام على شوذب مولى شاكر.

السلام على شبيب بن الحارث بن سريع.

السلام على مالك بن عبد بن سريع.

السلام على الجريح المأسور سوار بن أبي حمير الفهمي الهمداني.

السلام على المرتب[٦] معه عمرو بن عبد الله الجندعي.

السلام عليكم يا خير أنصار السلام عَلَيْكُمْ بِمٰا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّٰارِ بوأكم الله مبوأ الأبرار أشهد لقد كشف الله لكم الغطاء و مهد لكم الوطاء و أجزل لكم العطاء و كنتم عن الحق غير بطاء و أنتم لنا فرطاء و نحن لكم خلطاء في دار البقاء و السلام عليكم و رحمة الله و بركاته[٧].

٧٤/٤٥ أقول قوله و قيل لعله من السيد أو من بعض الرواة.

٤- و قال المسعودي في كتاب مروج الذهب فعدل الحسين إلى كربلاء و هو في مقدار ألف[٨] فارس من أهل بيته و أصحابه و نحو مائة راجل فلم يزل يقاتل حتى قتل صلوات الله عليه و كان الذي تولى قتله رجلا من مذحج و قتل و هو ابن خمس و خمسين سنة و قيل ابن تسع و خمسين سنة و قيل غير ذلك و وجد به عليه السلام يوم قتل ثلاث و ثلاثون طعنة و أربع و ثلاثون ضربة و ضرب زرعة بن شريك التميمي لعنه الله كفه اليسرى و طعنه سنان بن أنس النخعي لعنه الله ثم نزل و اجتز رأسه و تولى قتله من أهل الكوفة خاصة لم يحضرهم شامي و كان جميع من قتل معه سبعا و ثمانين و كان عدة من قتل من أصحاب عمر بن سعد في حرب الحسين عليه السلام ثمانية و ثمانين رجلا[٩].

**أقول:** و لنوضح بعض مشكلات ما تقدم في هذا الباب. قوله عليه السلام لو لا تقارب الأشياء أي قرب الآجال أو إناطة الأشياء بالأسباب بحسب المصالح أو أنه يصير سببا لتقارب الفرج و غلبة أهل الحق و لما يأت أوانه و في بعض النسخ لو لا تفاوت الأشياء أي في الفضل و الثواب. قوله عليه السلام فلم

---

١. في المصدر: «المهاجر» و في نسخة من المصدر: «المظاهر».
٢. في المصدر: «زاهر».
٣. في المصدر: «ابن» بدل «بني».
٤. في المصدر: «أسعد» بدل «سعد».
٥. كلمة: «المرتّث» بدل «المرتب».
٦. في المصدر: «المرتثّ» بدل «المرتب».
٧. الاقبال ج ٣ ص ٧٣ - ٨٠.
٨. في المصدر: «خمسمائة» بدل «ألف».
٩. مروج الذهب ج ٣ ص ٦١ - ٦٢.

# بحار الأنوار

## الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

### الكتاب العاشر

تاريخ فاطمة والحسن والحسين عليهم السلام وفضائلهم ومعجزاتهم

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

فقال لها الحسين عليه السلام يا أختاه كل الذي قضي فهو كائن.(٧)

٣٧٣/٤٤ وقال المفيد رحمه الله و روى عبد الله بن سليمان و المنذر بن المشمعل الأسديان قالا لما قضينا حجتنا لم تكن لنا همة إلا اللحاق بالحسين في الطريق لننظر ما يكون من أمره فأقبلنا ترقل بنا ناقتانا مسرعين حتى لحقناه بزرود فلما دنونا منه إذا نحن برجل من أهل الكوفة قد عدل عن الطريق حتى رأى الحسين عليه السلام فوقف الحسين عليه السلام كأنه يريده ثم تركه و مضى و مضينا نحوه فقال أحدنا لصاحبه اذهب بنا إلى هذا لنسأله فإن عنده خبر الكوفة فمضينا حتى انتهينا إليه فقلنا السلام عليك فقال و عليكما السلام قلنا ممن الرجل قال أسدي قلنا له و نحن أسديان فمن أنت قال أنا بكر بن فلان فانتسبنا له ثم قلنا له أخبرنا عن الناس وراءك قال نعم لم أخرج من الكوفة حتى قتل مسلم بن عقيل و هانئ بن عروة و رأيتهما يجران بأرجلهما في السوق.

فأقبلنا حتى لحقنا بالحسين فسايرناه حتى نزل الثعلبية ممسيا فجئناه حين نزل فسلمنا عليه فرد علينا السلام فقلنا له يرحمك الله إن عندنا خبرا إن شئت حدثناك به علانية و إن شئت سرا فنظر إلينا و إلى أصحابه ثم قال ما دون

١. في المصدر: «كأنّ».
٢. العبارة من كتاب اللهوف في قتلى الطفوف ص ٢٨.
٣. الارشاد ج ٢ ص ٧١ ـ ٧٣.
٤. اللهوف في قتلى الطفوف ص ٢٨.
٥. الارشاد ج ٢ ص ٧٣.
٦. الخزيمية ـ بضمّ أوله و فتح ثانيه، تصغير خزيمة ـ: منزل من منازل الحاج بعد الثعلبية من الكوفة و قبل الاجفر، معجم البلدان ج ٢ ص ٣٧٠.
٧. مناقب ابن شهر آشوب ج ٤ ص ٩٥ فصل في مقتله عليه السلام ملخصاً.



هؤلاء سر(١) فقلنا له رأيت الراكب الذي استقبلته عشي أمس فقال نعم قد أردت مسألته فقلنا قد و الله استبرأنا لك خبره و كفيناك مسألته و هو امرؤ منا ذو رأي و صدق و عقل و إنه حدثنا أنه لم يخرج من الكوفة حتى قتل مسلم و هانئ و رآهما يجران في السوق بأرجلهما فقال إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رٰاجِعُونَ رحمة الله عليهما يردد ذلك مرارا.

فقلنا له ننشدك الله في نفسك و أهل بيتك إلا انصرفت من مكانك هذا و إنه ليس لك بالكوفة ناصر و لا شيعة بل نتخوف أن يكونوا عليك فنظر إلى بني عقيل فقال ما ترون فقد قتل مسلم فقالوا و الله ما نرجع حتى نصيب ثأرنا أو نذوق ما ذاق فأقبل علينا الحسين عليه السلام فقال لا خير في العيش بعد هؤلاء فعلمنا أنه قد عزم رأيه على المسير فقلنا له خار الله لك فقال يرحمكم الله فقال له أصحابه إنك و الله ما أنت مثل مسلم بن عقيل و لو قدمت الكوفة لكان أسرع الناس إليك فسكت.(٢)

٣٧٤/٤٤ وقال السيد أتاه خبر مسلم في زبالة ثم إنه سار فلقيه الفرزدق فسلم عليه ثم قال يا ابن رسول الله كيف تركن إلى أهل الكوفة و هم الذين قتلوا ابن عمك مسلم بن عقيل و شيعته قال فاستعبر الحسين باكيا ثم قال رحم الله مسلما فلقد صار إلى روح الله و ريحانه و تحيته(٣) و رضوانه أما إنه قد قضى ما عليه و بقي ما علينا ثم أنشأ يقول.

فإن تكن الدنيا تعد نفيسة ... فدار ثواب الله أعلى و أنبل
و إن تكن الأبدان للموت أنشئت ... فقتل امرئ بالسيف في الله أفضل
و إن تكن الأرزاق قسما مقدرا ... فقلة حرص المرء في الرزق أجمل
و إن تكن الأموال للترك جمعها ... فما بال متروك به الحر يبخل.(٤)

و قال المفيد ثم انتظر حتى إذا كان السحر فقال لفتيانه و غلمانه أكثروا من الماء فاستقوا و أكثروا ثم ارتحلوا فسار حتى انتهى إلى زبالة فأتاه خبر عبد الله بن يقطر.

و قال السيد فاستعبر باكيا ثم قال اللهم اجعل لنا و لشيعتنا منزلا كريما و اجمع بيننا و بينهم في مستقر من رحمتك إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

و قال المفيد رحمه الله فأخرج للناس كتابا فقرأ عليهم فإذا فيه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أما بعد فإنه قد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل و هانئ بن عروة و عبد الله بن يقطر و قد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف في غير حرج ليس عليه ذمام فتفرق الناس عنه و أخذوا يمينا و شمالا حتى بقي في أصحابه الذين جاءوا معه من المدينة و نفر يسير ممن انضموا إليه و إنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه و هم يظنون أنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة أهلها فكره أن يسيروا معه إلا و هم يعلمون على ما يقدمون.

٣٧٥/٤٤ فلما كان السحر أمر أصحابه فاستقوا ماء و أكثروا ثم سار حتى مر ببطن العقبة فنزل عليها فلقيه شيخ من بني عكرمة يقال له عمر بن لوذان قال له أين تريد قال له الحسين الكوفة فقال له الشيخ أنشدك الله لما انصرفت فو الله ما تقدم إلا على الأسنة و حد السيوف و إن هؤلاء الذين بعثوا إليك لو كانوا كفوك مئونة القتال و وطئوا لك الأشياء فقدمت عليهم كان ذلك رأيا فأما على هذه الحال التي تذكر فإني لا أرى لك أن تفعل فقال له يا عبد الله ليس يخفى علي الرأي و لكن الله تعالى لا يغلب على أمره.

يكونوا عليك، فنظر إلى بني عقيل فقال: ما ترون؟ فقالوا: لا والله لا نرجع حتى نصيب ثأرنا أو نذوق ما ذاق، فقال الحسين: لا خير في العيش بعد هؤلاء.

ثم أخرج إلى الناس كتاباً فيه: أما بعد فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني بن عروة وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا، فمن أحبّ منكم الانصراف فلينصرف في غير حرج فليس عليه ذمام، فتفرّق الناس عنه وأخذوا يميناً وشمالاً حتى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه ونفر يسير ممن انضمّوا إليه، وإنّما فعل ذلك لأنّه علم أنّ الأعراب الذين اتبعوه يظنّون أنّه يأتي بلداً قد استقام عليه فكره أن يسيروا معه إلاّ وهم يعلمون على ما يقدمون.

ثمّ سار حتى مرّ ببطن العقبة ...

عمرو بن لوذان فقال: أنشدك بالله ...

على الأسنّة وحدّ السيوف وإلاّ ...

ووطّؤوا لك الأشياء فقدمت عليه ...

الرأي ولكنّ الله تعالى لا يغلب على ...

هذه العلقة من جوفي فإذا فعلوا ذلك ...

الأمم.

ثمّ سار حتى انتصف النهار ...

فقال: لم كبّرت فقال: رأيت النخل ...

ما رأينا به نخلة قطّ قال: فما ترونه ...

ذلك، فما كان بأسرع حتى طلعت ...

حتى وقف هو وخيله مقابل الحسين ...

يزيد من القادسية، فقدم الحسين ...

فصلّى الحسين عليه السلام وصلّى الحرّ ...

وأثنى عليه وقال:

أيها الناس إنكم إن تتقوا الله ...

(١) أي بدت وظهرت أعناق النخيل.

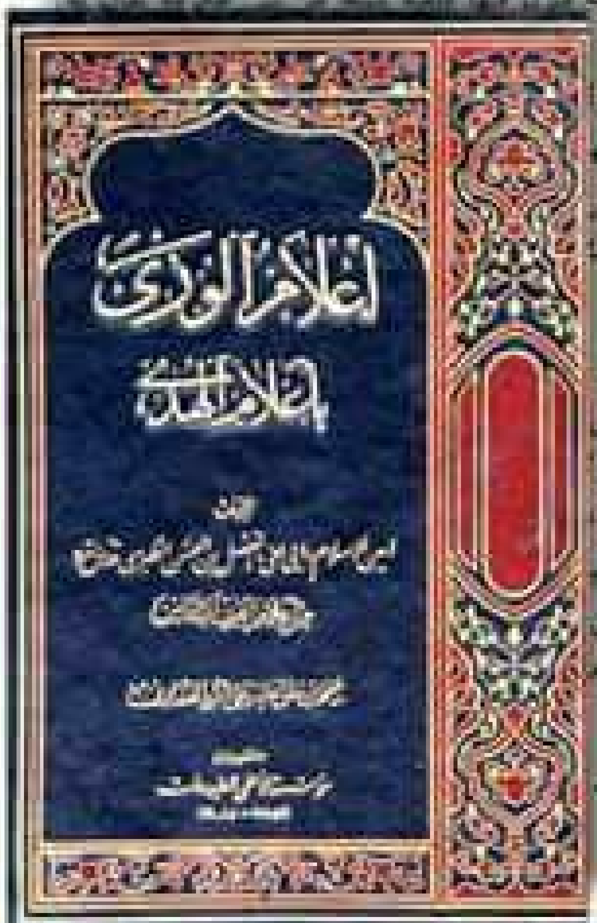


# حسین رضی اللہ عنہ کو کس نے دھوکا دیا؟

حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہمیں ایک بری خبر آئی ہے کہ

مسلم بن عقیل اور حانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر قتل کئے گئے ہیں،

## ہمارے شیعوں نے ہی ہم سے دھوکا کیا

شیعہ کتاب: اعلام الوری باعلام الھدی / صفحہ 237

شیعہ کتاب: بحار الانوار / جلد 44 / 374

*****

کیا اب بھی شیعہ قاتل حسین رضی اللہ نہیں؟؟؟

اے شیعہ تم امام معصوم کہتے ہو اور ہر سال ان کی محبت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ماتم کرتے ہو انہی کی زبانی

ہے کہ "ہمارے شیعوں نے ہی ہم سے دھوکا کیا"۔

اب یا تو امام حسین کی بات کو جھٹلا دو اور کہو کہ امام حسین نے غلط کہا ہے

یا پھر مان جاؤ کہ قاتل امام حسین شیعہ رافضہ ہیں اور آج تک ماتم کر کے کفارہ ادا کر رہے ہیں۔

يكونوا عليك، فنظر إلى بني عقيل فقال: ما ترون؟ فقالوا: لا والله لا نرجع حتّى نصيب ثارنا أو نذوق ما ذاق، فقال الحسين: لا خير في العيش بعد هؤلاء.

ثمَّ أخرج إلى النّاس كتاباً فيه: أمّا بعد فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني بن عروة وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحبَّ منكم الانصراف فلينصرف في غير حرج فليس عليه ذمام فتفرَّق الناس عنه وأخذوا يميناً وشمالاً حتّى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه ونفر يسير ممّن انضمّوا إليه وإنّما فعل ذلك لأنّه علم أنَّ الأعراب الّذين اتّبعوه يظنّون أنّه يأتي بلداً قد استقام عليه فكره أن يسيروا معه إلاّ وهم يعلمون على ما يقدمون.

ثمَّ سار حتّى مرَّ ببطن العقبة فنزل فيها فلقيه شيخ من بني عكرمة يقال له: عمرو بن لوذان فقال: أنشدك بالله يا ابن رسول الله لمّا انصرفت، فوالله ما تقدم إلاّ على الأسنّة وحدّ السيوف وإنَّ هؤلاء الّذين بعثوا إليك لوكانوا كفوك مؤونة القتال ووطّؤوا لك الأسياف فقدمت عليهم كان ذلك رأياً فقال: يا عبد الله لا يخفى عليَّ الرأي ولكنّ الله تعالى لا يغلب على أمره، ثمَّ قال: والله لا يدعوني حتّى يستخرجوا هذه العلقة من جوفي فإذا فعلوا ذلك سلّط الله عليهم من يذلّهم حتّى يكونوا أذلَّ فرق الأُمم.

ثمَّ سار حتّى انتصف النّهار فبينا هو يسير إذ كبّر رجل من أصحابه عليه السلام فقال: لم كبّرت فقال: رأيت النخل فقال له جماعة من أصحابه: والله إنّ هذا المكان ما رأينا به نخل قطّ قال: فما ترونه؟ قالوا: نراه والله آذان الخيل، قال: أنا والله أرى ذلك، فما كان بأسرع حتّى طلعت هوادي الخيل(١) مع الحرّ بن يزيد التميميّ، فجاء حتّى وقف هو وخيله مقابل الحسين عليه السلام في حرّ الظهيرة وكان مجيء الحرّ بن يزيد من القادسيّة، فقدم الحصين بن نمير في ألف فارس فحضرت صلاة الظّهر فصلّى الحسين عليه السلام وصلّى الحرُّ خلفه، فلمّا سلّم انصرف إلى القوم وحمد الله وأثنى عليه وقال:

أيّها الناس إنّكم إن تتّقوا الله وتعرفوا الحقَّ لأهله تكن أرضى لله عنكم ونحن

(١) أي بدت وظهرت أعناق الخيل.

# جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

ہو جاؤں گا لیکن میرے جد عالی مقدار نے مجھے خبر دی ہے کہ میری شہادت کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں تم اشقیا تیغ انتقام سے قتل ہو گے۔ اور تمہاری آرزوئیں حاصل نہ ہوں گی۔ اب تو جا ہو کرو۔ میں نے اپنے خدا پر توکل کیا ہے اور خدا نے جو کچھ میرے لئے مقرر کیا ہے۔ اس پر میں راضی ہوں۔ یہ فرما کر روئے مبارک جانب آسمان بلند کیا۔ اور فرمایا۔ خداوندا ان سے باران رحمت کو حبس کرلے اور ان کو قحط میں مبتلا کر۔ اور فرزند ثقیف یعنی مختار کو ان پر مسلط کر دے۔ کہ کاسہائے زہر آلود مرگ ان کو پلائے۔ ان میں سے کسی کو بغیر میرے اور میرے عزیزوں دوستوں کے انتقام لینے سے باقی نہ چھوڑے اس لئے انہوں نے مجھے فریب دیا۔ اور جھوٹ بولے اور میرے دشمنوں کا ساتھ دیا۔ ان کی نصرت کی۔ خداوندا تو ہی میرا پروردگار ہے میں نے تجھ پر توکل کیا اور سب کی بازگشت تیری طرف ہے بعد اس کے فرمایا۔ عمر بن سعد کہاں ہے۔ اسے ذرا میرے سامنے بلاؤ۔ اس ملعون کو منظور نہ تھا۔ کہ سامنے



حضرت کے آئے مگر جب قریب آیا۔ حضرتؑ نے فرمایا اے عمر تو مجھے بامید حکومت رے و جرجان قتل کرتا ہے اور تجھے امید ہے کہ پسر زیاد حرامزادہ تجھے دے دے گا قسم بخدا ہرگز تجھے میسر نہ ہوگا۔ اور بعد میرے زندگی تجھ پر گوارا نہ ہوگی۔ اسلئے کہ جو میں نے تجھ سے بیان کیا ہے۔ اس کی خبر بزرگوں نے مجھے دی ہے جو تیرا دل چاہے وہ کر بعد میرے دنیا و عقبیٰ میں خوشی تجھے نہ ہوگی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بہت جلد تیرا سر نیزہ پر کوفہ میں نصب کیا ہے اور لڑکے اس پر پتھر مار کر نشانہ بنا رہے ہیں یہ سن کر عمر بدگہر خشمناک ہو کے اپنے اصحاب شقاوت مآب کی جانب متوجہ ہوا۔ اور کہا۔ کیا انتظار ہے اور کیوں انکو مہلت دے رکھی ہے اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہیں۔ بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی۔ کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن الجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیار مہیا ہو گئے بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کریں قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں میں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے ارادہ بدی نہیں رکھتے۔ حضرتؑ نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل و خوار نہ ہونگا اور مثل بدذلیلوں کے نہ بنوں گا۔ اور برسم غلامان طوق اطاعت گردن میں نہ پہنوں گا۔ یہ فرما کر بآواز بلند حضرتؑ نے ندا کی یا عبادَ اللہ اِنّی عذتُ بربی و ربکم ان ترجمونِ اَعوذُ بربی و ربکم من کل متکبرٍ لا یُؤمِنُ بیوم الحساب۔ اور اپنے اصحاب سعادت مآب کی جانب مراجعت فرما کے تہیہ حرب و ضرب کیا۔ اور مخالفین بیدین سے اور جفاکاران بزرگوار کی طرف بڑھے جب حُرؒ بن یزید ریاحی نے دیکھا کہ آخرکار

**خطبہ جناب سیّد الشہداؑ** ۲ بروایت دیگر امام حسینؑ نے خطبہ فرمایا۔ میں اس خدا کی حمد کرتا ہوں۔ جس نے دنیا کو پیدا کیا۔ اور خانہ فنا و نیستی بنایا۔ اور اہالیان دنیا کا بتغیر احوال امتحان کیا۔ واضح ہو۔ فریب خوردہ وہی شخص ہے۔ جس نے دنیا سے فریب کھایا۔ اور بدبخت وہی ہے جو دنیا کا مفتون و گرویدہ ہوا۔ اے گروہ اشرار تم کو دنیائے غدار فریب نہ دے۔ بتحقیق کہ دنیا اپنے امیدواروں کی امید کو قطع اور اپنے طمع کرنے والوں کو نا امید کر دیتی ہے میں تم کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ تم لوگ اس کام کے لئے جمع ہوئے ہو کہ خدا کو تم نے اپنے اوپر خشمگین کیا ہے اور اس کے غضب کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے۔ اور اسکی رحمت سے محروم ہوتے ہو۔ واضح ہو کہ ہمارا پروردگار نیکوکار ہے اور تم اس کے خراب و بدکار بندے ہو۔ پہلے تم نے اس کی فرمانبرداری کا اقرار کیا۔ اور بظاہر اسکے پیغمبرؐ پر ایمان لائے۔ اور آپ ہی اسی پیغمبرؐ کی ذریت و عترت کو قتل کرنے پر جمع ہوئے ہو شیطان تم پر غالب ہوا ہے۔ اور اس نے یاد خدا تمہارے دلوں سے محو کر دی ہے تم پر اور تمہارے ارادہ پر لعنت ہو اے بیوفایان جفاکار ان خدا تم پر روئے ہو۔ تم نے ہنگام اضطراب و اضطرار اپنی مدد کو مجھے بلایا۔ اور جب میں نے تمہارا کہنا قبول کیا۔ اور تمہاری نصرت و ہدایت کرنے کو آیا۔ اس وقت تم نے شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی۔ اپنے دشمنوں کی تم نے



یاری و مددگاری کی۔ اور اپنے دوستوں سے دستبرداری کر کے دشمنوں سے مل گئے بغیر اس کے کہ انہوں نے تم میں اپنی کوئی عدالت ظاہر کی ہو اور بغیر اس کے کہ تم کچھ بھی امید رحمت ان سے رکھتے ہو۔ مگر تھوڑے مال حرام جو مصلحتاً تم کو دیا ہے یا حکومت باطل کا تم سے وعدہ دروغ کر کے تمہیں امیدوار کیا ہے اور میری جانب سے کوئی برائی تمہاری نسبت صادر نہیں ہوئی اور کوئی برائی مجھ سے تم کو نہیں پہنچی تم پر وائے ہو بے عداوت وکینہ و نزاع تم کیونکر شمشیر کیں نیام انتقام سے کھینچ سکے اور بے سبب قتل اہل بیت رسولؐ پر کمر باندھ سکے مثل ہجوم مگس خوان نعمت ہو تم جمع ہوئے ہو۔ اور مانند پروانگان بیباکانہ آگ پر گر پڑے ہو۔ اے گمراہان امت ترک کنندگان کتاب و متفرقان خراب و پیروان شیطان و ترک کنندگان سنتہائے پیغمبر آخر الزمان و کشندگان و ہلاک کنندگان اولاد و عترت و اوصیائے پیغمبران و الحاق کنندگان اولاد زنا بغیر پدران و ایذا رسانند مومنان و یاوری کنندہ ظالمان تم پر وائے ہو۔ اور تم پر نفرین ہو کہ فرزند حرب کی نصرت و یاری کرتے اور فرزندان پیغمبرؐ کو ان کی خاطر سے قتل کرتے ہو۔ تم میں بے وفائی و ترک نصرت ائمہ و پیشوایان دین خدا شائع ہو گئی۔ اور خورد و کلاں کے ذہن میں راسخ ہو گیا تمہارے دلوں میں ریشہ دوانی کر دی ہے ان ظالموں پر لعنت خدا ہو جو اپنے عہد و پیمان کو بعد از ان کہ موکد تقسیم کر چکے اور اب فسخ کرتے ہیں۔ باوجودیکہ خدا کو اپنے قول پر گواہ کر چکے ہیں بتحقیق کہ ولد الزنا و فرزند ولد الزنا پسر زیاد میرے قتل ہونے یا بیعت کرنے اور ذلیل و خوار ہو جانے کو کہتا ہے یہ ہرگز نہ ہوگا۔ کہ میں ایسے کافر کے سامنے اپنے کو ذلیل و اسیر کروں صاحبان ہمتہائے بلند و خصلتہائے ارجمند و ارباب نسبہائے خاصہ و پرورد گان دامنہائے طاہرہ ہرگز مذلت لئیمانہ کو شہادت کریمانہ پر گوارا نہیں کرتے واضح ہو کہ میں نے اپنا عذر ظاہر کر دیا۔ اور حجت خدا تم پر تمام کر دی۔ اس وقت باوجودیکہ عدم سامان و قلت اعوان اس گروہ بزرگوار سے تمہارا مقابلہ کروں گا اور جہاد سے پشت گردانی نہ کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ میں شہید

## خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہدا

بعد اس کے ام کلثومؑ دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ و زاری بلند کی اور ازرو درد کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال اور مآل بُرا ہوا اور تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ اور ان کے پردگیان عصمت و طہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے۔ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر انبار کیا ہے۔ اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا۔ دختران محمدؐ کو نالاں کیا۔ اور کن بزرگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بہترین خلق خدا کو قتل کیا۔ تمہارے دلوں سے رحم دور ہوگیا۔ اور بتحقیق کہ گروہ دوستان خدا ہمیشہ غالب ہے۔ اور شیطان کے مددگار و یاور زیاں کار ہیں۔ بعد اس کے مرثیہ سید الشہدا میں چند اشعار انشاد فرمائے۔ جس کے سننے سے اہل کوفہ نے خروش واویلا واحسرتا بلند کیا۔ غلغلہ و نالہ و زاری و گریہ و سوگواری و نوحہ و خروش فلک سیاہ پوش تک پہنچا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سر پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتی تھیں اور واویلا و ثبورا کہتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا۔ کہ دیدہ روزگار نے کبھی دیکھا تھا۔

## خطبہ حضرت امام زین العابدین

بعد اس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خاموش رہو اور کھڑے ہو کر حمد و ثنا پروردگار کی ادا کی۔ اور حضرت رسولؐ و اہل بیت پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس۔ جو مجھے پہچانتا ہے پہچانے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علیؑ ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم و قصور کنارۂ فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کا راہ خدا میں سر کاٹا گیا۔ اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخر کار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسولؐ کی طرف دیکھو گے جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میری ہتک حرمت کی۔ کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے۔ ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے فغاں کم ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو بحق خدا و رسول و اہل بیتؑ یاد رکھے کیونکہ مجھے تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرتؑ کا یہ کلام سنا سب نے فریاد کی یا ابن

# ناسخ التواريخ

## حياة الإمام سيد الشهداء الحسين عليه السلام

المؤرخ الشهير ميرزا محمد تقي سپهر
(لسان الملك)

ترجمه و تحقيق:
سيّد علي جمال أشرف

الجزء الثاني

شبكة كتب الشيعة
shiabooks.net
mktba.net رابط بديل

فاستصعب شبث ترك الدنيا ومخالفة ابن زياد، فأقبل إليه شبث بعد العشاء لئلا ينظر إلى وجهه فلا يرى عليه أثر العلة، فلمّا دخل رحب به وقرب مجلسه وقال: أحبّ أن تشخص إلى قتال هذا الرجل عونا لابن سعد عليه، فقال: أفعل أيها الأمير[١]. فَعَقَدَ لَهُ رايَةً وَضَمَّ إِلَيهِ أَرْبَعَةَ آلافِ فارِسٍ.

ثُمَّ دَعىٰ بِعُرْوَةِ بْنِ قَيْسٍ لَعَنَهُ اللّٰه وَعقَد لَهُ رايَةً وَضَمَّ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ آلافِ فارِسٍ، ثُمَّ دَعىٰ بِسِنانِ بْنِ اَنَسٍ وَعَقَدَ لَهُ رايَةً عَلَىٰ عشرة الاف فارس وقيل: اَرْبَعَةِ آلافِ فارِسٍ[٢] والحصين بن نمير السكوني في أربعة الاف، وشمر بن ذي الجوشن الضبابي في أربعة الاف، ومضاير بن رهينة المازني في ثلاثة الاف، ويزيد بن ركاب الكلبي في الفين، ونضر بن خرشة في الفين، ومحمد بن الأشعث في ألف فارس، وعبد الله الحصين في ألف فارس، وفي شرح الشافية: وعقد ابن زياد راية لخولي بن يزيد الأصبحي في عشرة الاف فارس، واخرى لكعب بن طلحة في ثلاثة الاف، وحجار بن ابجر في ألف، وكان الحر بن يزيد الرياحي من قبل ـكما مرـ في ثلاثة الاف.

عدد عساكر ابن زياد المعلون:

إعلم أنّ علماء الأخبار والمؤرخين اختلفوا في عدد الجيش الذي خرج الى قتال الحسين عليه السلام، والذين أحصيتهم أنا ثلاثة وخمسين بالتفصيل الذي ذكر[illegible] قبل قليل، والفاضل المجلسي حينما ذكر أصحاب الرايات ومن خرج معهم وأحصا[illegible] قال: فذلك عشرون الفا، ثم قال: فما زال يرسل اليه بالعساكر حتى تكامل عند[illegible]ون الفا، وقال السيد في اللهوف: إنّهم عشرون الفا، وقال أبو مخنف: فَتَكامَلوا ثَمانُونَ أَلفَ فارِسٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ لَيْسَ فِيهِمْ شامِيٌّ وَلا حِجازِيٌّ[٣]، واحصاهم ابن شهرآشوب في خمسة و[illegible]ين، وابن أعثم ال[illegible]في عشر[illegible] الفا، وابن الجوزي في تذكرة الخواص ستة الا[illegible]، واليافعي في تاريخ[illegible] اثنين وع[illegible]ين الفا، وفي شرح الشافية خمسين ألف فارس، وفي مطالب السؤول [illegible]نين وعشر[illegible] الفا.

---

(١) بحار الأنوار ٤٤/٣٨٥ باب ٣٧.

(٢) و(٣) مقتل أبي مخنف: ٥٤.

# بحار الأنوار

## الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي

"قدس الله سره"

الجزء الرابع والأربعون

شبكة الفكر
alfeker.net

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان



معاوية فقال : مارأيك ؟إنّ الحسين قد نفذ إلى الكوفة مسلم بن عقيل يبايع له وقد بلغني عن النعمان ضعف وقول سيّىء فمن ترى أن أستعمل على الكوفة ؟ وكان يزيد عاتبا على عبيدالله بن زياد ، فقال له سرحون: أرأيت لونشر لك معاوية حيّاً ما كنت آخذاً برأيه ؟ قال : بلى، قال · فأخرج سرحون عهد عبيدالله على الكوفة ، وقال : هذا رأي معاوية مات ، وقد أمر بهذا الكتاب فضمّ المصرين إلى عبيدالله، فقال له يزيد: أفعل ، ابعث بعهد عبيدالله بن زياد إليه.

ثمّ دعا مسلم بن عمرو الباهليّ و كتب إلى عبيدالله معه « أمّا بعد فانّه كتب إليّ شيعتي من أهل الكوفة و يخبرونني أنّ ابن عقيل فيها يجمع الجموع ليشقّ عصا المسلمين ، فسر حين تقرء كتابي هذا حتّى تأتي الكوفة ، فتطلب ابن عقيل طلب الخرزة حتّى تثقفه فتوثقه أو تقتله أو تنفيه والسّلام » و سلّم إليه عهده على الكوفة ، فخرج مسلم بن عمرو حتّى قدم على عبيد الله البصرة ، وأوصل إليه العهد والكتاب ، فأمر عبيدالله بالجهاز من وقته و المسير والتهيّىء إلى الكوفة من الغد ثمّ خرج من البصرة فاستخلف أخاه عثمان (١) .

و قال ابن نما ـره ـ : رويت إلى حصين بن عبد الرّحمن أنّ أهل الكوفة كتبوا إليه : أنّا معك مائة ألف ، وعن داود بن أبي هند عن الشعبيّ قال: بايع الحسين عليه السّلام أربعون ألفاً من أهل الكوفة على أن يحاربوا من حارب ، ويسالموا من سالم ، فعند ذلك جواب كتبهم يمنّيهم بالقبول ، ويعدهم بسرعة الوصول ، و بعث مسلم بن عقيل .

وقال السيّد رحمه الله بعد ذلك : وكان الحسين عليه السلام قد كتب إلى جماعة من أشراف البصرة كتاباً مع مولى له اسمه سليمان ويكنّى أبا رزين ، يدعوهم إلى نصرته ولزوم طاعته ، منهم يزيد بن مسعود النهشليّ والمنذر بن الجارود العبديّ فجمع يزيد بن مسعود بني تميم و بني حنظلة و بني سعد فلمّا حضروا قال : يا بني تميم كيف ترون موضعي فيكم وحسبي منكم ؟ فقالوا: بخ بخ أنت والله فقرة الظهر، و رأس الفخر

(١) الارشاد: ص ١٨٧ ـ ١٨٨ .

الكتاب: العوالم ، الإمام الحسين (ع)
المؤلف: الشيخ عبد الله البحراني
الجزء:
الوفاة: ١١٣٠
المجموعة: مصادر الحديث الشيعية ـ القسم العام
تحقيق: مدرسة الإمام المهدي (ع)
الطبعة: الأولى المحققة
سنة الطبع: ١٤٠٧ - ١٣٦٥ ش
المطبعة: أمير - قم
الناشر: مدرسة الإمام المهدي (عج) بالحوزة العلمية - قم المقدسة
ردمك:
ملاحظات: إشراف : السيد محمد باقر الموحد الأبطحي الاصفهاني

كربلاء وهو في مقدار ألف فارس ١ من أهل بيته وأصحابه ونحو مائة راجل، فلم يزل يقاتل حتى قتل صلوات الله عليه، وكان الذي تولى قتله رجل من مذحج، وقتل وهو ابن خمس وخمسين سنة، وقيل: ابن تسع وخمسين سنة، وقيل: غير ذلك، ووجد به صلوات الله عليه يوم قتل ثلاث وثلاثون طعنة، وأربع وثلاثون ضربة، وضرب زرعة ابن شريك التميمي لعنه الله كفه اليسرى، وطعنه سنان بن أنس النخعي لعنه الله، ثم نزل واجتز ٢ رأسه، وتولى قتله من أهل الكوفة خاصة، لم يحضرهم شامي، وكان جميع
من قتل معه سبعا وثمانين، وكان عدة من قتل من أصحاب عمر بن سعد في حرب الحسين عليه السلام ثمانية وثمانين رجلا. ٣
٣ - المناقب لابن شهرآشوب: المقتولون من أصحاب الحسين عليه السلام في الحملة الأولى: نعيم بن عجلان، وعمران بن كعب بن حارث الأشجعي، وحنظلة ابن عمرو الشيباني، وقاسط بن زهير، وكنانة بن عتيق، وعمرو بن مشيعة، وضرغامة ابن مالك، وعامر بن مسلم، وسيف بن مالك النميري، و عبد الرحمان الأرحبي ٤ ومجمع
العائذي، وحباب بن الحارث، وعمرو الجندعي والجلاس ٥ بن عمرو الراسبي وسوار ابن أبي حمير ٦ الفهمي وعمار بن أبي سلامة الدالاني، والنعمان بن عمرو الراسبي، و زاهر بن عمرو مولى ابن الحمق، وجبلة بن علي، ومسعود بن الحجاج، و عبد الله بن عروة الغفاري، وزهير بن بشير ٧ الخثعمي، وعمار بن حسان، و عبد الله بن عمير، و مسلم بن كثير، وزهير بن سليم، و عبد الله وعبيد الله ابنا زيد البصري، وعشرة من موالي
الحسين، واثنان من موالي أمير المؤمنين عليه السلام. ٨

---

١ - في المصدر: خمسمائة فارس.
٢ - في المصدر والبحار: واحتز.
٣ - ٣ / ٦١ - ٦٣ والبحار: ٤٥ / ٧٤ ح ٤.
٤ - في الأصل: الارجي.
٥ - في الأصل: الحلاسي، وفي المصدر: الحلاس.
٦ - في المصدر وإحدى نسختي الأصل: عمير.
٧ - في المصدر وإحدى نسختي الأصل: بشر.
٨ - ٣ / ٢٦٠ والبحار: ٤٥ / ٦٤.

٥ - باب عدد الجراحات التي في بدنه المقدس
الاخبار: الأئمة: الباقر عليهم السلام
١ - أمالي الصدوق: أبي، عن سعد، عن ابن عيسى، عن محمد البرقي،
عن داود بن أبي يزيد، عن أبي الجارود وابن بكير وبريد بن معاوية العجلي، عن أبي جعفر الباقر عليه السلام، قال: أصيب الحسين بن علي عليهما السلام ووجد به ثلاثمائة وبضعة و
عشرين طعنة برمح، أو ضربة بسيف، أو رمية بسهم، فروي أنها كانت كلها في مقدمه لأنه عليه السلام كان لا يولي. ١
٢ - الكافي: في حديث جابر المتقدم ذكره في الباب السابق عن الباقر
عليه السلام: قتل الحسين بن علي عليهما السلام وعليه جبة خز دكناء، فوجدوا فيها ثلاثة وستين بين
ضربة بسيف، أو طعنة برمح، أو رمية بسهم. ٢
الصادق عليه السلام
٣ - أمالي الطوسي: أحمد بن عبدون، عن علي بن محمد بن الزبير، عن علي
ابن فضال، عن العباس بن عامر، عن أبي عمارة، عن معاذ بن مسلم قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول وجد بالحسين بن علي عليهما السلام (نيف وسبعون طعنة و) ٣ نيف و
سبعون ضربة بالسيف ٤.
الكتب:
٤ - مروج الذهب: ووجد به عليه السلام يوم قتل ثلاث وثلاثون طعنة، وأربع وثلاثون ضربة، وضرب زرعة بن شريك التميمي لعنه الله كفه اليسرى، وطعنه سنان ابن أنس النخعي لعنه الله، ثم نزل واحتز ٥ رأسه، وتولى قتله من أهل الكوفة خاصة، لم يحضرهم شامي ٦.

---

١ - ص ١٣٩ ح ١ والبحار: ٤٥ / ٨٢ ح ٧.
٢ - ٦ / ٤٥٢ ح ٩ والبحار: ٤٥ / ٩٤ ح ٣٦.
٣ - ما بين القوسين ليس في المصدر.
٤ - ٢ / ٢٨٩ والبحار: ٤٥ / ٨٢ ح ٨.
٥ - في الأصل: واحتز.
٦ - ٣ / ٦١ - ٦٢ والبحار: ٤٥ / ٧٤.

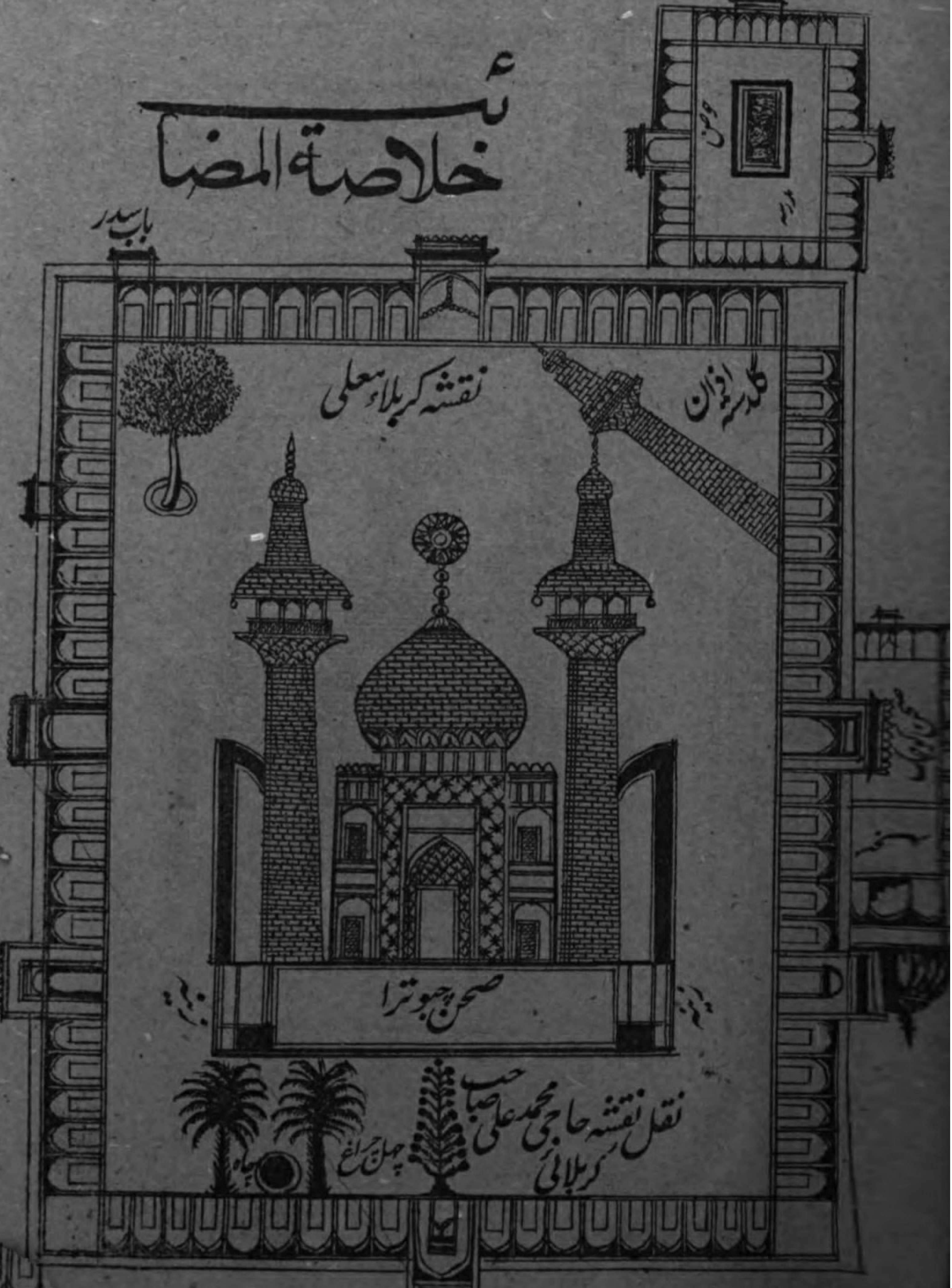


Digitized by Google

مُهْجَةَ قَلْبِي وَقُرَّةَ عَيْنِي الشَّهِيْدِ تو وہی شخص ہی جو انکار کرتا تہا میری میوہ دل اور نور چشم حسینؑ
شہید پر رونیکی ثواب کا اب مجہسے امیدوار جام کوثر کا ہی پس وہشت خواب سی چونک پڑا مین اور
بہت اپنی خطا پر نادم ہوا اور بہت استغفار کی خدا سی اور جن سی بحث کی تہی اون سی بیان کیا
اور توبہ کی پس حضرات سنا حال جناب سیدہ کہ اپنی فرزند کی ماتم مین سیاہ پوش ہین اور نالان
وگریان ہین اور احادیث صحیحہ مین بہی وارد ہی کہ جناب فاطمہ اسطرح سی جنت مین نوحی مار کر
روتی ہین کہ سب ملائکہ تسبیح موقوف کرکر رونی لگتی ہین پس جائی انصاف ہی کہ کیونکر نہ روئی وہ
مان کہ جسکے فرزند پر یہہ ظلم وستم ہوی ہون آوارہ وطنی ایکطرف تین دنکی پیاس الگ سمت داغ
اقربا ایکطرف اب سنئی احوال اوس شہید کا اور روئیی اور جناب سیدہ کو اپنی سی خوش کیجی روایات
صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ جب جناب امام حسین قریب کربلا پہونچی تو عمر سعد پچاس ہزار سوار برای قتل
شاہ ابرار ہمراہ لیکر روانہ کربلا ہوا لَيْسَ فِيْهِمْ شَامِيٌّ وَلَا حِجَازِيٌّ بَلْ جَمِيْعُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ
کوئی اون اشقیا مین سی شامی تہا نہ حجازی بلکہ سب اہل کوفہ تہی اکثر وہی بیحیا تہی جنہون نی نامہای
پر دغا جناب امام حسینؑ کو لکہی تہی کہ یا حضرت جلد آئیی کہ فوج کثیر آپ کی مدد کو موجود ہی ثُمَّ جَاءَ
الْحُسَيْنُ مِنْ خَمْسِيْنَ اَصْحَابِهِ وَثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ اَهْلِبَيْتِهِ پہر جناب امام حسینؑ پچاس
اصحاب اور اٹہائیس عزیزون سی وارد صحرای کربلا ہوی مِنْهُمْ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا
يَبْلُغُهُ اونہین سی بہی بعضی سن بلوغ کو پہونچی تہی اور بعضی حد بلوغ کو نہ پہونچی تہی عمر سعد ملعون نے
حضرتکو پانی پر اوترنی نہ دیا ناچار امام غریب نی خیمہ اوس جگہ کیا کہ جہان پانی نہ تہا پس رفقای
اور عزیز امام حسینؑ کی مسلح ومکمل رہتی تہی کہ مبادا قوم اشقیا خیمون پر نہ آئی حَتّٰى اَنَّ عَلِيَّ
ابْنَ الْحُسَيْنِ مَرِضَ مَرَضًا شَدِيْدًا یہان تک کہ امام زین العابدین گرانی زرہ وغیرہ سے
اونہین دنون مین بیمار ہوی اور ایسی بیماری عارض ہوئی کہ طاقت کہڑی ہونیکی زائل ہو گئی تہی
غشمین پڑی رہتی تہی حَتّٰى اَنَّ الْحُسَيْنَ لَمَّا قُتِلَ كَانَ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ نَائِمًا نا گاہ جسوقت
جناب امام مظلوم شہید ہوی تو سید الساجدین غش مین پڑی ہوی تہی فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ الصُّغْرٰى

الإمام السيّد محسن الأمين

# أعيان الشيعة

المجلّد الأوّل


كتابخانه
بنياددائرة المعارف اسلامى


حقّقه وأخرجه
حسن الأمين


شماره ثبت ٢٠٦٦
تاريخ ٢٨/١١/١٣٦٢



دار التعارف للمطبوعات
بيروت

وكان بعده الإمام الناصر من بني العباس شيعياً وكان الملك الأفضل علي بن صلاح الدين يوسف الأيوبي المعاصر للناصر شيعياً . وكبراء وزراء الدولة العباسية وكتّابها كانوا شيعة ولما خرج الإمام علي بن موسى الرضا عليه السلام إلى خراسان في زمن المأمون تشيع كثير من أهلها مضافاً إلى من كان فيها من الشيعة . وعند حدوث الضعف في الدولة العباسية وخروج أكثر الأمصار عن يدهم واستبداد الأمراء بها حتى لم يبق لهم غير الخطبة ظهرت في العراق وفارس دولة البويهيين وفي الموصل وحلب والعواصم ودمشق دولة الحمدانيين وفي أفريقيا والمغرب ومصر والشام والحجاز دولة الفاطميين حتى أصبح جل بلاد الاسلام بيد الملوك والأمراء الشيعة وكثرت الشيعة في هذه البلاد كثرة مفرطة فبعضها كان أكثرها شيعة كمصر والمغرب وبعض سواحل سورية ومدنها وكثير من مدن العراق وبعضها كحلب وطرابلس الشام وجبل عامل كان كل أهلها شيعة إلا ما ندر ودخل التشيع إلى بلاد الأندلس وكثر في إيران في ذلك العصر مضافاً إلى ما كان فيها من الشيعة ولم يزل في زيادة وفي عهد الملوك الصفوية أصبح جل أهلها شيعة ودخل التشيع في جميع بلاد خراسان وما وراء النهر وافغانستان قبل عصر الصفوية وكثر في هذه البلاد في عصرهم كبلخ وبخارى وسمرقند وجرجان وهراة وكابل وقندهار وغيرها وامتد إلى بلاد الهند والسند والتبت وظهرت في بلاد الهند دولة العادلشاهية والنظامشاهية والقطب شاهية وغيرها من الدول الشيعية وما زال التشيع يفشو فيها حتى أصبح فيها اليوم ما يزيد على ثلاثين مليوناً من الشيعة . وأهل البحرين وهي هجر قديمو التشيع وليها إبان ابن سعيد بن العاص في مبدأ الاسلام وكان من الشيعة فغرس فيهم التشيع ووليها أيضاً عمر بن أبي سلمة ربيب رسول الله « ص » وكان من الشيعة ووليها أيضاً معبد بن العباس بن عبدالمطلب الهاشمي وانتشر التشيع في الأعصار الأخيرة في بلاد الاناضول وفي البانيا وغيرها . ومما يستلفت النظر ما قرأناه في كتاب حاضر العالم الاسلامي حيث قال وأما عن هرار ( مدينة في الحبشة ) فيقول المسيو فال أن أهلها ٣٥ ألف نسمة مسلمون شيعة أما في دائرة المعارف الاسلامية فيقول إن أهلها ٥٠ ألف نسمة « اهـ » .

ومما ذكرناه من أن انتشار التشيع في خراسان كان بعد خروج الرضا عليه السلام إليها وزاد انتشاره في إيران في عصر الملوك الصفوية يظهر بطلان ما يقوله جملة من القشريين المتعصبين على الشيعة من أن الفرس دخلوا في التشيع كيداً للاسلام الذي أزال دولتهم . فإن الفرس الذين دخلوا في الاسلام أولاً لم يكونوا شيعة حتى يقال في حقهم ذلك ومن دخل في الاسلام بعد هذا وتشيع فحاله حال كل من تشيع من سائر الأمم كالعرب والترك والروم وغيرهم لم يكن باعثه على ذلك إلا حب الاسلام وحب مذهب أهل البيت عليهم السلام ، والملوك الصفوية الذين نصروا التشيع في إيران هم سادة اشراف من نسل الإمام موسى الكاظم بن جعفر الصادق عليهما السلام وهم عرب صميميون فلا يمكن أن يتعصبوا للاكاسرة والذين يمكن في حقهم ذلك هم قدماء الفرس وهؤلاء جلهم كان على مذهب التسنن بل عظماء علماء السنة هم من الفرس فمن هم الذين دخلوا في التشيع كيداً للاسلام يا ترى ، وقبلهم نشر الأشعريون التشيع في قم وأطرافها وهم عرب صميميون هاجروا إليها في عصر الحجاج وغلبوا عليها واستوطنوها . ويأتي لهذا مزيد تفصيل في الأمر السادس من البحث الرابع[1] .

وما زال التشيع يفشو ويقل ويظهر ويخفى ويوجد ويعدم في بلاد الاسلام على التناوب وغيره بحسب تعاقب الدول الغاشمة وغيرها وتشددها وتساهلها حتى أصبح عدد الشيعة اليوم في أنحاء المعمور يناهز الخمسة والسبعين مليوناً[2] أي بأكثر من خمس المسلمين بثلاثة ملايين منها نحو اثنين وثلاثين مليوناً في الهند ونحو خمسة عشر مليوناً في إيران ونحو عشرة ملايين في روسيا وتركستان ونحو خمسة ملايين في اليمن ونحو مليونين ونصف في العراق ونحو مليون ونصف في بخارى والأفغان ونحو مليون في سوريا ومصر والحجاز ونحو سبعة ملايين في الصين والتبت والصومال وجاوا ونحو مليون في البانيا وتركيا . ومرادنا بشيعة الهند وسوريا خصوص الإمامية غير الاسماعيلية الاغاخانية وبشيعة اليمن ما يعم الزيدية والإمامية الاثني عشرية وبشيعة الألبان غير البكتاشية . وكان بعض أفاضل جبل عامل عدهم في مجلة المقتبس تسعين مليوناً مريداً بهم ما يعم الاثني عشرية والزيدية والاسماعيلية والبكتاشية وغيرهم فقال صاحب المقتبس إن في العدد مبالغة ورجح أنهم عشرون مليوناً وقدرهم عبدالله مخلص الحيفاوي بإثني عشر مليوناً وعدهم صاحب المقتطف اربعين مليوناً أي الإمامية . وعدهم ابراهيم حلمي البغدادي سبعين مليوناً وهو قريب مما قدرناه . أما تقادير المقتبس والحيفاوي والمقتطف فبعيدة عن الصواب لا سيما الاولان .

## البحث الثالث

## في الاشارة إلى بعض ما وقع على أهل البيت وشيعتهم من الظلم والاضطهاد في الدول الاسلامية

قال السيد علي خان في كتاب الدرجات الرفيعة في طبقات الإمامية من الشيعة : روي عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام أنه قال لبعض أصحابه يا فلان ما لقينا من ظلم قريش أياناً وتظاهرهم علينا وما لقي شيعتنا ومحبونا من الناس أن رسول الله « ص » قبض وقد أخبر أنا أولى الناس فمالأت علينا قريش حتى أخرجت الأمر عن معدنه واحتجت على الأنصار بحقنا وحجتنا ثم تداولتها قريش واحداً بعد واحد حتى رجعت إلينا فنكثت بيعتنا ونصبت الحرب لنا ولم يزل صاحب الأمر في صعود كؤود حتى قتل فبويع الحسن ابنه وعوهد ثم غدر به وأسلم ووثب عليه أهل العراق حتى طعن بخنجر في جنبه وانتهب عسكره وعوجلت خلاخل امهات أولاده فوادع معاوية وحقن دمه ودم أهل بيته وهم قليل حق قليل ثم بايع الحسين من أهل العراق عشرون ألفاً غدروا به وخرجوا عليه وبيعته في أعناقهم فقتلوه ثم لم نزل أهل البيت نستذل ونستضام ونقصى ونمتهن ونحرم ونقتل ونخاف ولا نأمن على دمائنا ودماء أوليائنا ووجد الكاذبون الجاحدون لكذبهم وجحودهم موضعاً يتقربون به إلى أوليائهم وقضاة السوء في كل بلدة فحدثوهم بالأحاديث الموضوعة المكذوبة ورووا عنا ما لم نقله وما لم نفعله ليبغضونا الى الناس وكان عظم ذلك وكبره زمن معاوية بعد موت الحسن فقتلت شيعتنا بكل بلدة وقطعت الأيدي والأرجل على الظنة ، من ذكر بحبنا والانقطاع إلينا سجن أو نهب ماله أو هدمت داره ثم لم يزل البلاء يشتد ويزداد إلى زمان عبيد الله بن زياد قاتل الحسين ثم جاء الحجاج

(١) اول استقلال سياسي لايران هو الذي قام به السامانيون ، إذ هم الذين اعلنوا إنفصال إيران وإنشاء دولتهم السامانية فيها ، والسامانيون سنة وليسوا شيعة . « ح » .

(٢) كان هذا يوم تأليف الكتاب أي منذ أكثر من خمسين سنة والعدد اليوم اكثر من ذلك بكثير في جميع البلاد التي ذكرها المؤلف . « ح » .

# کوفہ والوں کے خطوں کا امام حسینؓ کی طرف سے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین ابن علیؓ کی طرف سے بزرگوار مومنین کرام کے نام ان خطوں کو ہانی اور سعید کے مجھ تک پہنچایا ان دونوں کو اپ نے سب سے آخر میں بھیجا ہے آپ لوگوں کی اس اظہار رائے پر کہ آپ میرے علاوہ کسی اور امام نہیں جانتے میں نے غور کیا مجھے اپنے پاس اس لیے بلانا چاہتے ہیں کہ ہم اور آپ دین خدا پر متحد ہو جائیں میں آپنے چچاذاد بھائی مسلم بن عقیلؓ کو جو میرے خاندان میں بہت معزز ہیں آپ کی پاس بھیج رہا ہوں انہیں اس امر پر مامور کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی حسن نیت اور دوسرے حالات سے مجھے آگاہ کریں میں انشاء اللہ تعالی بہت جلد آپ کے پاس چلا آوں گا

مقتل ابی مخنف ص ۳۱



گا رہے) اے دختر پیغمبرؐ کے پسر! ہمارے پاس بہت جلدی آئیں"۔

بہت سے ایسے خطوط آپ کے پے در پے ملتے رہے۔ حضرت نے ہر خط لانے والے سے وہاں کے لوگوں کے احوال دریافت کیے۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد ہانی بن ہانی وسعید بن عبداللہ حنفی کو ایک اور خط دے کر بھیجا ... کوفہ والوں کی طرف سے آخری بار بھیجے گئے ایلچی تھے۔

## کوفہ والوں ... کا امام حسینؑ کی طرف سے جواب

حضرت نے تمام خطوں کو پڑھا۔ ... خط کا جواب اس طرح سے لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسین ابن علیؑ کی جانب سے بزرگوار مومنین کرام کے نام۔ ان خطوں کو ہانی اور سعید نے مجھ تک پہنچایا۔ ان دونوں کو آپ نے سب سے آخر میں بھیجا ہے۔ آپ لوگوں کی اس اظہار رائے پر کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو امام نہیں جانتے میں نے غور کیا۔ مجھے اپنے پاس اس لیے بلانا چاہتے ہیں کہ ہم اور آپ دین خدا پر متحدہ ہو جائیں۔ میں اپنے چچازاد بھائی مسلمؑ بن عقیل کو جو میرے خاندان میں بہت معزز ہیں آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ انہیں اس امر پر مامور کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی حسن نیت اور دوسرے حالات سے مجھے آگاہ کریں۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے پاس (جلد) چلا آؤں گا۔

Facebook.com/Muhammad Umair

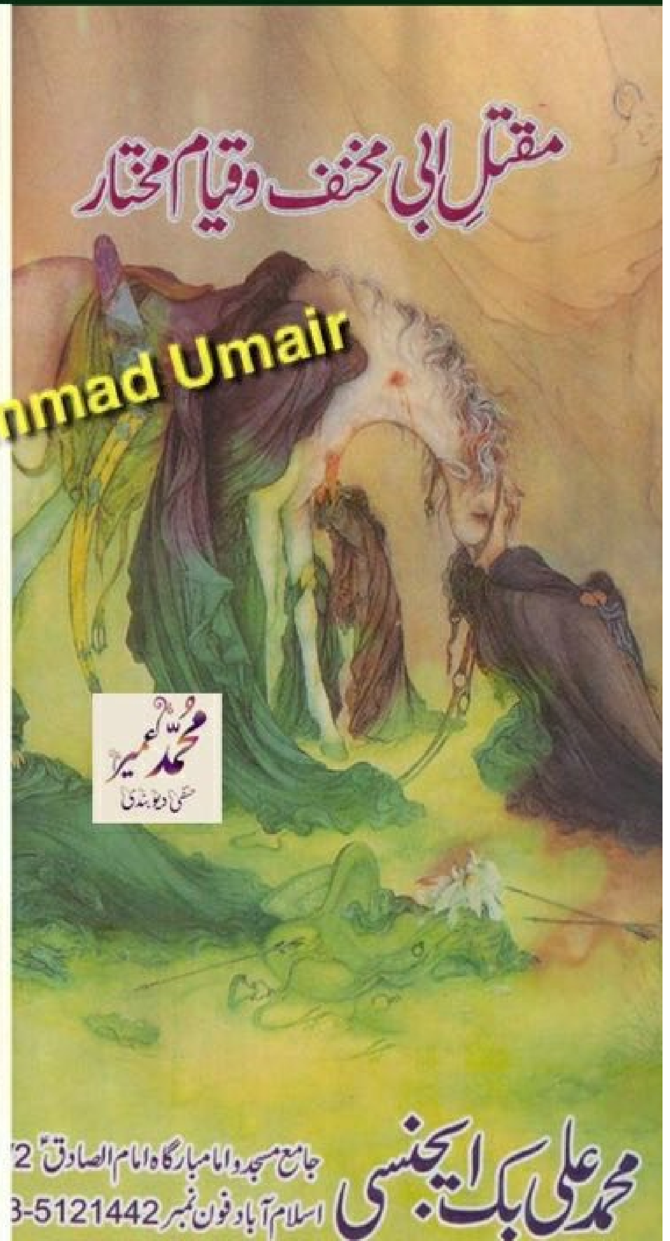

# گورنر کوفہ ابن زیاد کی دھمکیوں سے شیعوں نے امام حسینؓ کی بیعت توڑ دی

مقتل ابی مخنف ص ۳۸،۳۷

## اہل کوفہ ابن زیاد اور جناب مسلمؑ کے ساتھ

جونہی کوفہ کے لوگوں نے یہ منادی سنی تو ایک دوسری کا منہ تکنے اور یہ کہنے لگے۔ "ہم اپنے تئیں دو بادشاہوں کے درمیان کیوں پھنسیں۔ لہٰذا انہوں نے امام حسینؑ کی بیعت توڑ کر یزید کی بیعت اختیار کر لی۔

اس روز حضرت مسلم نے نہایت پریشانی اور مصیبت کے عالم میں صبح کی



نماز صبح کے لیے تشریف نہ لائے۔ ظہر کے وقت اذان واقامت کہہ کر جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تنہا تھے۔ کوئی شخص ان کے ساتھ نماز میں نہ تھا۔ نماز کے بعد اپنے بیٹے کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ بیٹا اس شہر والوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟"۔

بیٹے نے عرض کی۔ "انہوں نے حسینؑ کی بیعت توڑ کر یزید کی بیعت کر لی ہے"۔

## جناب مسلمؑ ہانی کے گھر میں

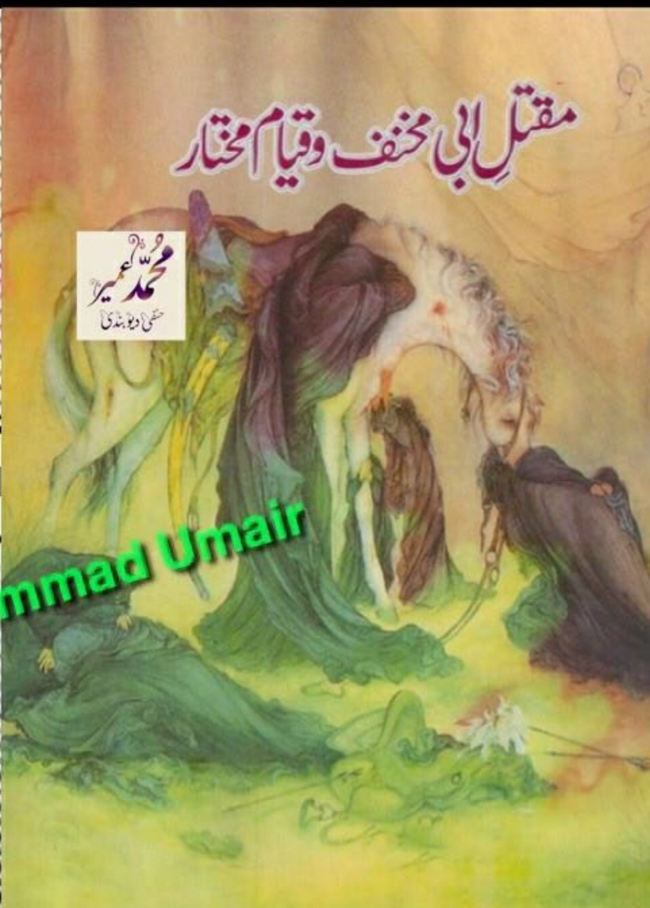


Facebook.Com/Muhammad Umair

## اسی ہزار شیعوں نے جب حضرت مسلمؓ کی بیعت کی تو عبد اللہ بن شعبہ نے یزید کو خط لکھا

عبد اللہ بن شعبہ کی جانب سے یزید بن معاویہ کے نام خبر دار کہ مسلم بن عقیلؒ کوفہ پہنچ چکے ہیں اور حسینؓ کے شیعوں نے ان کی بیعت کرلی ہے اگر کوفہ کی تجھے ضروت ہے تو کسی دلیر آدمی کو یہاں بھیج کیونکہ نعمان کمزور آدمی ہے اور اسے مزید کمزور ہونا چاہے

مقتل ابی مخنف ص ۳۴

### احوال کوفہ کو اطلاع یزید کو

عبداللہ بن شعبہ حضرمی نے یزید کو اس مضمون کا خط لکھا

"عبداللہ بن شعبہ حضرمی کی جانب سے۔ یزید بن معاویہ کے نام۔
خبردار کہ مسلم بن عقیلؒ کوفہ پہنچ چکے ہیں اور حسینؑ کے شیعوں نے ان کی بیعت کرلی ہے۔ اگر کوفہ کی تجھے ضرورت ہے تو کسی دلیر آدمی کو یہاں بھیج۔ کیونکہ نعمان کمزور آدمی ہے اور اسے مزید کمزور ہونا چاہے"۔

یہ پہلا شخص ہے کہ امام حسینؑ کے خلاف جنگ کرنے کے لیے یزید کو ایسا خط لکھا۔ اس کے بعد عمر سعد نے بھی ایسا ہی خط لکھا تھا۔

### ذوالحجہ ۶۰ھ۔ دمشق سے بصرہ تک کوفہ کے بارے میں یزید کا منصوبہ

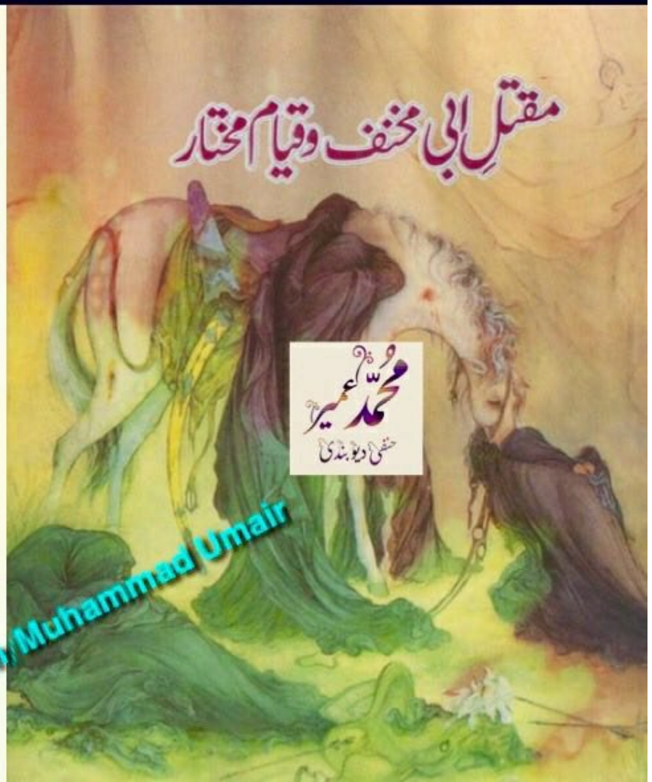


Facebook.Com/Muhammad Umair

## حضرت مسلم بن عقیلؓ کی شہادت کی خبر سن حضرت حسینؓ نے فرمایا ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل وخوار کر دیا

امام بعد ! ہمیں ایک افسوس ناک خبر موصول ہوئی کہ مسلم بن عقیلؓ، ہانی بن عروہ اور عبد اللہ یقطیر کو شہید کر دیا گیا ہے تحقیق ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل وخوار کیا ہے پس تم میں سے جو واپس جانا چاہے تو بڑی خوشی سے چلا جائے یہ سن کر کر شیعہ لوگ تتر بتر ہو گے اور دائیں بائیں سے چلتے بنے یہاں تک کہ آپ کے پاس صرف آپ کے وہی جان نثار رہ گے جو مدینہ شریف سے آپ کو ساتھ ہو لیے تھے اور وہ چند لوگ جو ان کے کہنے پر ساتھ مل گے تھے

ارشاد شیخ مفید جلد دوم ص ۷۶،۷۵

انتظـرَ حتّى إذا كـانَ السّحرُ قـالَ لفتيانِه وغلمانِـه : «أكثِروا منَ المـاءِ» فاسْتَقَوْا وأكـثَرُوا ثـمّ ارتحـلـوا، فسـارَ حتّى انتهى إلى زُبالـةَ[٢] فأتاه خبرُ عبدِاللهِ بنِ يَقْطُرَ ،فأخرجَ إلى النّاسِ كـتاباً فقرأه عليهـم[٣] :

«بسم اللهِ الرّحمنِ الرّحيم

أمّـا بعدُ: فإنّه قد أتانا خبرٌ فظيعٌ قتْلُ مسلمِ بنِ عقيـلٍ ، وهانئِ بنِ عُروةَ، وعبدِاللهِ بنِ يَقْطُرَ، وقد خَذَلَتنا شيعتُنا، فمن أحبَّ منكم الانصـرافَ فلينصـرفْ غيرَ حَرِجٍ، ليسَ عليه ذمامٌ»

فتفرّقَ النّاسُ عنه وأخذوا يميناً وشمالاً، حتّى بقيَ في أصحابِه

Facebook Com/Muhammad Umair

(١) [illegible]

(٢) زُبالـة : منزل بطريق مكـة من الكـوفة . «معجم البلـدان ٣ : ١٢٩».

(٣) رواه الطبري في تاريخه ٥ : ٣٩٧، والخوارزمي في مقتل الحسين عليه السلام ١ : ٢٢٨،

أمّـا بعدُ: فإنّه قد أتانا خبرٌ فظيعٌ قتْلُ مسلمِ بنِ عقيـلٍ ، وهانئِ بنِ عُروةَ، وعبدِاللهِ بنِ يَقْطُرَ، وقد خَذَلَتنا شيعتُنا، فمن أحبَّ منكم الانصـرافَ فلينصـرفْ غيرَ حَرِجٍ، ليسَ عليه ذمامٌ»

الّذينَ جاؤوا معَه منَ المدينةِ، ونفرٍ يسيرٍ ممّن انضَوَوْا إليه. وإنّما فعلَ ذلكَ لأنّه عليه السلام علمَ أنّ الأعرابَ الّذين اتّبعوه إنّما اتّبعوه وهم يظنّون أنّه يأتي بلداً قدِ استقامتْ له طاعةُ أهلِه، فكرهَ أن

# حضرت حسین رضؓ کی طرف شیعوں کے خطوط دعوت کوفہ اور صریح اقرار کہ ہم شیعان حسین رضؓ آپ کو کوفہ بلا رہے ہیں

مقتل ابی مخنف مختار ص ۳۱،۳۰

## اہل کوفہ کے امام حسین علیہ السلام کے نام خطوط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے نام۔ سلیمان بن صرد خزاعی، مسیب بن نجبہ۔ رفاعت بن شداد بجلی۔ حبیب ابن مظاہر



اسدی اور ان کے مسلمان ساتھیوں کی طرف سے۔

سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خداوند تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ اس کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمد آل محمدؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اے فرزند رسولؐ وپسر علی مرتضیٰ"۔ آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم آپ کے سوا کسی اور کو امام نہیں جانتے آپ ہمارے پاس تشریف لائیں کہ ہم آپ کا نفع اپنا نفع اور آپ کا نقصان اپنا نقصان سمجھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے وسیلے سے ہم آپ کے ساتھ حق وہدایت کے راستے پر اکٹھے ہو جائیں گے۔ ہم آپ کو عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ یہاں پر باندھے ہوئے فوج، بہتی نہروں اور جاری چشموں کے درمیان تشریف لائیں گے۔ اگر آپ خود نہ تشریف لا سکیں تو اپنے خاندان میں سے کسی ایسے شخص کو بھیج دیں جو خداوند تعالیٰ کے احکام اور آپ کے جد کی سنت کے مطابق ہمیں ہدایت کرے۔

ہم مزید عرض پرداز ہیں کہ نعمان بن بشیر دار الامارہ میں مقیم ہے۔ ہم اس کی نماز جمعہ و جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔ اگر آپ ہمارے پاس آ جائیں تو اسے ہم ملک شام کی طرف دھکیل دیں گے۔ والسلام"۔

یہ خطوط جن کی تعداد پچاس اوراق تھی عمر بن نافذ تمیمی اور عبداللہ بن سمیع ہمدانی کو دے کر روانہ کیا گیا یہ دونوں جلد ہی امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ گئے دو روز بعد کوفہ والوں نے ایک دوسرا خط مسہر انصاری کو دے کر روانہ کر دیا جس کا مضمون یہ تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسین بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے نام۔ اے فرزند رسولؐ! آپ کے سوا اور کوئی ہمارا امام نہیں ہے۔ آپ جلدی فرمائیں۔ جلدی فرمائیں"۔

اس کے دو روز بعد ایک اور خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پھل پک کر تیار ہیں (آپ کے لیے فضا ساز

Facebook. Com/Muhammad Umair



گار ہے) اے دختر پیغمبرؐ کے پسر! ہمارے پاس بہت جلدی آئیں"۔

بہت سے ایسے خطوط آپ کے پے در پے ملتے رہے۔ حضرت نے ہر خط لانے والے سے وہاں کے لوگوں کے احوال دریافت کیے۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد ہانی بن ہانی وسعید بن عبداللہ حنفی کو ایک اور خط دے کر بھیجا گیا۔ یہ دنوں کوفہ والوں کی طرف سے آخری بار بھیجے گئے ایلچی تھے۔

# کوفہ کے بڑے لوگوں کی طرف سے امام حسینؓ کو خط

اس خط کو عبد اللہ ہمدانی اور عبد اللہ بن دائی کے ذریعہ امام حسین کے پاس پہنچایا اور پر زور کہا کہ لوگ اس خط کو بہت جلد امام حسینؓ تک پہنچائیں دس رمضان المبارک کو یہ پیغامبر مکہ میں داخل ہوئے اور کوفیوں کا خط امام موصوف کر دیا ان کے دو دن بعد قیس بن مصہر عبد اللہ بن شداد اور عمارہ بن عبد اللہ کو ڈیڑھ سو رقعہ جات دے کر امام کے پاس کوفیوں نے بھیجا جو رقعہ جات کوفیوں کے بڑے لوگوں کی طرف سے تھے ایک ایک رقعہ دو دو تین تین چار چار یا زیادہ آدمیوں کی طرف سے مشترکہ تھا اس کے دو دن بعد پھر ہانی بن مانی سبعی اور سعید بن عبد اللہ حنفی کو امام حسینؓ کی خدمت میں روانہ کیا

نوٹ: مذکورہ روایت میں سعد بن عبد اللہ حنفی کا لفظ آیا ہے اس سے مراد امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مقلد ہر گز نہیں بلکہ مراد بنو حنیفہ قوم کا فرد ہے کیونکہ امام اعظم ابو حنیفہؒ امام حسینؓ کی شہادت کے وقت پیدا ہی نہیں ہوئے شہادت حسینؓ سن ۶۰ھ میں اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کی ولادت سن ۸۰ھ میں ہوئی

چہاردہ معصوم ص ۶۰۵



موجب شده اید، او را از کوفه بیرون می کنیم تا به اهل شام ملحق گردد، و السّلام.

و نامه را با عبدالله بن مسمع همدانی و عبدالله بن وال به خدمت آن حضرت فرستادند، و مبالغه کردند که آن را با نهایت سرعت به خدمت آن حضرت برسانند، پس ایشان در دهم ماه مبارک رمضان داخل مکّه شدند و نامهٔ اهل کوفه را به آن حضرت رسانیدند، باز اهل کوفه بعد از دو روز از ارسال آن قاصدان، قیس بن مصهر و عبدالله بن شدّاد و عمارة بن عبدالله را فرستادند با صد و پنجاه نامه که عظماء اهل کوفه نوشته بودند، یک کس و دو کس و چهارکس و زیاده یک نامه نوشته بودند، و باز بعد از دو روز هانی بن هانی سبیعی و سعید بن عبدالله حنفی را به خدمت آن حضرت روان کردند و نوشتند: بسم الله الرّحمن الرّحیم ... خدمت حسین بن علی از شیعیان و فدویان و مخلصان آن حضرت، امّا بعد بزودی خود را به دوستان و ... همهٔ ...

Facebook.Com/Muhammad Umair

و نامه را با عبدالله بن مسمع همدانی و عبدالله بن وال به خدمت آن حضرت فرستادند، و مبالغه کردند که آن را با نهایت سرعت به خدمت آن حضرت برسانند، پس ایشان در دهم ماه مبارک رمضان داخل مکّه شدند و نامهٔ اهل کوفه را به آن حضرت رسانیدند، باز اهل کوفه بعد از دو روز از ارسال آن قاصدان، قیس بن مصهر و عبدالله بن شدّاد و عمارة بن عبدالله را فرستادند با صد و پنجاه نامه که عظماء اهل کوفه نوشته بودند، یک کس و دو کس و چهارکس و زیاده یک نامه نوشته بودند، و باز بعد از دو روز هانی بن هانی سبیعی و سعید بن عبدالله حنفی را به خدمت آن حضرت روان کردند و نوشتند: بسم الله الرّحمن

... که از ... 
نامهها نوشته بودند که: ما امامی نداریم بزودی بیا نزد ما، شاید که حق تعالیٰ ما را به برکت

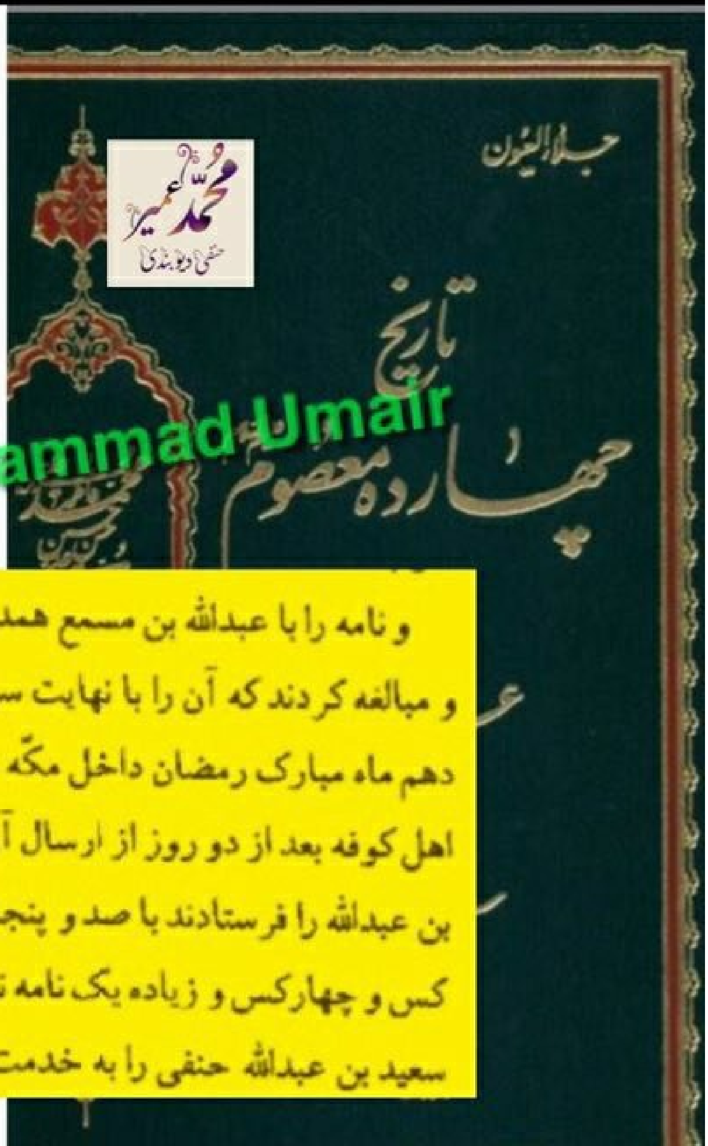


محمد عمیر
حنفی دیوبندی

# اسی ہزار لوگوں نے حضرت مسلم بن عقیلؓ کی بیعت کی

کوفہ کی لوگ دس دس بیس بیس یا اس سے کم و پیش حضرت مسلم بن عقیلؓ کے پاس آتے رہے یہاں تک کہ اسی ہزار لوگوں نے بیعت کرلی

مقتل ابی مخنف ص ۳۳

عابس بکری کھڑے ہوئے۔ حمد و ثنا خدا اور پیغمبر خداؐ پر درود بھیجنے کے بعد جناب مسلمؑ کی طرف رخ کر کے یوں گویا ہوئے۔

"مجھے لوگوں کے دل کی تو خبر نہیں۔ ہاں البتہ جو میرے دل کی بات ہے وہ میں کہے دیتا ہوں۔ جب بھی آپ مجھے طلب کریں گے لبیک کہوں گا اور تادم مرگ آپ کے دشمنوں کو اپنی تلوار سے گھائل کروں گا۔ یہاں تک کہ خدا سے ملاقات کروں (مجھے موت آجائے)"۔ یہ گفتگو کرنے کے بعد بیٹھ گئے اور حبیب ابن مظاہر کھڑے ہو گئے۔ اور عابس سے کہا۔ "خدا تم پر رحمت کرے۔ تم نے اپنا حق ادا کر دیا۔ خدا کی قسم میں بھی تمہارا ہمنوا ہوں"۔

کوفہ کے لوگ دس دس بیس بیس یا اس سے کم و پیش مسلمؑ کے پاس آتے رہے۔ یہاں تک کہ اسی ہزار لوگوں نے بیعت کرلی۔

## نعمان بن بشیر حاکم کوفہ نے کیا کیا؟

جب یہ خبر نعمان تک پہنچی تو وہ فوراً منبر پر گیا۔ خدا کی حمد اور پیغمبرؐ پر درود

Facebook.Com Muhammad Umair

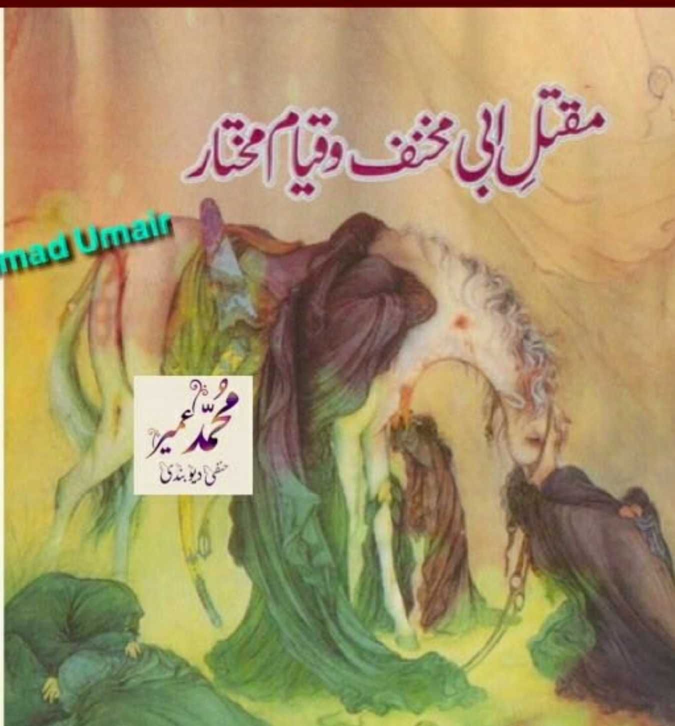

# امام عالی مقام کی طرف شیعوں کے خطوط دعوت کوفہ اور صریح اقرار کہ ہم شیعان حسینؓ آپ کو کوفہ بلا رہے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط حسین بن علیؑ کی طرف من جانب سلیمان بن خزاعی، مسیب بن نجبہ، رفاع بن شداد بجلی، حبیب بن مظاہر اور کوفہ کے تمام شیعان حسین مسلمانوں اور مومنین کی طرف سے ہے تم پر اللہ کی سلامتی ہو اللہ کی ہم کامل نعمتوں کے بدلہ اس کی ہم حمد کرتے ہیں اور اس کا شکر ہے کہ اس نے آپ کے ایک ظالم اور جابر دشمن کو ہلاک کیا جو امت کی مرضی کے بغیر ان کا والی بنا رہا اور ظلم و زیادتی سے ان کا حاکم رہا ان کے اموال میں ناحق تصرف کیا نیکوں کو قتل کیا اور بروں کو نیکوں پر مسلط کر دیا اللہ کا مال مالداروں اور سرکشوں پر خرچ کیا لہذا اللہ اس پر لعنت کرے جس طرح اس نے قوم ثمود پر لعنت کی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارا کوئی امام و پیشوا نہیں ہمارا خیال فرمائیے اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیں ہم سب آپ کے مطیع ہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر فرمادے نعمان بن بشیر گورنر کوفہ دار الامارت میں بیٹھا ہوا ہے اس کی گزر نہایت ذلت سے ہو رہی ہے ہم جمعہ پڑھنے اس کے ہاں نہیں جاتے اور نہ ہی عید کے لیے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہیں جب ہمیں آپ کے یہاں آنے کی اطلاع ملے گی ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے اور وہ شام چلا جائے گا والسلام

چہاردہ معصوم ص ۴۰۶،۶۰۵

پس عریضه‌ای به این مضمون به خدمت آن حضرت نوشتند: بسم الله الرّحمٰن الرّحیم، این نامه‌ای است بسوی حسین بن علی علیه السلام از جانب سلیمان بن صرد خزاعی و مسیّب بن نجبه و رفاعة بن شدّاد بجلی و حبیب بن مظاهر و سایر شیعیان او از مؤمنان و مسلمانان اهل کوفه، سلام خدا بر تو باد، و حمد می‌کنیم خدا را بر نعمتهای کاملهٔ او بر ما، و شکر می‌کنیم او را بر آنکه هلاک کرد دشمن جبّار معاند تو را که بی‌رضای امّت بر ایشان والی شد، و به جور و قهر بر آنها حاکم گردید، و اموال ایشان را به ناحق تصرّف نمود، و نیکان را به قتل رسانید، و بدان را بر نیکان مسلّط گردانید، و اموال خدا را بر مالداران و جبّاران قسمت نمود، پس خدا او را لعنت کند چنانچه قوم ثمود را لعنت کرد.

بدان که ما در این وقت امام و پیشوائی نداریم، بسوی ما توجّه نما و به شهر ما قدم رنجه فرما که ما همگی مطیع توئیم، شاید حق تعالیٰ حق را به برکت تو بر ما ظاهر گرداند، و نعمان بن بشیر حاکم کوفه در قصر الاماره نشسته است در نهایت مذلّت، و به جمعهٔ او حاضر نمی‌شویم، و در عید با او بیرون نمی‌رویم، چون خبر برسد که شما متوجّه این

Facebook.Com/Muhammad Umair



صوب شده‌اید، او را از کوفه بیرون می‌کنیم تا به اهل شام ملحق گردد، و السّلام.

و نامه را با عبدالله بن مسمع همدانی و عبدالله بن وال به خدمت آن حضرت فرستادند.

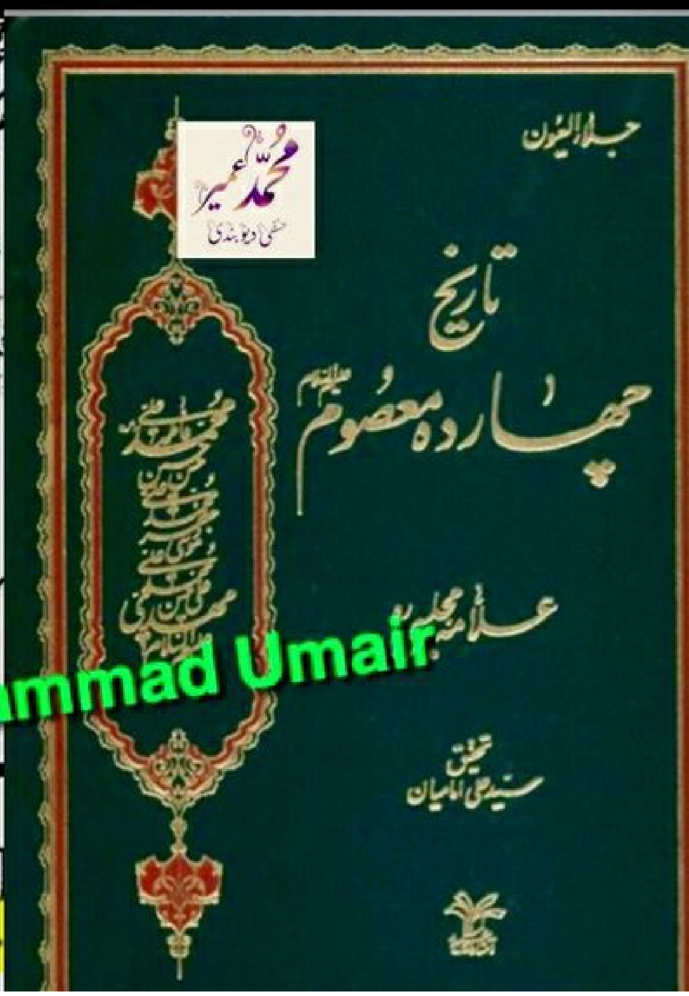

# محمد بن حنیفہ کا امام حسین کو کوفہ کا سفر ترک کر دینا کا مشورہ

جعفر صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات امام حسین کا ارادہ تھا کہ صبح آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بھائی اور باپ کے ساتھ دھوکہ کیا ہے مجھے خدشہ ہے کہیں آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی نا ہو آپ اپنا ارادہ ترک کر دیں

نیز حضرت صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات سید الشہداء کا ارادہ تھا کہ اس کی صبح کو آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ انہوں نے

سیرت معصومین علیہم السلام ۔ احسن المقال جلد نمبر ۲ 383

آپ کے باپ اور بھائی سے دھوکہ اور مکر کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا کریں گے پس اگر آپ کی رائے قرار پائے کہ آپ مکہ میں رہیں جو کہ حرم خدا ہے تو آپ عزیز و مکرم ہوں گے اور کوئی شخص آپ سے متعرض نہیں ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اے بھائی مجھے ڈر ہے کہ یزید مجھے مکہ میں اچانک قتل کر دے۔ اور اس سے اس محترم گھر کی عزت و حرمت ضائع ہو جائے۔ محمد نے کہا اگر ایسا ہے تو پھر آپ یمن کی طرف چلے جائیں یا ... اختیار کریں کہ جہاں کسی کی آپ تک دسترس نہ ہو حضرت نے فرمایا اس ...


نیز حضرت صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات سید الشہداء کا ارادہ تھا کہ اس کی صبح کو آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ انہوں نے

سیرت معصومین علیہم السلام ۔ احسن المقال جلد نمبر ۲ 383

آپ کے باپ اور بھائی سے دھوکہ اور مکر کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا کریں گے پس اگر آپ کی رائے قرار پائے کہ آپ مکہ میں رہیں جو کہ حرم خدا ہے تو آپ عزیز و مکرم ہوں گے اور کوئی شخص آپ سے متعرض نہیں ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اے بھائی مجھے ڈر ہے کہ یزید مجھے مکہ میں اچانک قتل کر دے۔ اور اس سے اس محترم گھر کی عزت و حرمت ضائع ہو جائے۔ محمد نے کہا


ابو الفرج اصفہانی وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عباس نے امام کا عزم صمیم عراق کی طرف سفر کرنے کا دیکھا تو انہوں نے مکہ میں قیام کرنے اور عراق کا سفر چھوڑ دینے پر بہت تاکید کی اور کچھ اہل کوفہ کی مذمت بھی کی اور کہا کہ اہل کوفہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے باپ کو شہید کیا اور آپ کے بھائی کو زخمی کیا اور مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ سے مکر و فریب کریں گے اور آپ کی مدد سے دستبردار ہو جائیں گے آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے فرمایا یہ ان کے خطوط ہیں جو میرے پاس ہیں اور یہ مسلم کا خط ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ اہل کوفہ میری بیعت پر متفق ہو گئے ہیں۔ ابن عباس کہنے لگے اب اگر آپ کی رائے شریف اس سفر پر مستقر ہے تو اپنی اولاد اور خواتین کو یہیں رہنے دیں اور ساتھ نہ لے جائیں اور اس دن کو یاد کیجئے جب لوگوں نے عثمان کو قتل کیا تھا اور اس کی عورتوں اور گھر والوں نے اس حالت میں دیکھا تو ان کا کیا حال ہوا پس ایسا نہ ہو کہ آپ کو اہل و عیال کے سامنے شہید کر دیں۔ اور وہ آپ کو اس حالت میں دیکھیں حضرت نے ابن عباس کی نصیحت قبول نہ کی اور اپنے اہل بیت کو اپنے ساتھ کربلا لے گئے اور بعض نے ان افراد سے نقل کیا ہے کہ جو کربلا میں آپ کی شہادت کے دن موجود تھے کہ آپ نے خواتین اور اپنی بہنوں کی طرف دیکھا جو حالت جزع و اضطراب میں خیموں سے باہر آ کر شہیدوں کو دیکھتیں اور ان پر گریہ کرتی تھیں ...

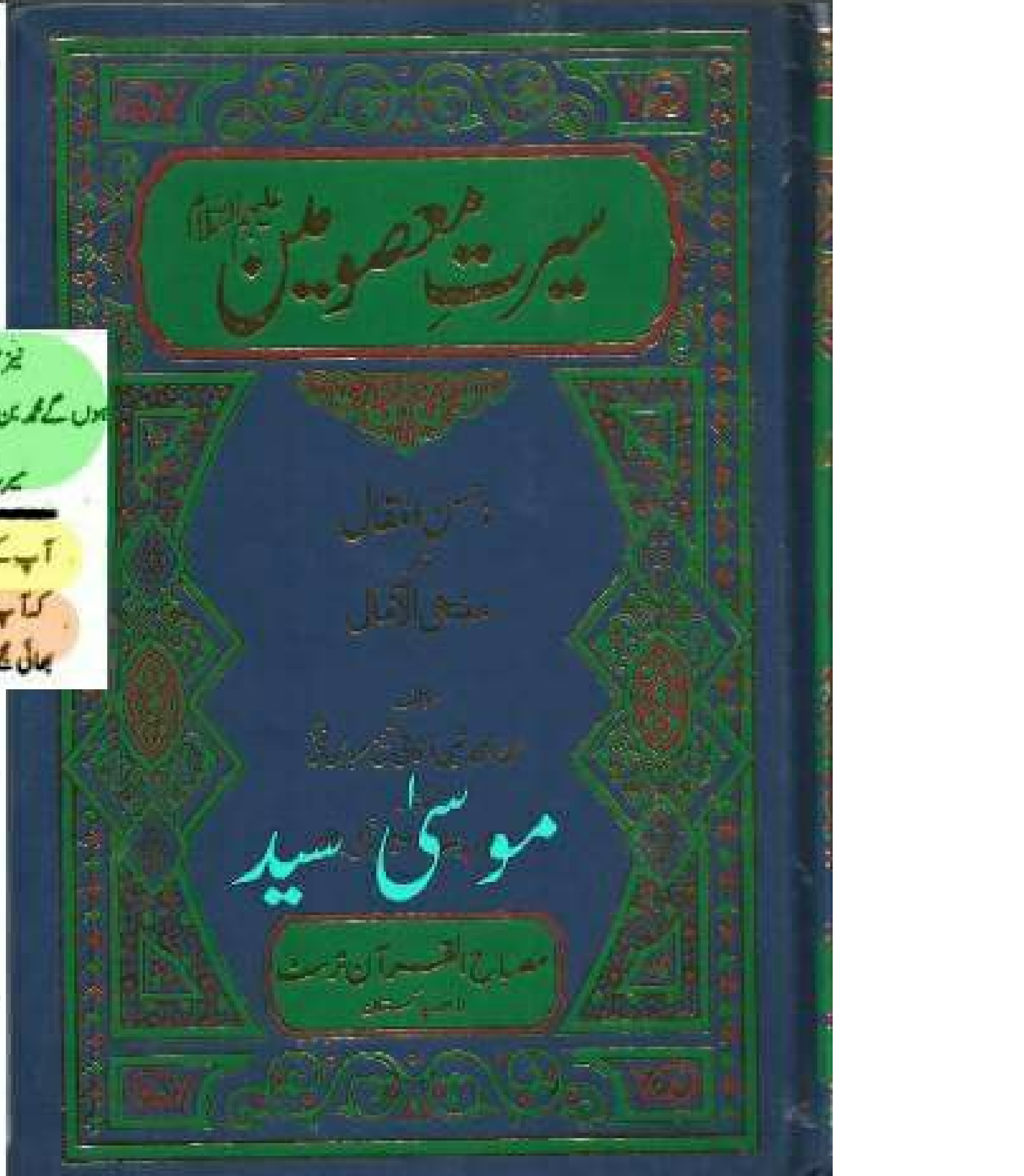

أيام، ونادى عبـ ... بجيلة - بأعلى
صوته: يا حسين ... والله لا تذوقون
منه قطرة واحـ ... عليه السَّلامُ:
واللّهمّ اقتله عطـ ...

قال حميـ ... مرضه، فوالله
الّذي لا إله غيـ ... بقيئه، ويصيح:
العطش العطش ... بقيئه ويتلظّى
عطشاً، فما زال ...

ولمّا رأى الـ ... نينوى ومددهم
لقتاله أنفذ إلى عـ ... معا ليلاً فتناجيا
طويلاً، ثمّ رجـ ... الله بن زياد:

أمّا بعد: فإنّ الله قد أطفأ النائرة وجمع الكلمة وأصلح أمر الأمّة، هذا حسين قد أعطاني أن يرجع إلى المكان الّذي أتى منه أو أن يسير إلى ثغر من الثّغور فيكون رجلاً من المسلمين، له ما لهم وعليه ما عليهم، أو أن يأتي أمير المؤمنين يزيد فيضع يده في يده، فيرى فيما بينه وبينه رأيه، وفي هذا [لكم](٥) رضىً وللأمّة صلاح.

---

(١) في «م» وهامش «ش»: جعشن.
(٢) بغر: كثير شربه للماء، انظر «العين - بغر - ٤: ٤١٥».
(٣) في هامش «ش»: مات.
(٤) في هامش «ش» بعده إضافة: واجتمع معك.
(٥) ما بين المعقوفين أثبتناه من تاريخ الطبري ٥: ٤١٤، والكامل لابن الأثير ٤: ٥٥.

# کربلاء میں حسین رضی اللہ عنہ کی تین شرطیں

- میں جہاں سے آیا ہوں مجھے واپس جانے دو
- کسی سرحد کی طرف جانے دو جہاں پر مسلمان ہوں
- مجھے "امیر المؤمنین یزید" کی طرف جانے دو تاکہ میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے سکوں۔

شیعہ کتاب: الارشاد/ جلد 2 / 87

## یہ معلومات ذاکریں اپنی مجالس میں کیوں نہیں دیئے؟

The Reality of Shia

www.facebook.com/ansarulsunnah1

# قاتل حسین رضی اللہ عنہ اصل کوفی شیعہ ہی ہیں

## سیدنا علیؓ اور ان کے بیٹے سے بھی انہوں نے ہی دغابازی کی تھی

بعد رو کر کہنے لگے۔ "مجھ میں اب نیزہ و تلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا"۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ "اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں"۔

### امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام و عبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن عباس کہنے لگے۔ "اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟"۔ آپ نے فرمایا۔ "ہاں ایسا ہی ارادہ ہے"۔ ابن عباس نے کہا۔ "اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغابازی کی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغابازی کریں گے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں"۔ لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

### عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ "میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟"۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ "اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھ کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے"۔ یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

### عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

# امام حسینؓ کے مقابلہ میں کوئی شامی نہ آیا سب کوفی تھے

حضرت امام حسینؓ کے مقابلہ میں جو اسی ہزار کا لشکر آیا وہ سب کے سب کوفی تھے ان میں کوئی بھی حجاز یا شام کا رہنے والا نہ تھا

مقتل ابی مخنف ص ۶۵

دوزخ جہنم کے طوق وزنجیر خلق گئے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو میں دو سال کے اندر خدا سے توبہ کرلوں گا اور اگر یہ سب جھوٹ ہے تو دُنیا میں بہت بڑی سلطنت کا مالک بن جاؤں گا جو ہمیشہ نئی نویلی دلہن کی طرح خوبصورت لگتی ہے"۔

اس وقت ہاتف کی یہ صدا فضا میں گونجی۔ "اے زنا زادے! تیری یہ کوشش [illegible] دنیا سے خالی ہاتھ جلد اس جہنم کی طرف جائے گا۔ جس کے شعلے کبھی سرد نہیں ہوئے۔ [illegible] کے لیے ذلت کا باعث بنے گا۔ تو حسینؑ کو جن وانس میں سب سے بہترین جان [illegible] جنگ کرے گا۔ اے پست ترین آدمی! مت سوچ کر تو قتل حسینؑ کے بعد ملک رے تک [illegible]"۔

Facebook.Com/Muhammad Umair

## کربلا میں فوجیوں کی آمد

سب سے پہلا فوج کا دستہ جو کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کے لیے پہنچا اس کا علمبردار عمر سعد تھا۔ چھ ہزار سوار اس دستہ میں شامل تھے۔ اس کے بعد ابن زیاد نے شیث بن ربعی کو چار ہزار سوار کا دستہ دے کر روانہ کیا۔ پھر عروہ بن قیس کو چار ہزار سوار دے کر بھیجا۔ پھر سنان بن انس کو چار ہزار سوار دے کر روانہ کیا۔ اسی طرح کوفہ سے اسی ہزار کی تعداد کربلا میں اکٹھی ہوگئی۔ جن میں ایک بھی فرد شام یا حجاز کا نہیں تھا۔

رد دفاع
رافضیت اہلسنت
sunnilibrary.com

# جلاء العیون

جلد اوّل

## سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ



سے جناب امیرؑ کی شکایت فرمائی کہ جو کچھ پیدا کرتے ہیں۔ وہ فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا اے فاطمہؑ تم چاہتی ہو۔ مجھے میرے برادر اور ابن عم علیؑ سے خشمناک کرو۔ تحقیق کہ خشم علیؑ میرا خشم اور میرا خشم خدا کا ہے۔ یہ سن کر جناب فاطمہؑ نے کہا میں غضب خدا اور رسول سے پناہ مانگتی ہوں۔ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ جناب امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک درہ و چند درہم کی اور ایک بچھونا پوست گوسفند کہ جب اس پر آرام کرنا مقصود ہوتا تو اس کو الٹ کر لیتے تھے۔ اور اس کے بالوں پر سو رہتے تھے جناب فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے۔ ایک دن حضرت رسول جناب فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے دیکھا جناب سیدہ رو رہی ہیں حضرت نے فرمایا۔ اے فاطمہؑ کیوں روتی ہو۔ تم یقین جانو اگر میرے اہل بیت میں کوئی علیؑ سے بہتر ہوتا تو میں اس سے تجھے تزویج کر دیتا۔ اور میں نے تجھے اس سے تزویج نہیں کیا بلکہ خدا نے تجھے اس سے تزویج کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہیں پانچواں حصہ دنیا کا تیرے مہر میں دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت نہیں کرنا چاہئے کیونکہ جناب رسولؐ نے شب زفاف جناب علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا۔ جب حضرت رسول تشریف لائے دونوں پاؤں دونوں صاحبوں کے رخت خواب میں داخل فرمائے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ مبارکباد شب زفاف فاطمہؑ میں لوگ بالرفاء والبنین جس طرح ان میں عادت تھی یعنی یہ مزاوجت مقرون با اتفاق و کثرت اولاد ہو۔ ابن شہر آشوب نے جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے جناب امیرؑ پر حیات جناب فاطمہؑ میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ اس لئے جناب سیدہ طاہرہ تھیں اور کبھی حائضہ نہ ہوتی تھیں اور سیدہ مستحضرہ ہے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ ال تی میں۔ الواح نعمت ہائے بہشت کو

## امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہشام اور عبداللہ بن عباس او عبداللہ بن زبیر سے گفتگو

ابن عباس نے کہا آپ ایسے لوگوں کے پاس جارھے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی سے دغا بازی کی جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے خط لکھ کر مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ہے



محمد حنفیہ نے کہا۔ "یہ میرے لیے بہت صدمہ کی بات ہے"۔ اس کے بعد رو کر کہنے لگے۔ "مجھ میں اب نیزہ و تلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا"۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ "اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں"۔

### امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام و عبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن عباس کہنے لگے۔ "اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟"۔ آپ نے فرمایا۔ "ہاں ایسا ہی ارادہ ہے"۔ ابن عباس نے کہا۔ "اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغابازی کی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغابازی کریں گے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں"۔ لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

### عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ "میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟"۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ "اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھا کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے"۔ یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

### عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

اگلے روز عبداللہ بن عباس دوبارہ آئے اور عرض کی۔ "آپ سے برائے خدا یہ درخواست ہے کہ اگر حتماً سفر کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو حجاز یا یمن کی طرف چلے جائیں کہ وہاں پر قلعے اور محفوظ درے موجود ہیں"۔ لیکن امام حسین علیہ السلام نے

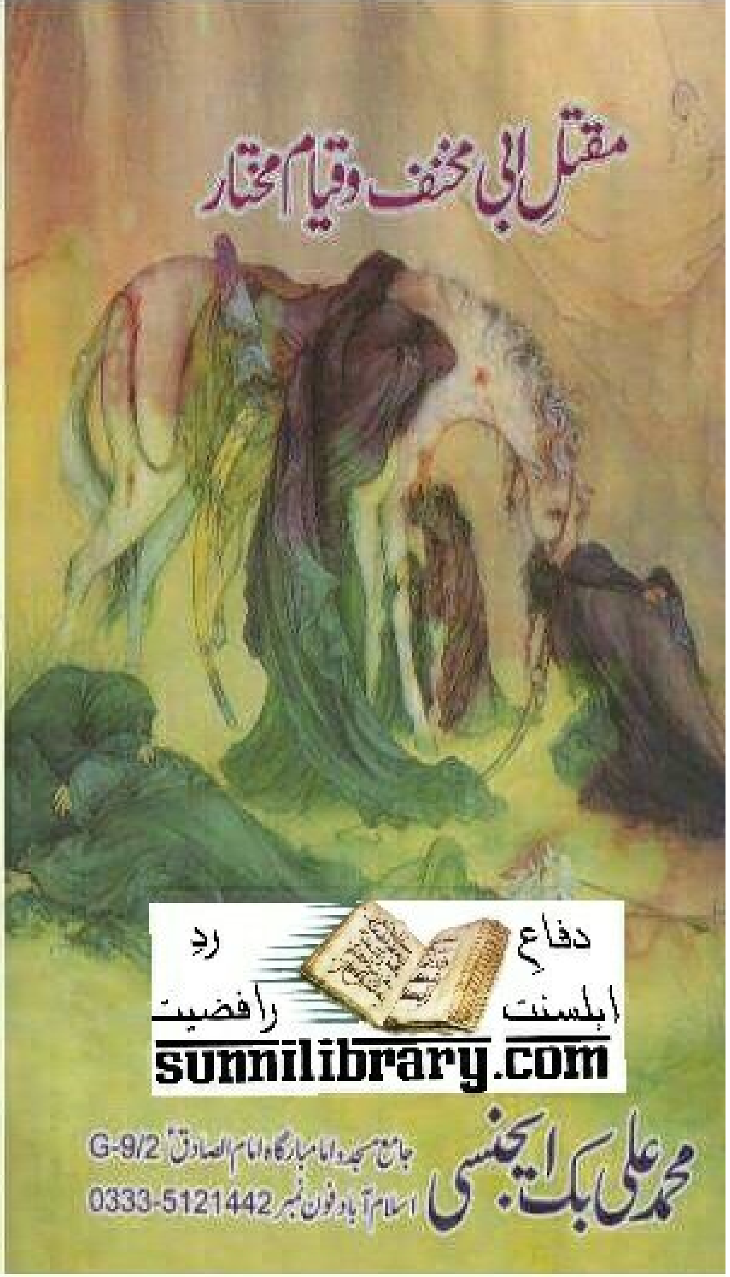

# کوفی شیعوں کی امام حسینؓ کو بلانے کی پلاننگ

تو کوفہ کے شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان میں جمع ہوئے اور حمد ثناء الہی ادا کرنے کے بعد معاویہ کے مرنے اور یزید کی بیعت کے متعلق انہوں نے گفتگو کی سلیمان نے کہا اے جماعت شیعہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے معاویہ ستم گر مر چکا ہے اور یزید شراب خور اس کی جگہ بیٹھ گیا ہے اور امام حسینؑ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا ہے اور مکہ معظمہ کی طرف چلے گے ہیں اور تم ان کے اور پدر بزرگوار کے شیعہ ہو اب اگر تم جانتے ہو کہ ان کی مدد اور ان کے دشمنوں سے جہاد کرو گے تو ان کو خط لکھو بلاؤ اور اگر کمزوری اور بزدلی تم پر غالب ہے اور ان کی مدد میں سستی کرتی ہے اور جو خیر خواہی اور اتباع کرنے کی شرط ہے اسے عمل میں نہیں لاتا تو انہیں دھوکہ نہ دو اور نہ انہیں ہلاک و مصیبت میں ڈالو وہ کہنے لگے اگر حضرت ہماری طرف تشریف لائیں تو ہم سب عقیدت کے ہاتھوں ان کی بیعت کریں گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 358 تا 359

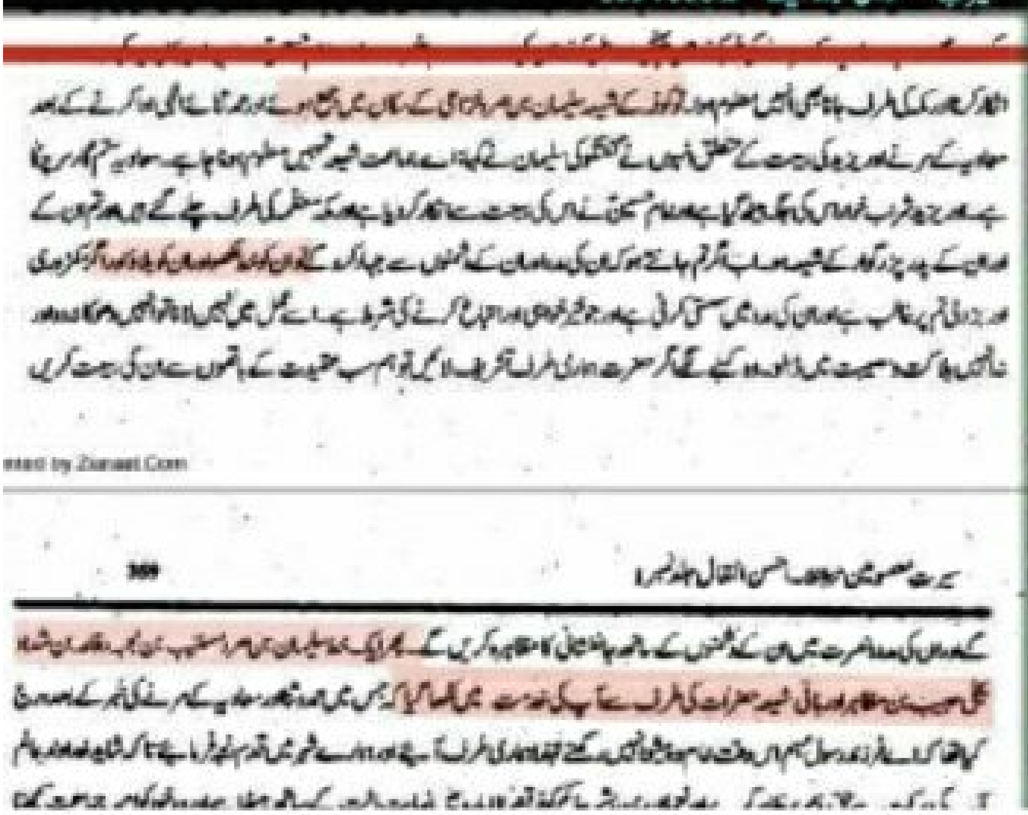

359

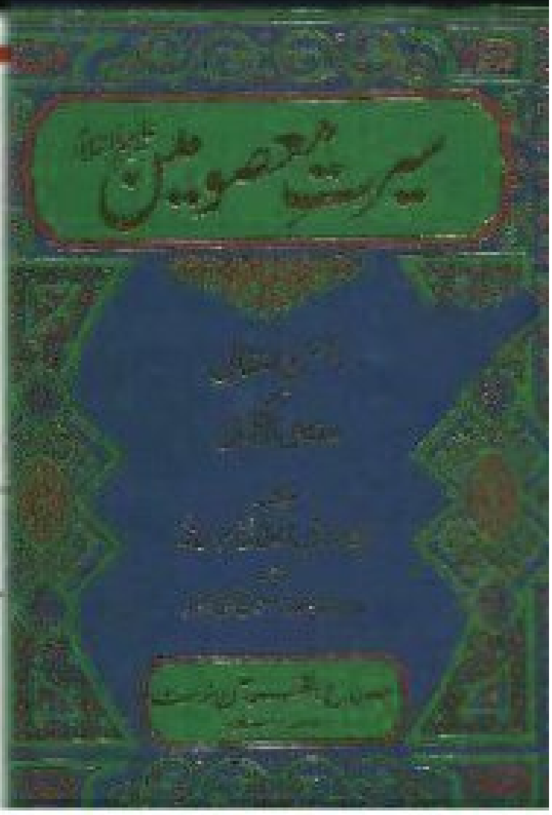

دفاعِ اہلسنت

ردِ رافضیت

sunnilibrary.com

# امام حسینؓ کو کوفی شیعوں کا لکھا گیا پہلا خط

پھر ایک خط سلیمان بن صرد مستیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثناء معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسولؐ ہم اس وقت امام پیشوا نہیں رکھتے لحاظ ہماری طرف آئیں اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیں تاکہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر کرے اور نعمان بن بشیر حاکم کوفہ قصر الامارہ میں نہایت زلت کے ساتھ بیٹھا ہے اور خود کو امیر جماعت سمجھتا ہے حالانکہ ہم اسے امیر نہیں سمجھتے اور اس کی عمارت کو نہیں چاہتے اور اس کی نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور عید کے دن نماز عید کے لیے ان کے ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا ملے والسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

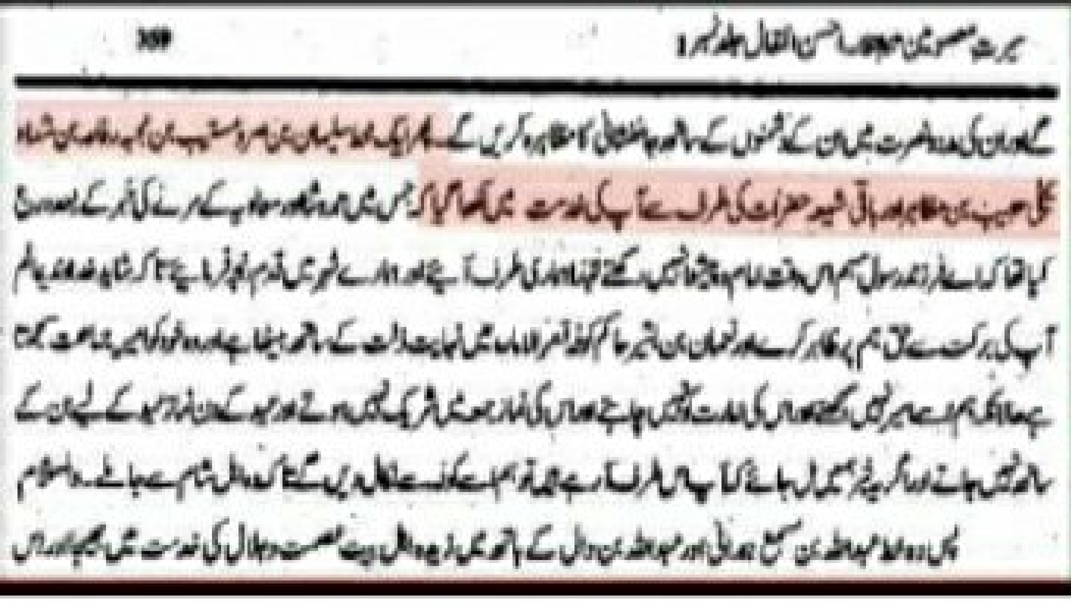

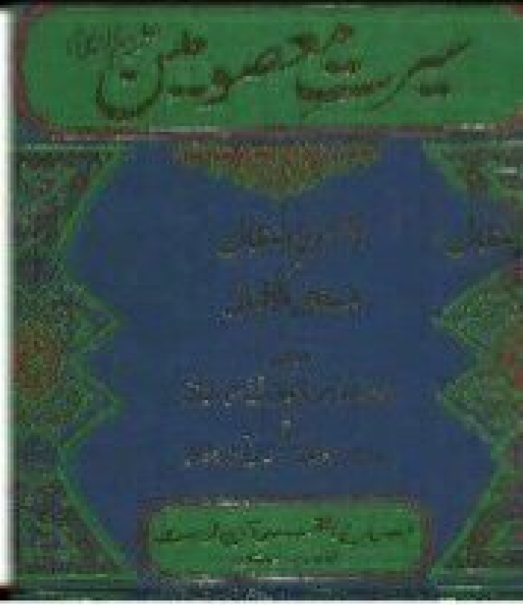

دفاعِ اہلسنت
ردِ رافضیت
sunnilibrary.com

دفاع اہلسنت
رد رافضیت
sunnilibrary.com

## حسینؓ نے فرمایا! شیعوں نے ہی ہمارے ساتھ غداری کی

وقال المفيد رحمه الله: فأخرج للناس كتابا فقرأ عليهم فإذا فيه " بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فإنه قد أتانا خبر فظيع: قتل مسلم بن عقيل، وهانئ ابن عروة، وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف، في غير حرج، ليس عليه ذمام، فتفرق الناس عنه، وأخذوا يمينا وشمالا حتى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه من المدينة، ونفر يسير ممن انضموا إليه وإنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون أنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة أهلها، فكره أن يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون،

جب حسینؓ کو مسلم بن عقیل، ہانی ابن عروہ اور عبداللہ بن یقطر کے قتل ہونے کی خبر ملی تو انھوں نے یہ جملے کہے: "ہمارے شیعوں نے ہی ہمیں دھوکا دیا" جو تم لوگوں میں سے چاہے جا سکتا ہے، تو پھر لوگ دائیں اور بائیں بکھرتے گئے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ بچے جو امام حسینؓ کے ساتھ مدینہ سے آئے تھے۔

---

(١) كتاب الملهوف ص ٦٤ و ٦٥، وفيه " فما بال متروك به المرء يخل " ورواه في كشف الغمة ج ٢ ص ٢٠٢.
(2) ذكره السيد في قيس بن مسهر الصيداوي راجع المصدر ص 67.

## میدان کربلا میں امام حسینؓ کا خط لکھنے والے غدار کوفیوں کو ان کے نام سے مخاطب کرنا

مشہور رافضی محدث مجلسی ایک روایت نقل کرتا ہے کہ میدانِ کربلا میں امام حسین نے اپنے مخالف لشکر میں موجود کوفیوں کو جنھوں نے خط لکھ کر آپ کو بلایا تھا امام حسین نے انکو مخاطب کیا اور فرمایا اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم لوگوں نے مجھے خط نہیں لکھے تھے کہ میوہ جات تیار ہو چکے ہیں صحرا سرسبز و شاداب ہو چکے ہیں آپ جلد تشریف لے آئیں ہم آپ کی مدد و نصرت کریں گے

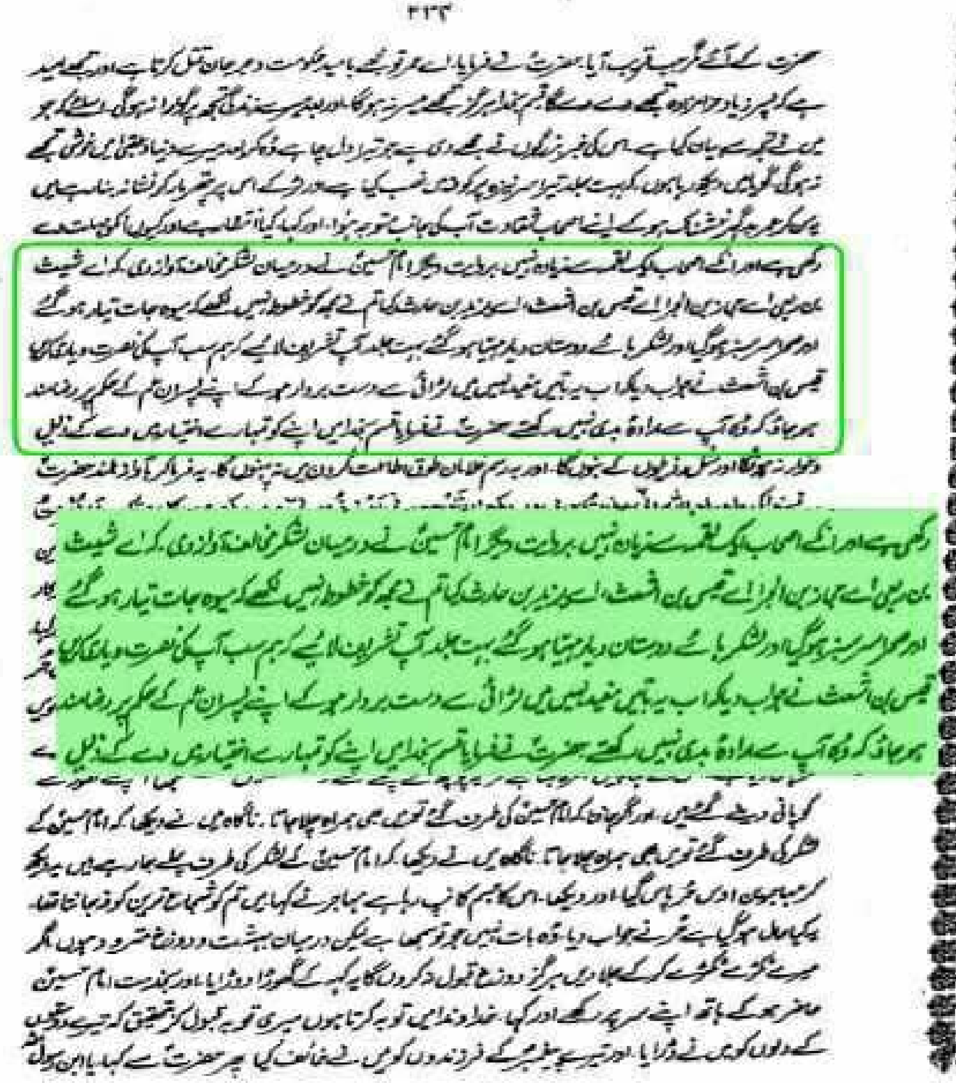


دکھی ہے اور ان کے اصحاب کی لقمہ سے زیادہ نہیں بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شبث
بن ربعی اے حجار بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے
اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیدار تیار ہو گئے ہیں بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کو
قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں ہیں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسر عم کے حکم پر رضامند
ہو جائیے کہ وہ آپ سے عداوۃ بدی نہیں رکھتے حضرت نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل

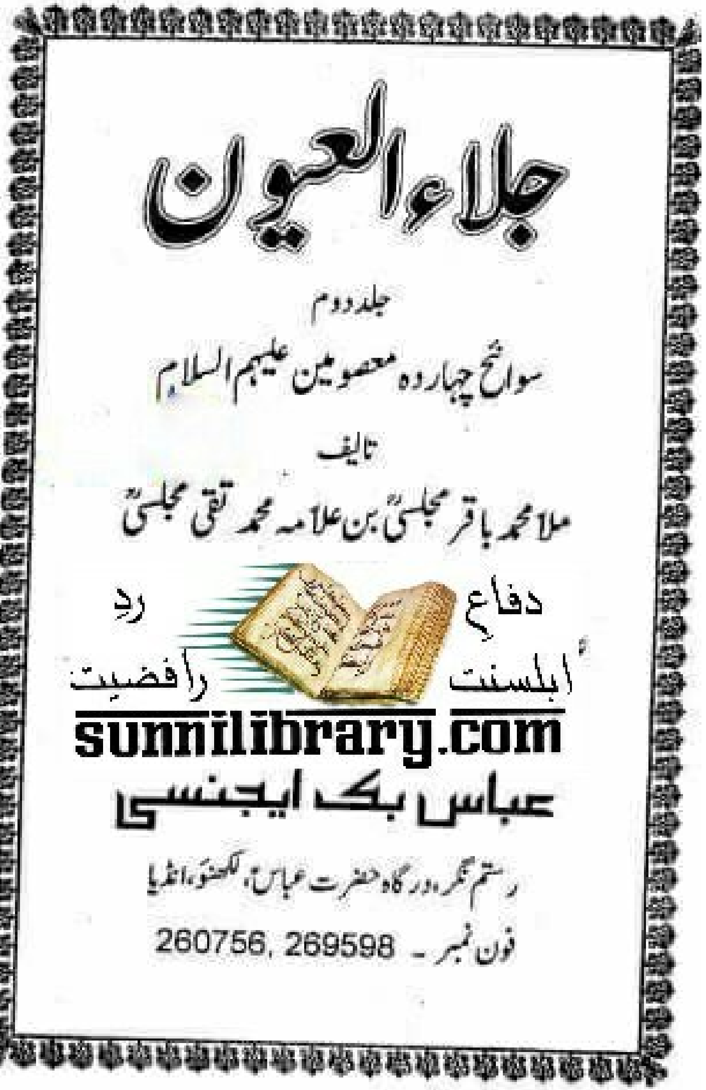

# جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

دفاعِ اہلسنت
ردِ رافضیت
sunnilibrary.com

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

# گورنر کوفہ ابن زیاد کی دھمکیوں سے شیعوں نے امام حسین رضؓ کی بیعت توڑ دی

مقتل ابی مخنف ص ۳۸،۳۷

## اہل کوفہ ابن زیاد اور جناب مسلمؑ کے ساتھ

جونہی کوفہ کے لوگوں نے یہ منادی سنی تو ایک دوسری کا منہ تکنے اور یہ کہنے لگے۔ "ہم اپنے تئیں دو بادشاہوں کے درمیان کیوں پھنسیں۔ لہٰذا انہوں نے امام حسینؑ کی بیعت توڑ کر یزید کی بیعت اختیار کر لی۔

اس روز حضرت مسلم نے نہایت پریشانی اور مصیبت کے عالم میں صبح کی



اذان صبح کے لیے تشریف نہ لائے۔ ظہر کے وقت اذان واقامت کہہ کر جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تنہا تھے۔ کوئی شخص ان کے ساتھ نماز میں نہ تھا۔ نماز کے بعد اپنے بیٹے کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ بیٹا اس شہر والوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟"۔

بیٹے نے عرض کی۔ "انہوں نے حسینؑ کی بیعت توڑ کر یزید کی بیعت کر لی ہے"۔

## جناب مسلمؑ ہانی کے گھر میں

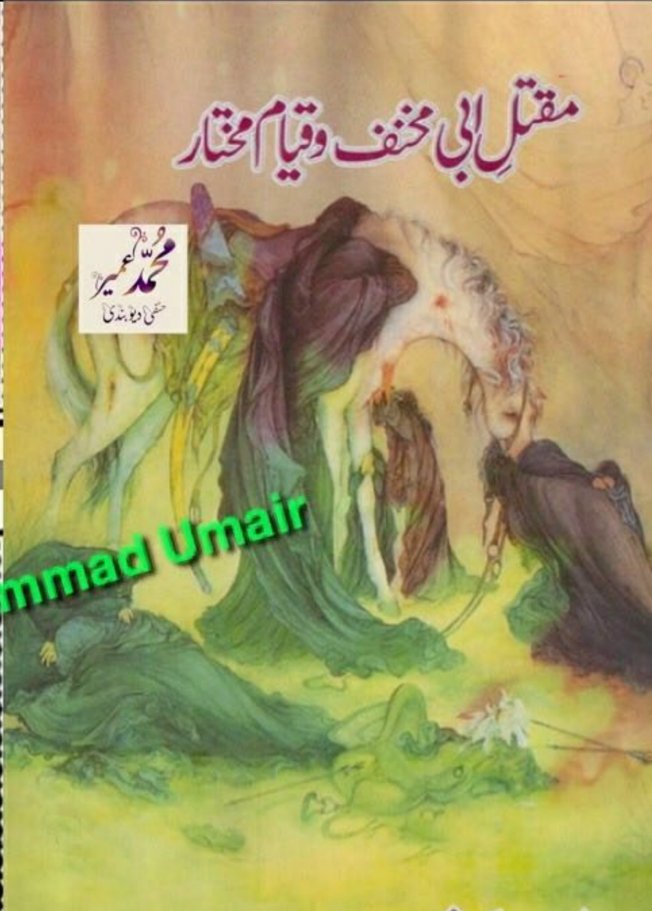


Facebook.Com/Muhammad Umair

# اسی ہزار لوگوں نے حضرت مسلم بن عقیلؓ کی بیعت کی

کوفہ کی لوگ دس دس بیس بیس یا اس سے کم و پیش حضرت مسلم بن عقیلؓ کے پاس آتے رہے یہاں تک کہ اسی ہزار لوگوں نے بیعت کرلی

مقتل ابی مخنف ص ۳۳

عابس بکری کھڑے ہوئے۔ حمد وثنا خدا اور پیغمبر خداؐ پر درود بھیجنے کے بعد جناب مسلمؑ کی طرف رخ کر کے یوں گویا ہوئے۔

"مجھے لوگوں کے دل کی تو خبر نہیں۔ ہاں البتہ جو میرے دل کی بات ہے وہ میں کہے دیتا ہوں۔ جب بھی آپ مجھے طلب کریں گے لبیک کہوں گا اور تادم مرگ آپ کے دشمنوں کو اپنی تلوار سے گھائل کروں گا۔ یہاں تک کہ خدا سے ملاقات کروں (مجھے موت آجائے)"۔ یہ گفتگو کرنے کے بعد بیٹھ گئے اور حبیب ابن مظاہر کھڑے ہو گئے۔ اور عابس سے کہا۔ "خدا تم پر رحمت کرے۔ تم نے اپنا حق ادا کر دیا۔ خدا کی قسم میں بھی تمہارا ہمنوا ہوں"۔

کوفہ کے لوگ دس دس بیس بیس یا اس سے کم و پیش مسلمؑ کے پاس آتے رہے۔ یہاں تک کہ اسی ہزار لوگوں نے بیعت کرلی۔

## نعمان بن بشیر حاکم کوفہ نے کیا کیا؟

جب یہ خبر نعمان تک پہنچی تو وہ فوراً منبر پر گیا۔ خدا کی حمد اور پیغمبرؐ پر درود

Facebook.Com.Muhammad Umair

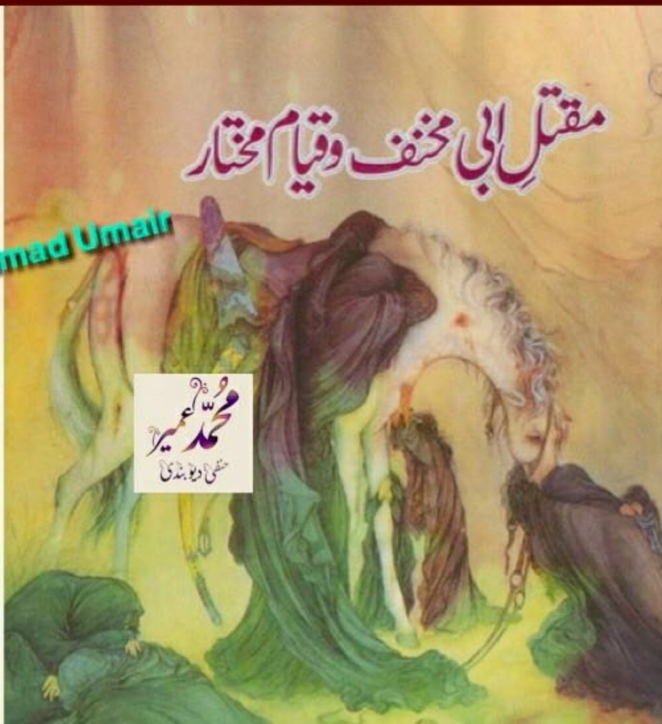

## اسی ہزار شیعوں نے جب حضرت مسلمؓ کی بیعت کی تو عبداللہ بن شعبہ نے یزید کو خط لکھا

عبداللہ بن شعبہ کی جانب سے یزید بن معاویہ کے نام خبردار کہ مسلم بن عقیلؓ کوفہ پہنچ چکے ہیں اور حسینؓ کے شیعوں نے ان کی بیعت کرلی ہے اگر کوفہ کی تجھے ضرورت ہے تو کسی دلیر آدمی کو یہاں بھیج کیونکہ نعمان کمزور آدمی ہے اور اسے مزید کمزور ہونا چاہے

مقتل ابی مخنف ص ۳۴

## احوال کوفہ کو اطلاع یزید کو

عبداللہ بن شعبہ حضرمی نے یزید کو اس مضمون کا خط لکھا

"عبداللہ بن شعبہ حضرمی کی جانب سے۔ یزید بن معاویہ کے نام۔
خبردار کہ مسلم بن عقیلؓ کوفہ پہنچ چکے ہیں اور حسینؑ کے شیعوں نے ان کی بیعت کرلی ہے۔ اگر کوفہ کی تجھے ضرورت ہے تو کسی دلیر آدمی کو یہاں بھیج۔ کیونکہ نعمان کمزور آدمی ہے اور اسے مزید کمزور ہونا چاہے"۔

یہ پہلا شخص ہے کہ امام حسینؑ کے خلاف جنگ کرنے کے لیے یزید کو ایسا خط لکھا۔ اس کے بعد عمر سعد نے بھی ایسا ہی خط لکھا تھا۔

## ذوالحجہ ۶۰ھ۔ دمشق سے بصرہ تک کوفہ کے بارے میں یزید کا منصوبہ

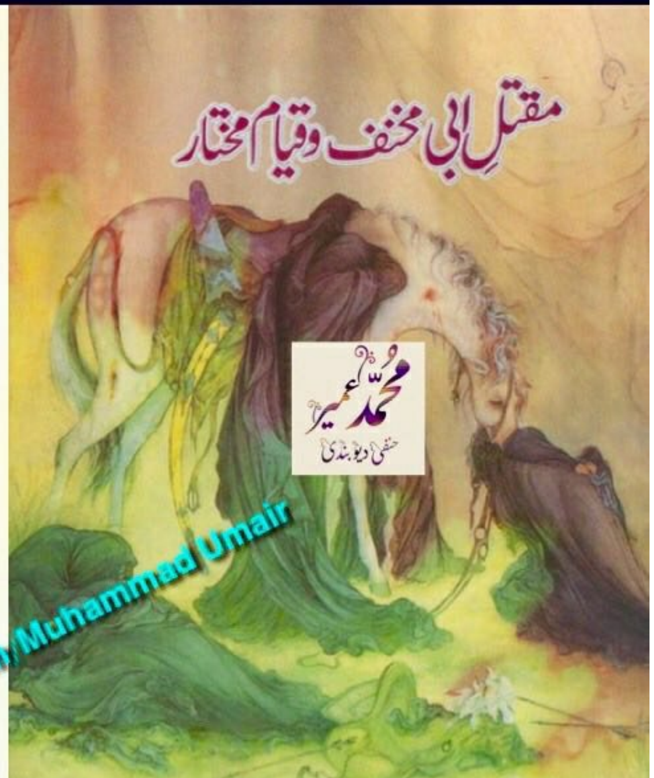

# کوفہ والوں کے خطوں کا امام حسینؓ کی طرف سے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین ابن علیؓ کی طرف سے بزرگوار مومنین کرام کے نام ان خطوں کو ہانی اور سعید کے مجھ تک پہنچایا ان دونوں کو اپ نے سب سے آخر میں بھیجا ہے آپ لوگوں کی اس اظہار رائے پر کہ آپ میرے علاوہ کسی اور امام نہیں جانتے میں نے غور کیا مجھے اپنے پاس اس لیے بلانا چاہتے ہیں کہ ہم اور آپ دین خدا پر متحد ہو جائیں میں آپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیلؓ کو جو میرے خاندان میں بہت معزز ہیں آپ کی پاس بھیج رہا ہوں انہیں اس امر پر مامور کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی حسن نیت اور دوسرے حالات سے مجھے آگاہ کریں میں انشاء اللہ تعالی بہت جلد آپ کے پاس چلا آوں گا

مقتل ابی مخنف ص ۳۱



گا رہے) اے دختر پیغمبرؐ کے پسر! ہمارے پاس بہت جلدی آئیں"۔

بہت سے ایسے خطوط آپ کے پے در پے ملتے رہے۔ حضرت نے ہر خط لانے والے سے وہاں کے لوگوں کے احوال دریافت کیے۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد ہانی بن ہانی وسعید بن عبداللہ حنفی کو ایک اور خط دے کر بھیجا [illegible] کوفہ والوں کی طرف سے آخری بار بھیجے گئے ایلچی تھے۔

## کوفہ والوں [illegible] کا امام حسینؑ کی طرف سے جواب

حضرت نے تمام خطوں کو پڑھا۔ [illegible] خط کا جواب اس طرح سے لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسین ابن علیؑ کی جانب سے بزرگوار مومنین کرام کے نام۔ ان خطوں کو ہانی اور سعید نے مجھ تک پہنچایا۔ ان دونوں کو آپ نے سب سے آخر میں بھیجا ہے۔ آپ لوگوں کی اس اظہار رائے پر کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو امام نہیں جانتے میں نے غور کیا۔ مجھے اپنے پاس اس لیے بلانا چاہتے ہیں کہ ہم اور آپ دین خدا پر متحدہ ہو جائیں۔ میں اپنے چچازاد بھائی مسلمؑ بن عقیلؑ کو جو میرے خاندان میں بہت معزز ہیں آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ انہیں اس امر پر مامور کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی حسن نیت اور دوسرے حالات سے مجھے آگاہ کریں۔ میں بھی انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے پاس (جلد) چلا آؤں گا۔

Facebook.com/Muhammad Umair

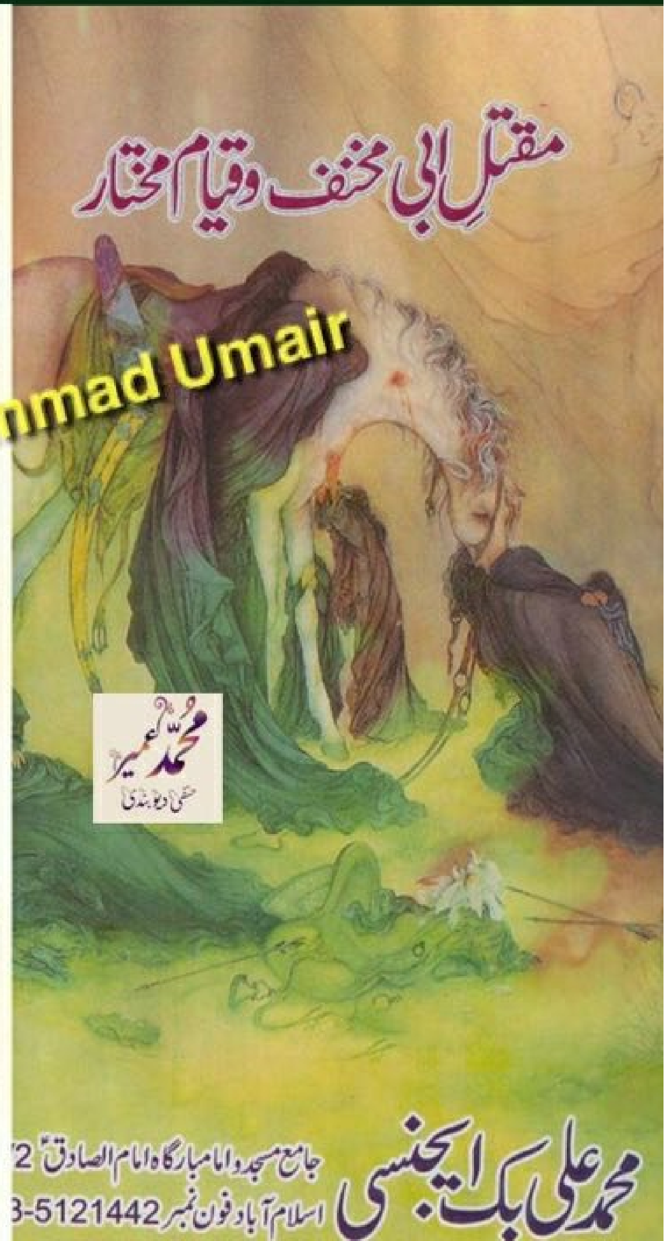

# کوفی شیعوں کی بے وفائی کے بعد مسلم بن عقیل کی آخری وصیت امام حسینؓ کو کوفہ آنے سے روکنا

امام حسینؓ کی طرف خط لکھ دو کہ وہ اس طرف نہ آئیں کیونکہ میں انہیں لکھ چکا ہوں کہ کوفہ کے لوگ حضرت کے ساتھ ہیں لہٰذا میرا خیال ہے کہ اس طرح سے حضرت کوفہ کی طرف آ رہے ہوں گے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 374



قرابت اور رشتہ داری ہے جس میں حاجت رکھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میری وصیت کو قبول کرے۔ وہ شخص ابن زیاد کو خوش کرنے کے لیے آپ کی بات سننے کے لیے تیار نہ ہوا۔ عبید اللہ نے کہا اسے یہ وصیت ہے کیونکہ یہ تیرا رشتہ دار ہے۔ عمر مسلم تیرا رشتہ دار ہے۔ کیوں اس کی وصیت قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ بس جو کچھ وہ کہتا ہے جب عمر نے ابن زیاد سے اجازت چاہی تو مسلم کا ہاتھ پکڑ کر قصر کے ایک طرف لے گیا جناب مسلم نے فرمایا میری وصیتیں یہ ہیں:

۱۔ یہ کہ میں اس شہر میں سات سو درہم کا مقروض ہوں۔ میری زرہ اور تلوار بیچ کر میرا قرض ادا کرو۔
۲۔ یہ کہ جب مجھے قتل کریں میری لاش ابن زیاد سے اجازت لے کر دفن کر دینا۔
۳۔ یہ کہ امام حسین علیہ السلام کی طرف خط لکھ دو کہ وہ اس طرف نہ آئیں۔ چونکہ میں انہیں لکھ چکا ہوں کہ کوفہ کے لوگ حضرت کے ساتھ ہیں لہٰذا میرا خیال ہے کہ اس وجہ سے حضرت کوفہ کی طرف آ رہے ہوں گے۔

پس عمر بن سعد لعین نے مسلم کی تمام وصیتیں ابن زیاد کو بتا دیں۔ عبید اللہ نے کچھ گفتگو کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اسے عمر تو نے خیانت کی ہے جبکہ مسلم کا راز میرے سامنے فاش کر دیا ہے۔ باقی رہا اس کی وصیتوں کا جواب تو وہ یہ ہے کہ ہمیں اس کے مال سے کوئی سروکار نہیں جو کچھ اس نے کہا ہے ویسا کرو اور جب ہم نے اسے قتل کر دیا تو اس کے بدن کے دفن کرنے میں ہمیں کوئی مضائقہ نہیں اور دوسری طرح کی روایت کے مطابق ابن زیاد نے کہا کہ مسلم کی لاش کے متعلق ہم تیری سفارش قبول نہیں کریں گے چونکہ میں اسے دفن ہونے کا مستحق نہیں سمجھتا اس لیے کہ اس نے میرے خلاف سرکشی کی ہے اور مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ رہے حسین تو اگر انہوں نے ہمارا قصد و ارادہ نہ کیا تو ہم بھی ان کا قصد نہیں کریں گے [illegible]

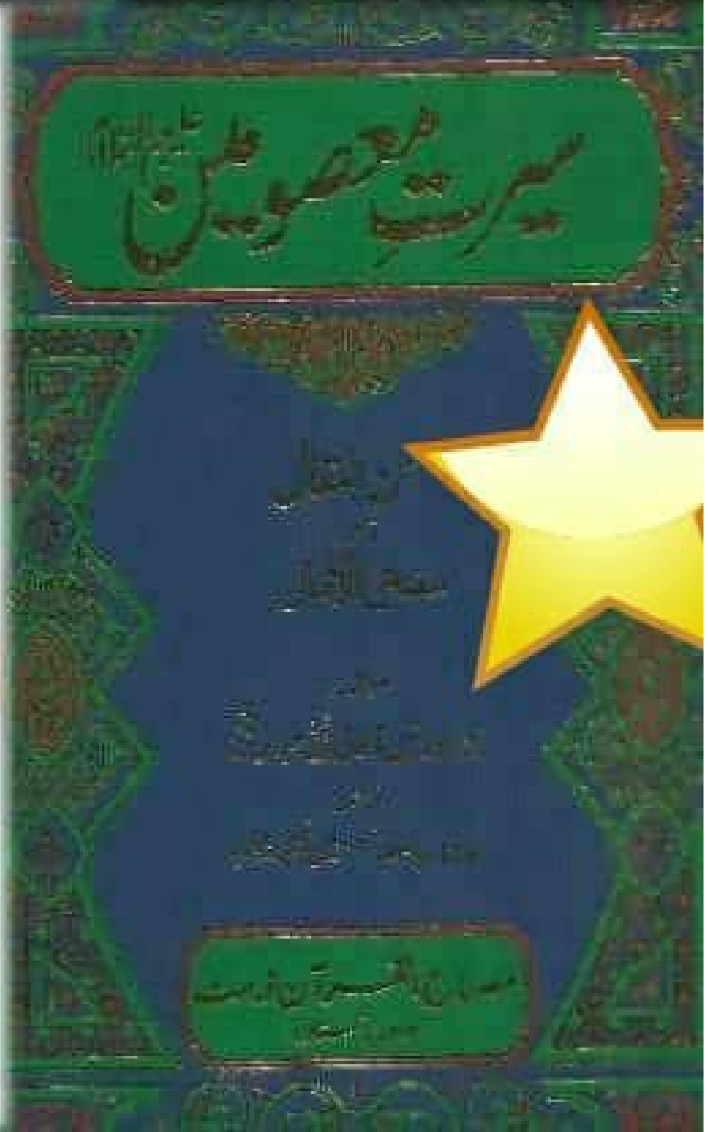

## شیخ عباس قمی اپنی کتاب سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 264 تا 265 پر لکھتا ہے

**شیخ مفید اور دوسرے اعلام نے کہا جناب مسلم کے ہاتھ پر اہل کوفہ میں سے اٹھارہ ہزار افراد شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور اس وقت جناب مسلم نے حضرت کی طرف خط لکھا کہ اب اٹھارہ ہزار افراد آپ کی بیعت کر چکے ہیں اگر اس طرف آپ آئیں تو مناسب ہوگا**

کروں گا اور ہمیشہ آپ کی مدد و نصرت میں تیغ زنی کروں گا یہاں تک کہ خدا سے ملاقات کروں اور اپنی اجرت صرف خدا سے چاہتا ہوں پھر حبیب بن مظاہر کھڑے ہوئے اور کہا کہ خدا آپ پر رحم کرے اے عابس یقیناً جو آپ کے دل میں تھا مختصراً اس کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد حبیب کہنے لگے خدا کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی خدا و معبود برحق نہیں ہے میں بھی عابس کی طرح اسی جیسا عزم و ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر حنفی (ظاہراً سعید بن عبداللہ حنفی مراد ہیں) کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسی ہی گفتگو کی شیخ مفید اور

ted by Ziaraat.Com



دوسرے اعلام نے کہا کہ جناب مسلم کے ہاتھ پر اہل کوفہ میں سے اٹھارہ ہزار افراد شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور اس وقت جناب مسلم نے حضرت کی طرف خط لکھا کہ اب اٹھارہ ہزار افراد آپ کی بیعت کر چکے ہیں اگر اس طرف آپ آئیں تو مناسب ہے۔ جب خبر مسلم اور اہل کوفہ کا ان کی بیعت کرنا کوفہ میں منتشر ہوا تو نعمان بن بشیر نے جو معاویہ اور یزید کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا لوگوں کو ڈرایا دھمکایا کہ جناب مسلم سے دستبردار ہو جاؤ اور ان کے پاس آنا جانا چھوڑ دو۔ لیکن لوگوں نے اس کے کلام کی پرواہ نہ کی اور اطاعت کے کان سے اسے نہ سنا تو عبداللہ بن مسلم بن ربیعہ نے (جو بنی امیہ کا ہوا خواہ تھا) جب نعمان کی

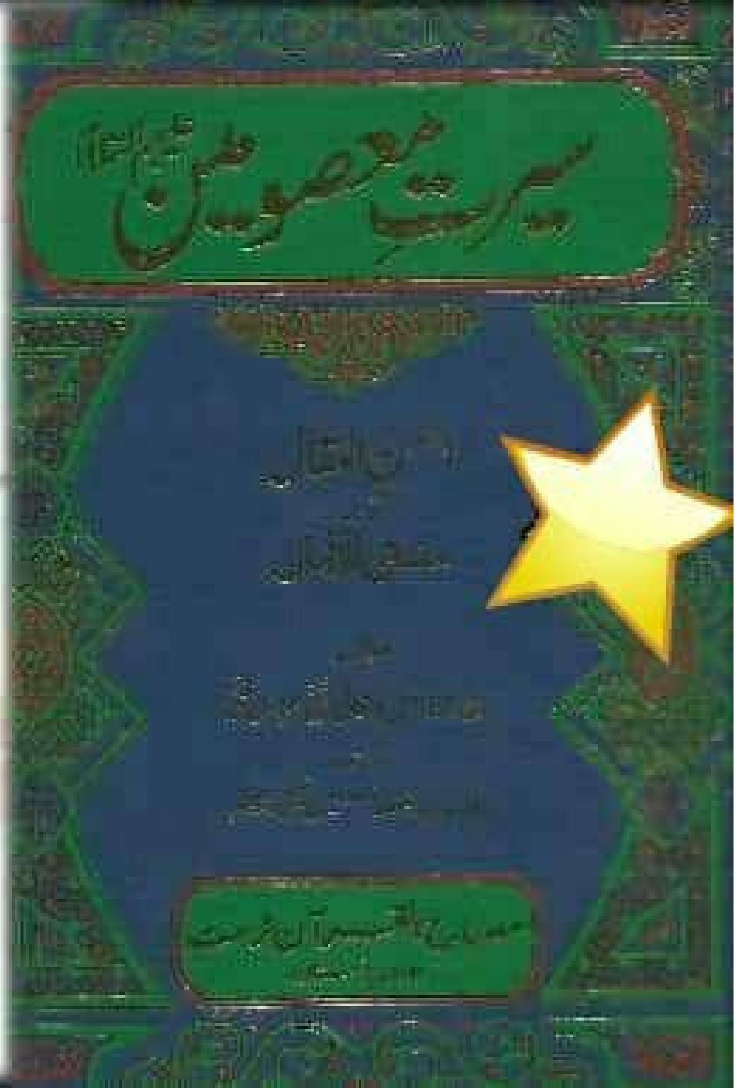

# کوفی شیعوں کا منافقت سے بھرپور امام حسینؓ کو لکھا گیا خط

## پھر شیث بن ربعی حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم عروہ بن قیس عمرو بن حجاج زبیدی محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا

اما بعد صحراء سر سبز ہیں میوے پکے ہوئے ہیں اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں والسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

[illegible]

بعد سعید کوفے نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خدمت میں ..... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہوا خواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت و ملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے ..... والسلام

پھر شیث بن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تمیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد صحرا و سرسبز ہیں، میوے پکے ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ والسلام

اس کے بعد پے در پے خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خطوط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے پاس پہنچے اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

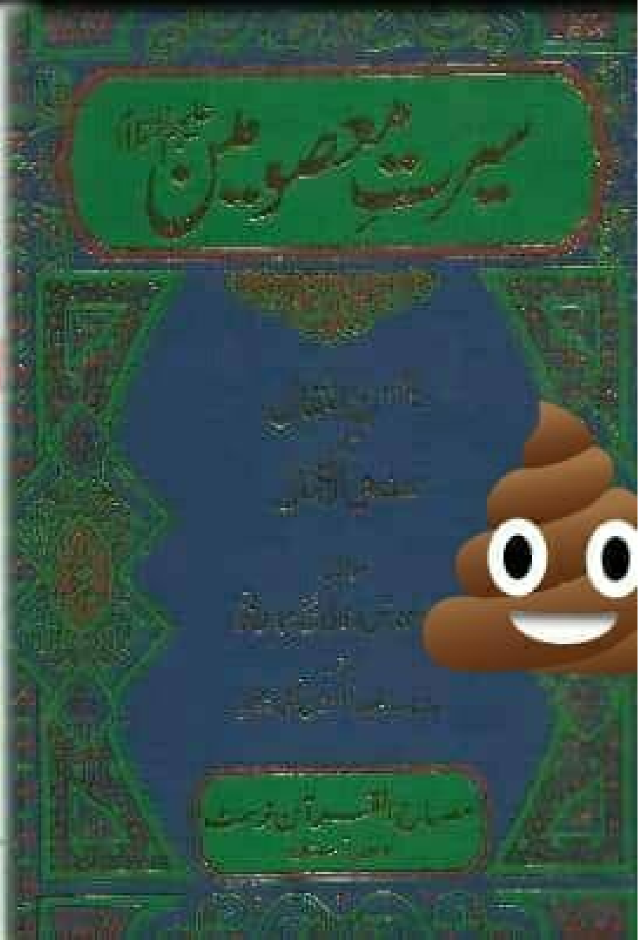

# یزید کہتا ہے اگر تم حسینؓ کو قتل نا کرتے تو میں زیادہ خوش ہوتا

یزید نے تھوڑی دیر سر نیچے کی طرف جھکائے رکھا اور خاموش رہا پھر سر اٹھا کر کہنے لگا اگر تم حسینؓ کو قتل نہ کرتے تو میں تم پر زیادہ خوش ہوتا اور اگر میں حاضر ہوتا تو حسین کو معاف کر دیتا اور انہیں ہلاکت و فنا کی پیش نہ کرتا! بعض کہتے ہیں جب اس نے یزید کے سامنے یہ واقعہ پیش کیا تو وہ ملعون بہت وحشت زدہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ ابن زیادہ نے میری عداوت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو یا ہے اور اس نے زحر کو کوئی انعام نہ دیا اسے اپنے دربار سے نکال دیا

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 497

…ded by Ziaraat.Com



پس خدا کی قسم اے امیر المومنین تھوڑے سے وقت میں … ہے ان سب کو ہم نے تہ تیغ کر دیا اور ان سب کو اول سے لے کر آخر تک مقتول و مذبوح کیا۔ اب ان کے لاشے بیابان میں عریاں پڑے ہیں ان کے بدن خون آلود اور چہرے خاک پر رکھے ہوئے ہیں اور سورج کی دھوپ ان پر پڑ رہی ہے اور ہوا خاک ڈال رہی ہے … جب اس ملعون نے یہ کلام ختم کیا تو یزید نے تھوڑی دیر سر نیچے کی طرف جھکائے رکھا اور خاموش رہا پھر سر اٹھا کر کہنے لگا اگر تم حسین کو قتل نہ کرتے تو میں تم پر زیادہ خوش ہوتا اور اگر میں حاضر ہوتا تو حسین کو معاف کر دیتا اور انہیں ہلاکت و فنا کے پیش نہ کرتا۔ بعض کہتے ہیں کہ جب اس نے یزید کے سامنے یہ واقعہ پیش کیا تو وہ ملعون بہت وحشت زدہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ ابن زیادہ نے میری عداوت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو یا ہے۔ اور اس نے زحر کو کوئی انعام نہ دیا اور اسے اپنے دربار سے نکال دیا اور یہ سید الشہداء کا معجزہ تھا۔ کیونکہ حضرت نے راستہ میں زہیر بن قین سے …

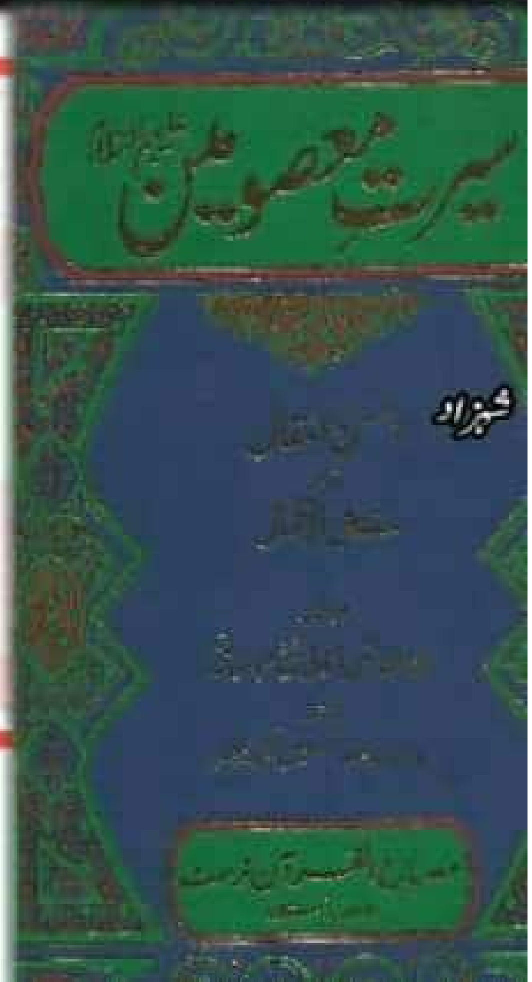

# کوفی شیعوں کا امام حسینؓ کو لکھا گیا خط

صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا

یہ خط ہے حسین بن علیؓ کی خلاف میں ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد! بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت ملکیت کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگ تک پہنچایئے والسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفے سے نکال دیں گے تا کہ وہ اہل شام سے جا ملے۔ والسلام

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زبدہ اہل بیت عصمت وجلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچا ئیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔ دوبارہ دو دن کے بعد صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں...... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت وملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے...... والسلام

پھر شبث بن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تمیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد

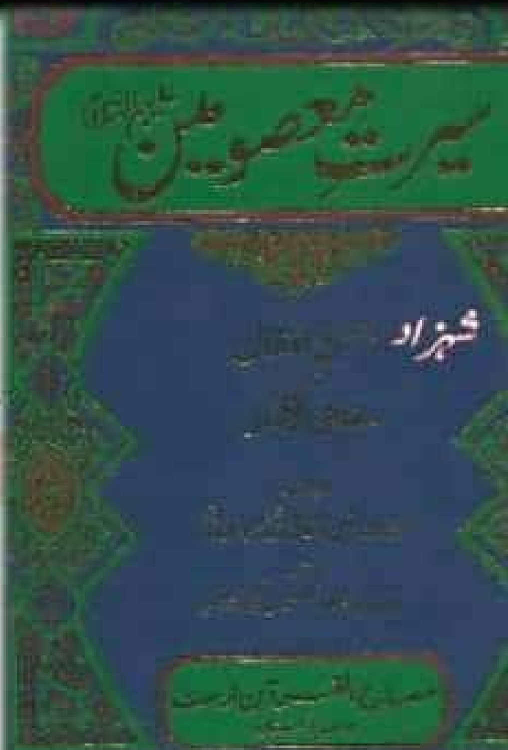

# کوفی شیعوں کا امام حسینؓ کو لکھا گیا خط

صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبعیی اور سعید بن عبداللہ خفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا

یہ خط ہے حسین بن علیؓ کی خلاف میں ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد! بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت ملکیت کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگ تک پہنچایئے والسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفے سے نکال دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا ملے۔ والسلام

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت وجلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچا گیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔ دوبارہ دو دن کے بعد صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں...... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت وملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے...... والسلام

پھر شبث بن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد

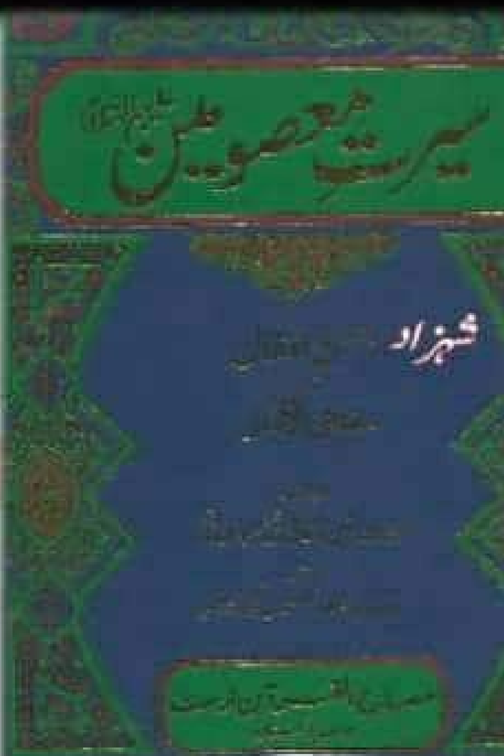

# امام حسینؓ کے پاس کوفی شیعوں کے خطوط کی تعداد بارہ ہزار تک جا پہنچی

اور پے در پے یہ **خطوط** حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ
ایک دن تو **چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے** آپ کے ہاں پہنچے
اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں
تک کے آپ کے پاس **بارہ ہزار خطوط** جمع ہوگے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی طرف میں ..... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہوا خواہوں کے پاس پہنچائیے کیونکہ اس ولایت و ملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگرداں لوگوں تک پہنچائیے ..... والسلام

پھر شبث بن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن الحجاج زبیدی، محمد بن عمیر تمیمی نے اس مضمون کا خط لکھا اما بعد صحرا اور سبزہ زار ہیں، میوے پکے ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آ جائیے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ والسلام

اور پے در پے یہ خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے ہاں پہنچے اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

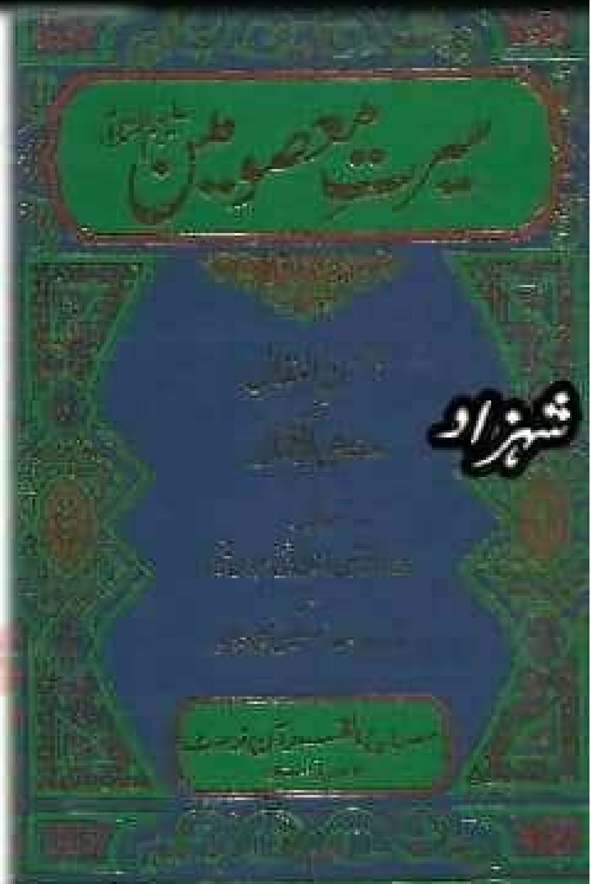

شیخ عباس قمی اپنی کتاب سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 264 تا 265 پر لکھتا ہے

شیخ مفید اور دوسرے اعلام نے کہا جناب مسلم کے ہاتھ پر اہل کوفہ میں سے **اٹھارہ ہزار** افراد شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور اس وقت جناب مسلم نے حضرت کی طرف خط لکھا کہ اب **اٹھارہ ہزار** افراد آپ کی بیعت کر چکے ہیں اگر اس طرف آپ آئیں تو مناسب ہو گا

کروں گا اور ہمیشہ آپ کی مدد و نصرت میں تیغ زنی کروں گا یہاں تک کہ خدا سے ملاقات کروں اور اپنی اجرت صرف خدا سے چاہتا ہوں۔ پھر حبیب بن مظاہر کھڑے ہوئے اور کہا کہ خدا آپ پر رحم کرے اے عابس جو کچھ آپ کے دل میں تھا مختصر اس کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد حبیب کہنے لگے خدا کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی خدا برحق نہیں ہے میں بھی عابس کی طرح اسی جیسا عزم و ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر حنفی (ظاہراً سعید بن عبداللہ حنفی مراد ہیں) کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسی ہی گفتگو کی شیخ مفید اور

ted by Ziaraat.Com



دوسرے اعلام نے کہا کہ جناب مسلم کے ہاتھ پر اہل کوفہ میں سے اٹھارہ ہزار افراد شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور اس وقت جناب مسلم نے حضرت کی طرف خط لکھا کہ اب اٹھارہ ہزار افراد آپ کی بیعت کر چکے ہیں اگر اس طرف آپ آئیں تو مناسب ہے۔ جب خبر مسلم اور اہل کوفہ کا ان کی بیعت کرنا کوفہ میں منتشر ہوا تو نعمان بن بشیر نے جو معاویہ اور یزید کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا لوگوں کو ڈرایا دھمکایا کہ جناب مسلم سے دستبردار ہو جاؤ اور ان کے پاس آنا جانا چھوڑ دو۔ لیکن لوگوں نے اس کے کلام کی پرواہ نہ کی اور اطاعت کے کان سے اسے نہ سنا تو عبداللہ بن مسلم بن ربیعہ نے (جو بنی امیہ کا ہوا خواہ تھا) جب نعمان کی

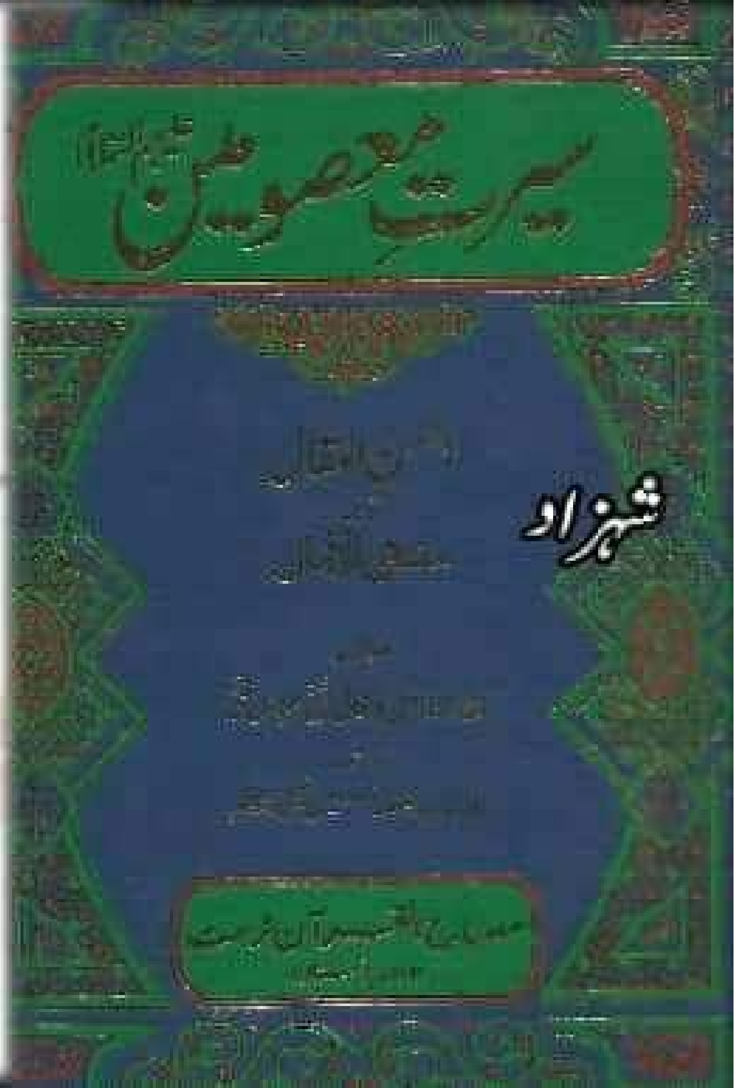

## کوفی شیعوں کی طرح سے امام حسینؓ کو خطوط بھیجنے کا سلسلہ

پس وہ **خط** عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت و جلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ **خط** بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں پس یہ دونوں بڑی تیزی سے رستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور **اہل کوفہ کا یہ خط** اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا **اہل کوفہ** نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے **خطوط** دے کر کہ تقریبا جن کی تعداد **ایک سو پچاس** تھی روانہ کیا جن میں ہر ایک **خط کوفہ** کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359



[illegible]

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت وجلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔ [illegible]

[illegible] سعید بن عبداللہ کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

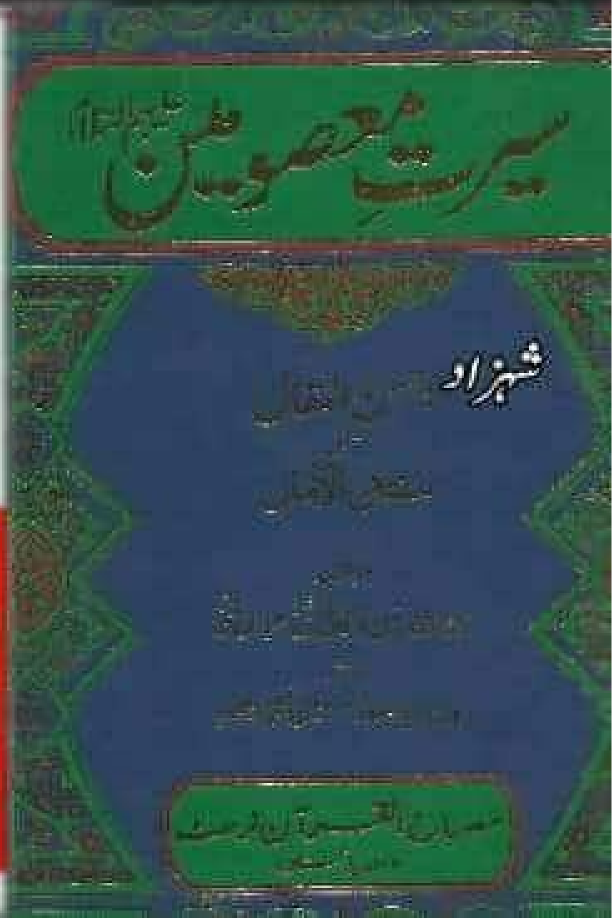

# بیعت کرنے والے کوفی شیعوں کی تعداد پچیس ہزار تک جا پہنچی

اور سابقہ روایت کے مطابق جب مسلم ہانی کے گھر میں گئے تو شیعہ پوشیدہ طور پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کی بیعت کرتے اور جس سے بیعت لیتے اسے قسم دیتے کہ وہ راز فاش نا کرے اور یہ معاملہ یونہی رہا یہاں تک کہ ابن شہرآشوب کی روایت کے مطابق پچیس ہزار افراد نے آپ کی بیعت کر لی

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 366



چھپ گئے اور طبری و ابوالفرج کی روایت کے مطابق جب مسلم ہانی کے دروازہ پر پہنچے تو اس کو پیغام بھیجا کہ باہر آؤ۔ مجھے تم سے کام ہے جب ہانی باہر آیا تو جناب مسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس آیا ہوں تا کہ مجھے پناہ دو اور اپنا مہمان بناؤ۔ ہانی نے انہیں جواب دیا مجھے ایک سخت چیز کا مکلف قرار دے رہے ہیں اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ آپ میرے گھر پر آئے ہیں اور مجھ پر اعتماد کیا ہے تو میں پسند کرتا کہ آپ میرے پاس سے واپس چلے جائیں لیکن اب میری غیرت اجازت نہیں دیتی کہ آپ کو چھوڑ دوں اور اپنے گھر سے نکال دوں۔ اندر تشریف لائیں پس جناب مسلم ہانی کے گھر میں داخل ہوئے اور سابقہ روایت کے مطابق جب مسلم ہانی کے گھر میں گئے تو شیعہ پوشیدہ طور پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کی بیعت کرتے اور جس سے بیعت لیتے اسے قسم دیتے کہ وہ راز فاش نہ کرے اور یہ معاملہ یونہی رہا یہاں تک کہ ابن شہرآشوب کی روایت کے مطابق پچیس ہزار افراد نے آپ کی بیعت کر لی اور ابن زیاد کو معلوم نہیں تھا کہ مسلم کہاں ہیں۔ لہٰذا اس نے جاسوس مقرر کیے ہوئے تھے کہ وہ مسلم کے حالات کو معلوم کریں۔ یہاں تک کہ تدبیر اور حیلوں سے وہ اپنے غلام معقل کی وساطت سے مطلع ہوا کہ آنجناب ہانی کے گھر میں ہیں اور معقل ہر روز مسلم کی خدمت میں جاتا اور شیعوں کے تمام حالات سے مطلع ہوتا اور ابن زیاد کو خبردار کرتا اور۔

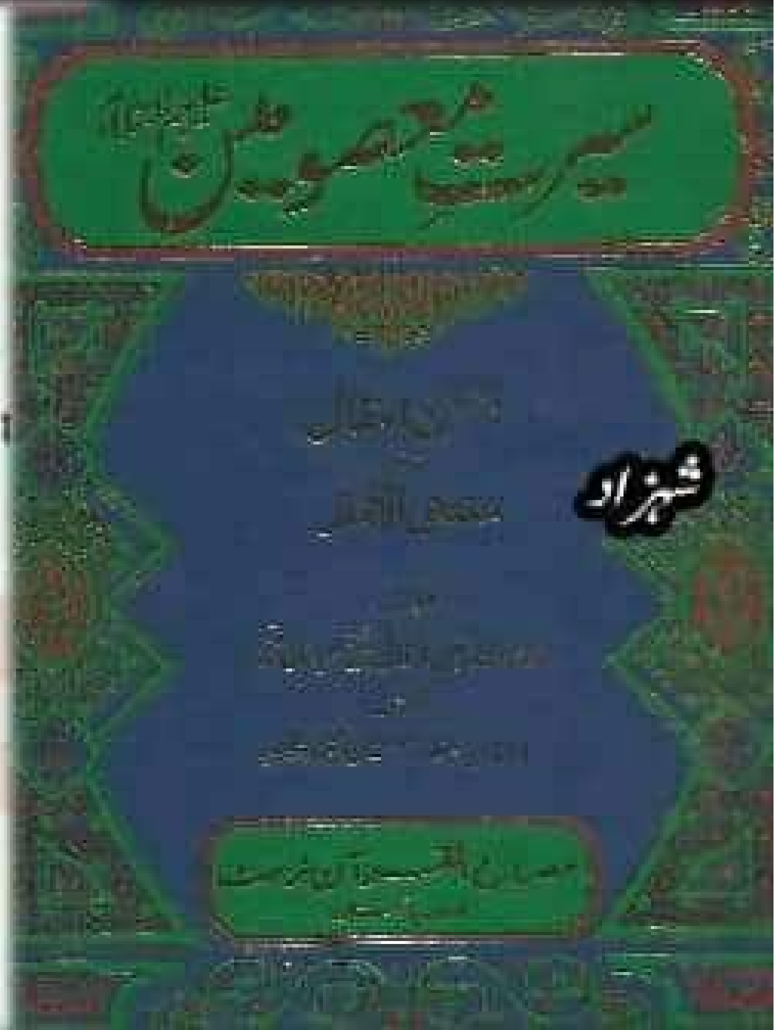

# پچیس ہزار بیعت کرنے والے کوفی شیعوں کا منتشر ہونا

ابو مخنف نے یونس بن اسحاق سے اور اس نے عباس جدلی سے روایت کی ہے کہ ہم **چار ہزار** افراد مسلم بن عقیل کے ساتھ تھے جنہوں نے ابن زیادہ کو دفع کرنے کے لیے خروج کیا تھا ابھی قصرالامراء تک نا پہنچے تھے کہ **تین سو** باقی رہ گئے یعنی اس طرح لوگ مسلم کی طرف سے متفرق ہوگے خلاصہ یہ کے کوفہ کے لوگ مسلم سے الگ ہوتے گئے اور معاملہ یہاں تک پہنچا کہ عورتیں آتی اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں کا ہاتھ پکڑ کر انہیں گھر لیے جاتیں اور مرد اپنے بیٹوں سے کہتے کہ اپنا سر سالم لے جائو اور اپنا کام کرو کیونکہ کل جب شام سے لشکر آئے گیا تو ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے پس پے درپے لوگ مسلم کے پاس سے پراگندہ ہو گئے اور جب نماز کے وقت آیا اور مسلم نے مغرب کی نماز مسجد میں پڑھائی تو اس انبوہ کثیر میں سے صرف **تیس** آدمی باقی رہئے گے تھے مسلم نے جب اہل کوفہ کی اس طرح بے وفائی دیکھی تو چاہ کہ مسجد سے باہر نکلیں ابھی وہ باب کندہ تک نہیں پہنچے تھے کہ آپ کی رفاقت میں **دس** افراد سے زیادہ باقی نہ رہے اور جب باب کندہ سے قدم باہر رکھا تو **کوئی** بھی آپ کے ساتھ نہ رہا اور وہ **تنہا** رہئے گے پس اس غریب مظلوم نے دیکھا تو **ایک** شخص بھی نظر نہ آیا جو انہیں کسی جگہ کا راستہ بتائے یا انہیں اپنے گھر لیے جائے یا اگر دشمن ان حملہ کرے تو وہ ان کی اعانت کرے

**سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 369**

### بے وفا کوفیوں کا مسلمؑ بن عقیل کے پاس سے متفرق ہونا:

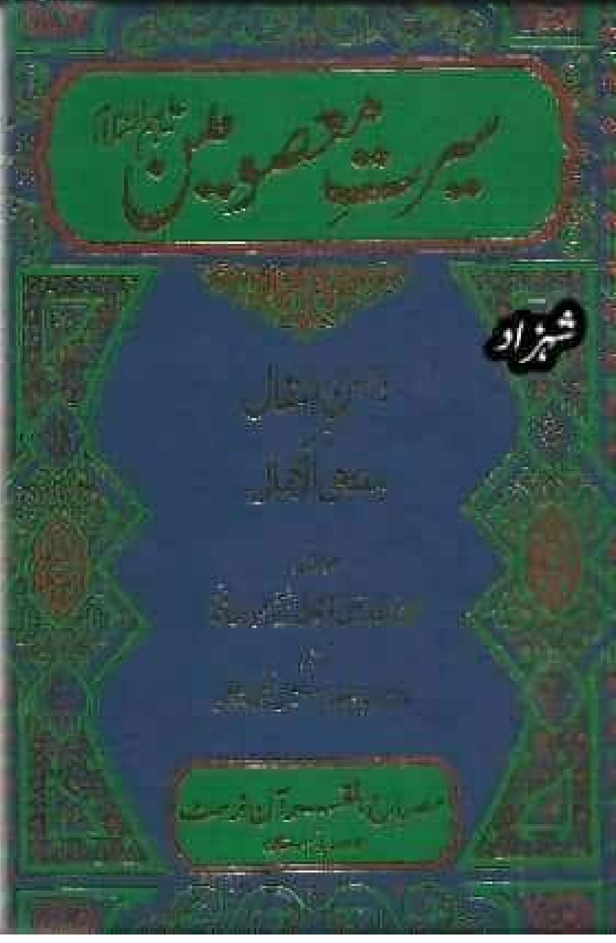

# بارہ ہزار خطوط موصول ہونے کے بعد امام حسینؓ کا کوفی شیعوں کو پہلا خط

**جب کے رسل و رسائل ( قاصد و خطوط) حد سے زیادہ آئے یہاں تک کہ بارہ ہزار خطوط آپ کے پاس جمع ہوگے تو مجبوراً آپ نے اس مضمون کا خط ان کے جواب میں تحریر کیا**

اما بعد! معلوم ہونا چاہئے کہ سعید و ہانی آخری شخص ہیں جو تمہارے بھیجے ہوئے افراد میں سے پہنچے اور تمہارے خطوط پہنچائے بعد اس کے کہ بہت سے قاصد اور بے شمار خطوط تمہاری طرف سے مجھے مل چکے ہیں اور ان سب کے مضامین سے مطلع ہوا ہوں جن سب کا خلاصہ یہ تھا کہ ہمارا کوئی **امام پیشوا** نہیں آپ جلدی ہماری طرف آئیں کہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے ہمیں حق و ہدایات پر مجتمع کرے کر دے یہ لو میں تمہاری طرف اپنا بھائی اپنے چچا کا بیٹا اور اپنے اہل بیعت میں سے قابل و ثوق **مسلم بن عقیل** کو بھیج رہا ہوں پس اگر اس نے مجھے لکھا کہ تمہارے عقلاء دانا اور اشرف کی رائے چیز پر متفق و مجتمع ہے جو ان خطوط میں لکھی ہوئی ہے تو میں بہت جلد تمہاری طرف آجائوں گا

سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 360



## تیسری فصل

### حضرت کا سید جلیل مسلم بن عقیل کو کوفہ کی طرف بھیجنے اور ایک دوسرے قاصد کے ہاتھ اشراف بصرہ کو خط لکھنے کا بیان

جب یہ قاصد اہل کوفہ کے رسل و رسائل (قاصد و خطوط) حد سے زیادہ آئے یہاں تک کہ بارہ ہزار خطوط آپ کے پاس جمع ہو گئے تو مجبوراً آپ نے اس مضمون کا خط ان کے جواب میں تحریر کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط ہے حسین بن علیؑ کی طرف سے گروہ مسلمین یا مومنین کی طرف۔

اما بعد معلوم ہونا چاہیے کہ سعید و ہانی آخری شخص ہے جو تمہارے بھیجے ہوئے افراد میں سے پہنچے اور تمہارے خطوط پہنچائے [illegible]

پس مجھے اپنی جان کی قسم ہے کہ امام نہیں ہو سکتا مگر وہ شخص جو لوگوں کے درمیان کتاب خدا کے مطابق حکم کرے [illegible] لوگوں کے دین حق میں مستقیم رکھے۔

والسلام۔

پھر آپ نے مسلم بن عقیل اپنے چچازاد بھائی کو بلایا [illegible]

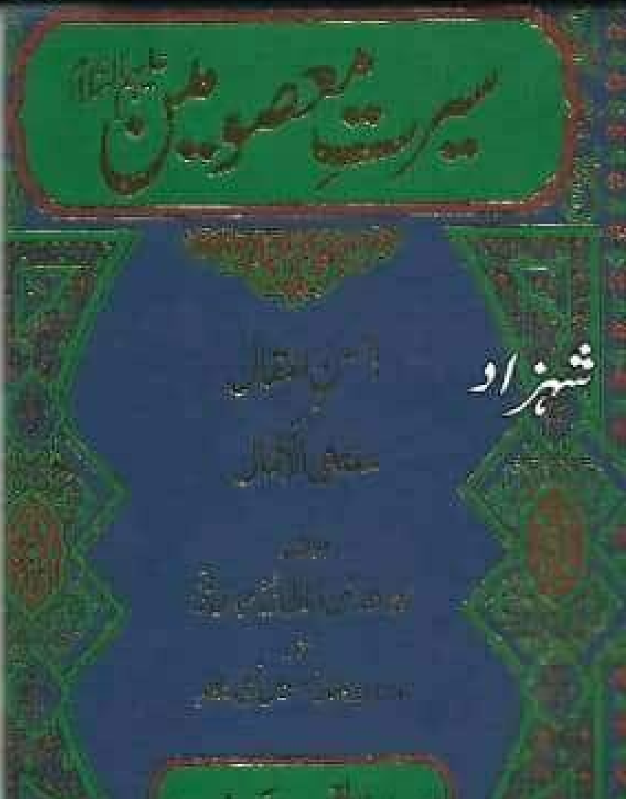

# کوفی شیعوں کا منافقت سے بھرپور امام حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا خط

## پھر شیث بن ربیع حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم عروہ بن قیس عمرو بن حجاج زبیدی محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا

اما بعد صحراہ سر سبز ہیں میوے پکے ہوئے ہیں اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں والسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

بعد مسعود کوفے نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی طرف ..... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہوا خواہوں کے پاس پہنچائیے کیونکہ اس ولایت و ملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں الرجل جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے ..... والسلام

پھر شیث بن ربعی حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا اما بعد صحرا سر سبز ہیں میوے پکے ہوئے ہیں اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں والسلام

غرضیکہ یہ خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے پاس پہنچے اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

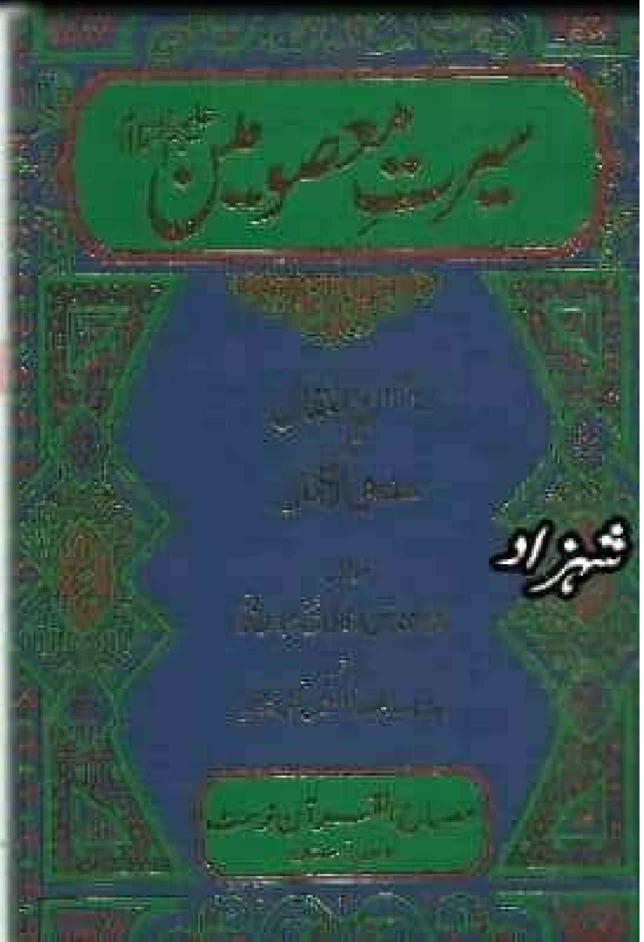

# الكافي

للشيخ
محمد بن يعقوب الكليني

فروع الكافي
الجزء السابع
روضة الكافي الجزء الثامن

منشورات الفجر

عَلَى أَوْلَادِنَا، وَلَا يَضْرِبَ مَعَنَا بِسَهْمٍ، قَالَ فَفَعَلُوا، وَخَطَّ وَجْهَهُ بِالْحَدِيدَةِ، وَكَتَبَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَذَلِكَ الْكِتَابُ عِنْدَنَا، فَقُلْتُ لَهُمْ: إِنْ أَمْسَكْتُمْ وَإِلَّا أَخْرَجْتُ الْكِتَابَ، فَفِيهِ فَضِيحَتُكُمْ فَأَمْسَكُوا.

وَتُوُفِّيَ مَوْلًى لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لَمْ يُخَلِّفْ وَارِثاً، فَخَاصَمَ فِيهِ وُلْدُ الْعَبَّاسِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، وَكَانَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَدْ حَجَّ فِي تِلْكَ السَّنَةِ، فَجَلَسَ لَهُمْ، فَقَالَ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَلَاءُ لَنَا، وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: بَلِ الْوَلَاءُ لِي، فَقَالَ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّ أَبَاكَ قَاتَلَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ أَبِي قَاتَلَ مُعَاوِيَةَ فَقَدْ كَانَ حَظُّ أَبِيكَ فِيهِ الْأَوْفَرَ، ثُمَّ فَرَّ بِخِيَانَتِهِ وَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُطَوِّقَنَّكَ غَداً طَوْقَ الْحَمَامَةِ، فَقَالَ لَهُ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ: كَلَامُكَ هَذَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ بَعْرَةٍ فِي وَادِي الْأَزْرَقِ، فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ وَادٍ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَبِيكَ فِيهِ حَقٌّ، قَالَ: فَقَالَ هِشَامٌ: إِذَا كَانَ غَداً جَلَسْتُ لَكُمْ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ، خَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمَعَهُ كِتَابٌ فِي كِرْبَاسَةٍ، وَجَلَسَ لَهُمْ هِشَامٌ، فَوَضَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْكِتَابَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا أَنْ قَرَأَهُ قَالَ: ادْعُوا لِي جَنْدَلَ الْخُزَاعِيَّ وَعُكَّاشَةَ الضَّمْرِيَّ وَكَانَا شَيْخَيْنِ قَدْ أَدْرَكَا الْجَاهِلِيَّةَ، فَرَمَى بِالْكِتَابِ إِلَيْهِمَا فَقَالَ: تَعْرِفَانِ هَذِهِ الْخُطُوطَ؟ قَالَا: نَعَمْ، هَذَا خَطُّ الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَهَذَا خَطُّ فُلَانٍ وَفُلَانٍ لِفُلَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهَذَا خَطُّ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ، فَقَالَ هِشَامٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، أَرَى خُطُوطَ أَجْدَادِي عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدْ قَضَيْتُ بِالْوَلَاءِ لَكَ، قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ.

إِنْ عَادَتِ الْعَقْرَبُ عُدْنَا لَهَا وَكَانَتِ النَّعْلُ لَهَا حَاضِرَهْ

قَالَ فَقُلْتُ: مَا هَذَا الْكِتَابُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: فَإِنَّ نُتَيْلَةَ كَانَتْ أَمَةً لِأُمِّ الزُّبَيْرِ وَلِأَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ، فَأَخَذَهَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَأَوْلَدَهَا فُلَاناً فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ: هَذِهِ الْجَارِيَةُ وَرِثْنَاهَا مِنْ أُمِّنَا وَابْنُكَ هَذَا عَبْدٌ لَنَا فَتَحَمَّلَ عَلَيْهِ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَقَالَ: قَدْ أَجَبْتُكَ عَلَى خَلَّةٍ، عَلَى أَنْ لَا يَتَصَدَّرَ ابْنُكَ هَذَا فِي مَجْلِسٍ، وَلَا يَضْرِبَ مَعَنَا بِسَهْمٍ، فَكَتَبَ عَلَيْهِ كِتَاباً وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ، فَهُوَ هَذَا الْكِتَابُ.

٣٧٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ بِجَادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩١﴾﴾ [الواقعة: ٩٠-٩١] فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام: «هُمْ شِيعَتُكَ فَسَلِمَ وُلْدُكَ مِنْهُمْ أَنْ يَقْتُلُوهُمْ».

٣٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كُنْتُ أُبَايِعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْبَسْطِ وَالْكُرْهِ، إِلَى أَنْ كَثُرَ الْإِسْلَامُ وَكَثُفَ، قَالَ: وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ عليه السلام أَنْ يَمْنَعُوا مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ مِمَّا يَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ، فَأَخَذْتُهَا عَلَيْهِمْ، نَجَا مَنْ نَجَا وَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ.

٣٧٥ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْيَمَنِ وَادِياً يُقَالُ لَهُ: وَادِي بَرَهُوتَ، وَلَا يُجَاوِزُ ذَلِكَ الْوَادِيَ إِلَّا الْحَيَّاتُ

# محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

# اے علی ! تیری اولاد کو تیرے شیعہ قتل کرینگے



Fatwa # 39

Prophet Muhammad saw said
Oh Ali ! " Shia Will Kill Your Progeny "

Research & Ref
(Rozatul--Kafi Vol # 8 140 )

بِالْوَلاءِ لَكَ، قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ.

إِذْ عَادَتِ الْعَقْرَبُ عُدْنَا لَهَا وَكَانَتِ النَّعْلُ لَهَا حَاضِرَةْ

قَالَ فَقُلْتُ: مَا هَذَا الْكِتَابُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: فَإِنَّ نُتَيْلَةَ كَانَتْ أَمَةً لِأُمِّ الزُّبَيْرِ وَلِأَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللهِ، فَأَخَذَهَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَأَوْلَدَهَا فُلَاناً فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ: هَذِهِ الْجَارِيَةُ وَرِثْنَاهَا مِنْ أُمِّنَا وَابْنُكَ هَذَا عَبْدٌ لَنَا فَتَحَمَّلَ عَلَيْهِ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَقَالَ: قَدْ أَجَبْتُكَ عَلَى خَلَّةٍ، عَلَى أَنْ لَا يَتَصَدَّرَ ابْنُكَ هَذَا فِي مَجْلِسٍ، وَلَا يَضْرِبَ مَعَنَا بِسَهْمٍ، فَكَتَبَ عَلَيْهِ كِتَاباً وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ، فَهُوَ هَذَا الْكِتَابُ.

٣٧٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ بِجَادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (٩٠) فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (٩١)﴾ [الواقعة: ٩٠-٩١] فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ؑ: هُمْ شِيعَتُكَ فَسَلِمَ وَلَدُكَ مِنْهُمْ أَنْ يَقْتُلُوهُمْ.

٣٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ كُنْتُ أُبَايِعُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْبَسْطِ وَالْكُرْهِ، إِلَى أَنْ كَثُرَ الْإِسْلَامُ وَكَثُفَ، قَالَ: وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ ؑ أَنْ يَمْنَعُوا مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ مِمَّا يَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ،

دفاعِ اہلسنت
رد رافضیت
sunnilibrary.com

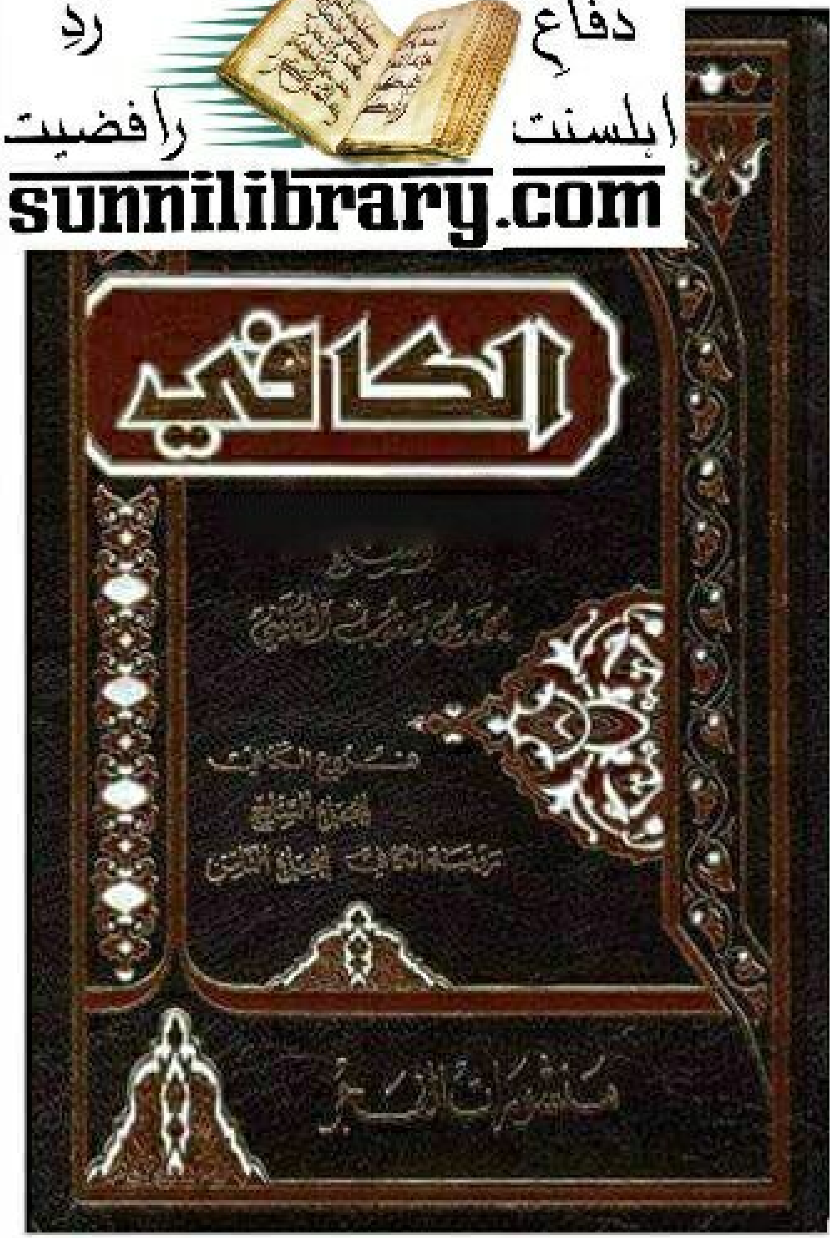

الفيض الكاشاني

# كتاب الصافي في تفسير القرآن

٧

دار الكتب الإسلامية

وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾

وَرَيْحَانٌ» يعني في قبره، «وَجَنَّتُ نَعِيمٍ» يعني في الآخرة[1].

﴿وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ * فَسَلَٰمٌ لَّكَ﴾: يا صاحب اليمين.

﴿مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ﴾: أي من إخوانك يسلّمون عليك، كذا قيل[2].

والقمّي: يعني من كان من أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام فسلام لك يا محمّد من أصحاب اليمين أن لا يعذّبوا[3].

في الكافي: عن الصادق عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام: يا علي هم شيعتك فسلم ولدك منهم أن يقتلوهم[4].

﴿وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ﴾: يعني أصحاب الشمال، وإنّما وصفهم بأفعالهم زجراً عنها وإشعاراً بما أوجب لهم ما أوعدهم به.

وفي الكافي: عن الباقر عليه السلام في حديث فهؤلاء مشركون[5].

والقمّي: أعداء آل محمّد صلوات الله عليهم[6].

﴿فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ * وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ﴾: في الأمالي[7]، والقمّي: عن الصادق عليه السلام «فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ» يعني في قبره، «وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ»: يعني في الآخرة[8].

---

١ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٣٥٠، س ١٠.

٢ ـ قاله البيضاوي في تفسيره أنوار التنزيل: ج ٢، ص ٤٥١، س ٥.

٣ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٣٥٠، س ٥.

٤ ـ الكافي: ج ٨، ص ٢٦٠، ح ٣٧٣.

٥ ـ الكافي: ج ٢، ص ٣٠، س ٢٠، ح ١، باب ١.

٦ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٣٥٠، س ٨.

٧ ـ الأمالي للشيخ الصدوق: ص ٢٣٩، ذيل حديث ١٢، المجلس الثامن والأربعون.

٨ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٣٥٠، س ١٢.

# تفسير نور الثقلين

تأليف

المحدث الجليل العلامة الخبير
الشيخ عبد علي بن جمعة العروسي الحويزي
«قدس سره»

تحقيق

السيد علي عاشور

مؤسسة التاريخ العربي

أباعبدالله عليه السلام يقول: «فاما ان كان من المقربين فروح وريحان » في قبره «وجنة نعيم» في الآخرة.

١٠٨ ـ و فيه و قوله : **فاما ان كان من اصحاب اليمين** يعني من كان من اصحاب امير المؤمنين عليه السلام **فسلام لك من اصحاب اليمين** ان لا يعذبوا .

١٠٩ـ **في روضة الكافي** الحسين بن محمد عن محمد بن احمد النهدي عن معاوية بن حكيم عن بعض رجاله عن عنبسة بن بجاد عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزوجل : «فاما ان كان من اصحاب اليمين ۞ فسلام لك من أصحاب اليمين » فقال علي عليه السلام : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام : هم شيعتك فسلم ولدك منهم ان يقتلوهم.

١١٠ـ **في اصول الكافي** علي بن محمد عن بعض أصحابه عن آدم بن اسحاق عن عبدالرزاق بن مهران عن الحسين بن ميمون عن محمد بن سالم عن أبي جعفر عليه السلام حديث طويل يقول فيه عليه السلام : وأنزل في الواقعة : **و اما ان كان من المكذبين الضالين فنزل من حميم و تصلية جحيم** فهؤلاء مشركون.

١١١ـ **في تفسير علي بن ابراهيم** «واما ان كان من المكذبين الضالين فنزل من حميم وتصلية جحيم » في اعداء آل محمد .

١١٢ـ وفيه متصل بآخر ما نقلنا عنه اولا أعني قوله في الآخرة: «و اما ان كان من المكذبين الضالين ۞ فنزل من حميم » في قبره « وتصلية جحيم » في الآخرة.

١١٣ـ **في امالي الصدوق رحمه الله** متصل بآخر ما نقلنا عنه سابقاً أعني قوله عليه السلام : يعني في الآخرة ثم قال عليه السلام : اذا مات الكافر شيعه سبعون ألفاً من الزبانية الى قبره ، وانه ليناشد حامليه بقول يسمعه كل شيء الا الثقلان ، ويقول : لو ان لي كرة فأكون من المؤمنين ، ويقول : «رب ارجعون لعلي اعمل صالحاً فيما تركت» فتجيبه الزبانية : « كلا انها كلمة أنت قائلها» ويناديهم ملك : لو رد لعاد لما نهي عنه فاذا أدخل قبره وفارقه الناس أتاه منكر ونكير في أهول صورة ، فيقيمانه ثم يقولان له : من ربك وما دينك ومن نبيك ؟ فيتلجلج لسانه ولا يقدر على الجواب فيضربانه

العيش بعد هؤلاء فلما كان السحر، فقال لفتيانه وغلمانه: أكثروا من الماء فاستقوا وأكثروا ثم ارتحلوا فساروا حتى انتهى إلى زبالة فأتاه خبر عبد الله بن يقطر فأخرج إلى الناس كتابا فقرأه عليهم:

بسم الله الرحمن الرحيم اما بعد: فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني ابن عروة وعبد الله بن يقطر وقد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف من غير حرج ليس عليكم ذمام فتفرق الناس عنه وأخذوا يمينا وشمالا حتى بقي أصحابه الذين جاؤوا معه من المدينة، ونفر يسير ممن انضموا إليه، وإنما فعل ذلك " عليه السلام " لأنه

علم أن الاعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون إنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة أهله فكره ان يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون، وبعث بن زياد الحر بن يزيد في الف فارس إلى الحسين " عليه السلام " فجاء حتى وقفوا مقابل الحسين " عليه السلام " في حر الظهيرة فقال

اسقوهم وأوردوهم وصلى بهم الحسين الظهر والعصر، ثم توجه إليهم فحمد الله وأثنى عليه وصلى على النبي (صلى الله عليه وآله) وأخبرهم بمقالة الكوفيين ورسالاتهم، وقال انا أولى بهذا

الامر عليكم من هؤلاء المدعين ما ليس لهم، فقال الحر: لسنا من هؤلاء الذين كتبوا إليك وأمرنا إذا لقيناك أن لا نفارقك حتى نقدمك الكوفة، فقال له الحسين " عليه السلام " الموت

أدنى إليك من ذلك، ثم قال لأصحابه: قوموا فاركبوا فركبوا، وانتظروا حتى ركبت نساؤهم فقال لأصحابه انصرفوا، فلما ذهبوا لينصرفوا حال القوم بينهم وبين الانصراف فقال الحسين " عليه السلام ... الأمير عبيد الله بن زياد

قال

# روضة الواعظين

الفتال النيسابوري

إذا والله لا اتبعك فتراد القو ... قال له الحر: انى لم
أؤمر بقتالك إنما أمرت أن ... فخذ طريقا لا يدخلك
الكوفة ولا يردك إلى المدينة ... الأمير فلعل الله
ان يأتيني بأمر يرزقني فيه ال ... هنا فتياسر عن طريق
العذيب والقادسية وسار الح ... صحابه يسايره، ويقول يا
حسين
اني أذكرك الله في نفسك ... حسين " عليه السلام ":
أفبالموت
تخوفني؟ وهل يعدوا بكم ال ... و الأوس لابن عمه
وهو يريد نصرة رسول الله ... قال: أين تذهب؟ فإنك
مقتول فقال:

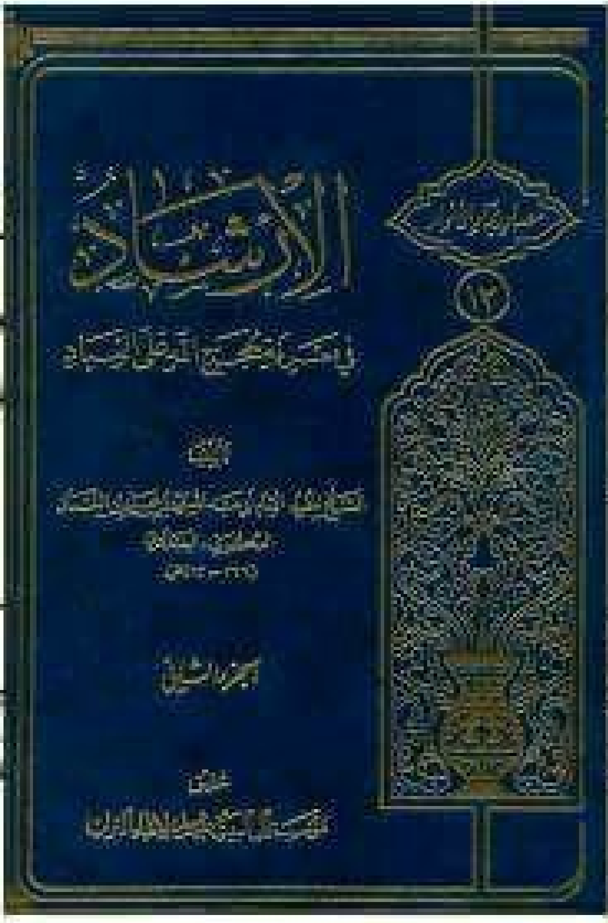


أيام، ونادى عبدُالله بن الحُصين(١ ... أعلى
صوته: يا حسينُ، ألا تنظرُ إلى ... يذوقونَ
منه قطرةً واحدةً حتّى تموتوا ... لامُ:
«اللّهمّ اقتُلْهُ عَطَشاً ولا تغفِرْ ل...

قالَ حميدُ بنُ مسلم: و... والله
الّذي لا إلهَ غيرُه، لقد رأيتُه ي... يخُ:
العطشَ العطشَ، ثمّ يعودُ فيشر... لظّى
عَطَشاً، فما زالَ ذلكَ دأبه حتّى ...

ولمّا رأى الحسينُ نزولَ العساكرِ مع عمرِ بن سعدٍ بنينوى ومدَدَهم لقتاله أنفذَ إلى عمرِ بن سعدٍ: «إنّي أريدُ أن ألقاكَ(٤)» فاجتمعا ليلاً فتناجيا طويلاً، ثمّ رجعَ عمرُ بنُ سعدٍ إلى مكانِه وكتبَ إلى عُبيدِالله بن زيادٍ:

أمّا بعدُ: فإنّ اللهَ قد أطفأَ النّائرةَ وجمعَ الكلمةَ وأصلحَ أمرَ الأمّةِ، هذا حسينٌ قد أعطاني أن يرجعَ إلى المكانِ الّذي أتى منه أو أن يسيرَ إلى ثغرٍ منَ الثّغورِ فيكونَ رجلاً منَ المسلمينَ، له ما لهم وعليه ما عليهم، أو أن يأتيَ أميرَ المؤمنينَ يزيدَ فيضعَ يدَه في يدِه، فيرى فيما بينَه وبينَه رأيَه، وفي هذا [لكم](٥) رضىً وللأمّةِ صلاحٌ.

---

(١) في «م» وهامش «ش»: حِصْن.
(٢) بغر: كثر شربه للماء، انظر «العين - بغر - ٤: ٤١٥».
(٣) في هامش «ش»: مات.
(٤) في هامش «ش» بعده اضافة: واجتمع معك.
(٥) ما بين المعقوفين اثبتناه من تاريخ الطبري ٥: ٤١٤، والكامل لابن الأثير ٤: ٥٥
←

والكوفة أساساً أمر ببنائها عمر بن الخطاب بعد الحروب التي خاضها المسلمون في صدر الإسلام وقد أشرف على بنائها جيش الإسلام نفسه . ثم إنه لم يكن هناك شعب أشجع وأقوى وأشد صلابة على القتال من أهل الكوفة وأهل العراق .

ولكن هؤلاء أنفسهم ، وهم الذين خرج من بينهم ثمانية عشر ألفاً من الناصرين للحسين ومن بينهم كانت الكتب الاثنا عشر ألفاً ، تراهم يفرون من المعركة بعد قدوم ابن زياد إليها . فلماذا يحصل مثل ذلك ؟ لأن زياد بن أبيه كان قد حكم الكوفة لسنوات طويلة لم يترك خلالها جريمة إلا ارتكبها من قلع العيون ، إلى قطع الأيدي والأرجل ، إلى بقر البطون ، إلى التعذيب والقتل في السجون ، حتى فقدت الكوفة شخصيتها تماماً .

ولذلك تراهم ما أن سمعوا بقدوم ابن زياد حتى صارت المرأة تسحب يد زوجها ، والأم تسحب يد ابنها ، والأخت يد أخيها ، والأب يد ابنه ، ويخرجونهم بالقوة من بيعة مسلم .

ولا ريب في أنّ أهل الكوفة كانوا من شيعة علي بن أبي طالب (ع) وأن الذين قتلوا الإمام الحسين (ع) هم شيعته ولهذا كتب المؤرخون عن أهل الكوفة يقولون : « قلوبهم معه وسيوفهم عليه »(١) . ذلك أنّ الأمويين كانوا قد سحقوا الشخصية الإسلامية في نفوس أهل الكوفة ولم يعد فيها من يملك تلك الأحاسيس الإسلامية الرفيعة .

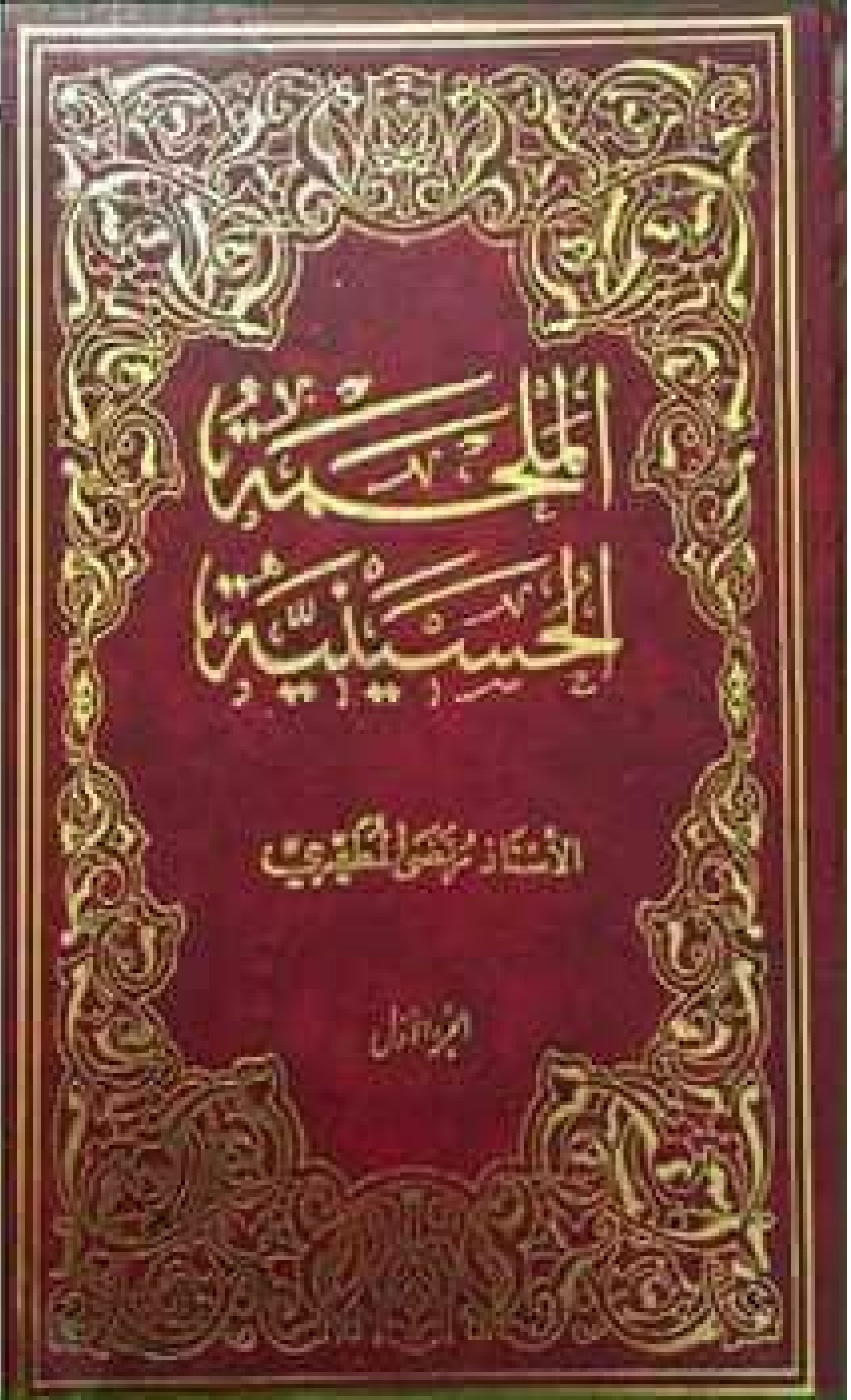

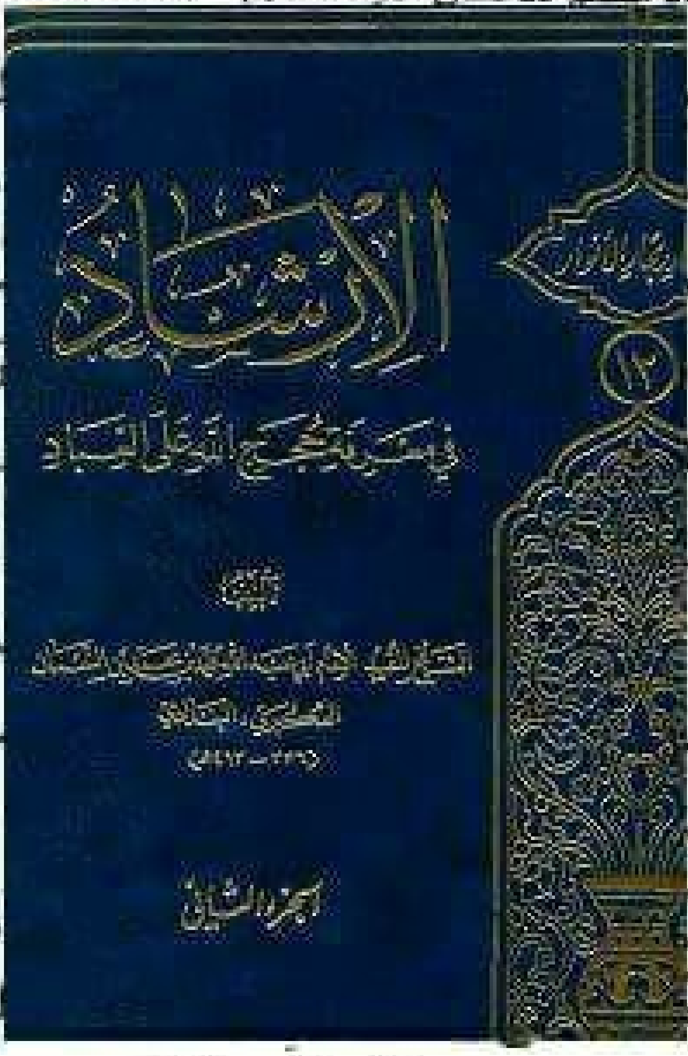


يكـرِّرُ(١) ذلـكَ ك وأهـلِ بيتِـكَ إلاّ
انصـرفتْ من صـرٌ ولا شـيعةٌ، بل
نتخوّفُ أن يكـ : «مـا تـرَوْنَ؟ فقـد
قُتِلَ مـسلمٌ» رَنا أو نـذوقَ ما ذاقَ،
فأقبلَ علينا الحـ رَ في العيشِ بعـدَ
هـؤلاءِ» فعلمْـ ـه: خـارَ اللهُ لـكَ،
فقـالَ: «رحمَهُـ ـا أنتَ مثلَ مـسلمِ
ابن عقيلٍ، ولـ ـرعَ. فـسكتَ ثـمَّ
انتظـرَ حتّى إ «أكـثِروا من المـاءِ»
فاستَقَوْا وأكثَـ ـلى زُبالـةَ(٢) فأتاه خبرُ
عبدِاللهِ بنِ يقطـ ـيهم(٣):

«بسم الله الرّحمن الرّحيم

أمّـا بعدُ: فإنّه قـد أتانا خـبرٌ فظيعٌ قتلُ مسلمِ بنِ عقيلٍ، وهانئِ بنِ عُروةَ، وعبدِاللهِ بنِ يَقْطُرَ، وقد خذَلَتنا شيعتُنا، فمن أحبَّ منكم الانصرافَ فلينصرِفْ غيرَ حَرِجٍ، ليسَ عليه ذِمامٌ»

فتفرّقَ النّاسُ عنه وأخذوا يميناً وشمالاً، حتّى بقيَ في أصحابِه

---

(١) في «م» وهامش «ش»: يـردّد.

(٢) زُبالـة: منزل بطريق مكـة من الكـوفة. «معجم البلـدان ٣: ١٢٩».

(٣) رواه الطبري في تاريخه ٥: ٣٩٧، والخوارزمي في مقتل الحسين عليه السلام ١: ٢٢٨، وذكره أبو الفرج في مقاتله: ١١٠ مختصراً، ونقله العلامة المجلسي في البحار ٤٤: ٣٧٢.

يكونوا عليك،[1] فنظر إلى بني عقيل فقال: ما ترون؟ فقالوا: لا والله لا نرجع حتّى نصيب ثارنا أو نذوق ما ذاق، فقال الحسين: لا خير في العيش بعد هؤلاء.

ثمّ أخرج إلى النّاس كتاباً فيه: أمّا بعد فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني بن عروة وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحبَّ منكم الانصراف فلينصرف في غير حرج فليس عليه ذمام فتفرّق الناس عنه وأخذوا يميناً وشمالاً حتّى بقي في أصحابه الّذين جاؤوا معه ونفر يسير ممّن انضمّوا إليه وإنّما فعل ذلك لأنّه علم أنّ الأعراب الّذين اتّبعوه يظنّون
إلاّ وهم يعلمون على ما يقدمون.

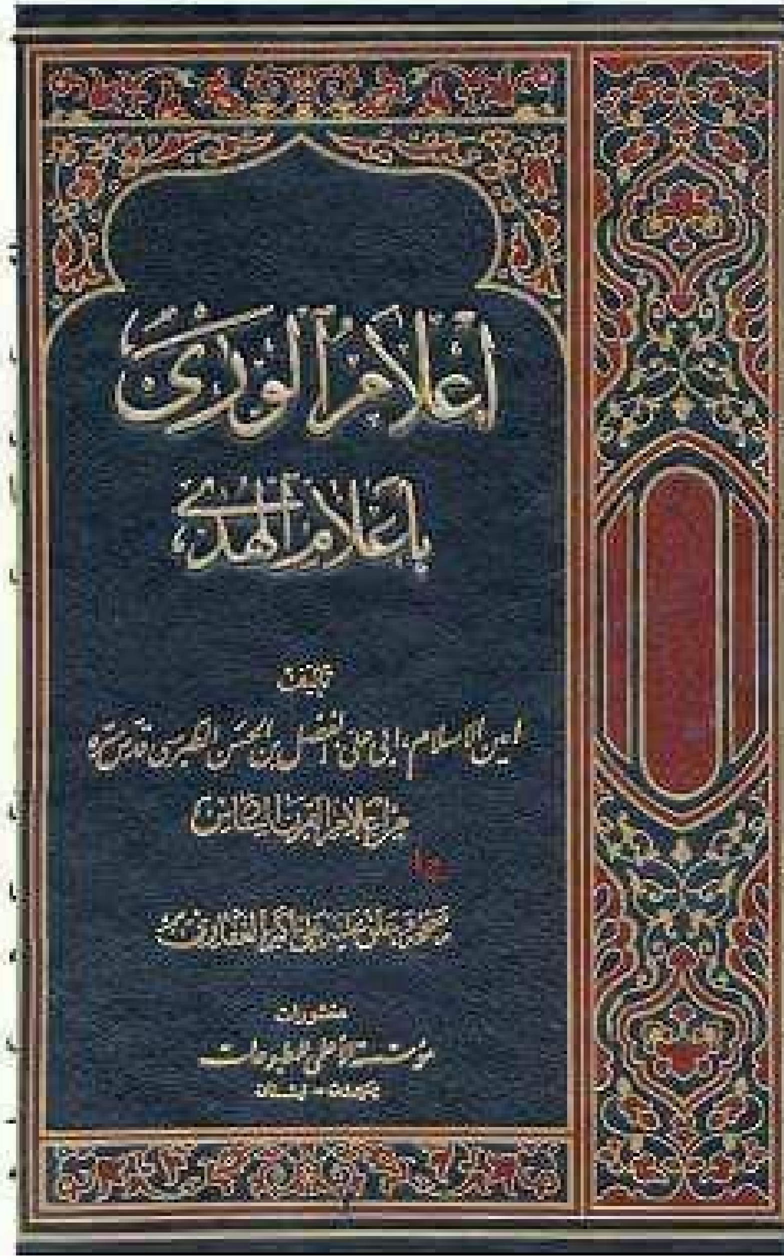


ثمّ سار حتّى مرّ ببطن العقبة
عمرو بن لوذان فقال: أنشدك بالله
على الأسنّة وحدّ السيوف وإنّ هؤ
ووطّؤوا لك الأسباف فقدمت عليه
الرأي ولكنّ الله تعالى لا يغلب على
هذه العلقة من جوفي فإذا فعلوا ذلك
الأمم.

ثمّ سار حتّى انتصف النّهار
فقال: لم كبّرت فقال: رأيت النخل
ما رأينا به نخل قطّ قال: فما ترونه
ذلك، فما كان بأسرع حتّى طلعت
حتّى وقف هو وخيله مقابل الحسـ
يزيد من القادسيّة، فقدم الحسين
فصلّى الحسين عليه السلام وصلّى الحـ
وأثنى عليه وقال:

أيّها النّاس إنكم إن تتقوا الله وتعرفوا الحقّ لأهله تكن أرضى لله عنكم ونحن

---

(١) أي بدت وظهرت أعناق الخيل.

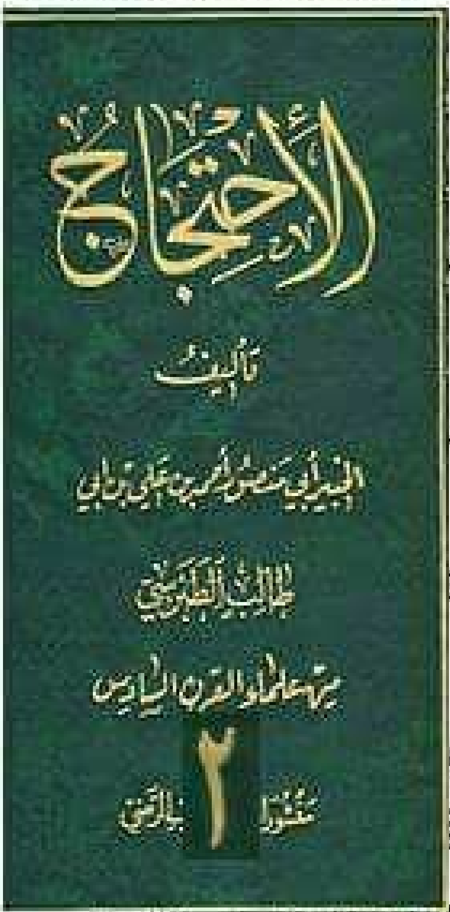


فلمّا قال المؤذّن : «الله أكبر ، الله أكبر» .

جلس عليّ بن الحسين على المنبر فقال : «أشهد أن لا إله إلاّ الله ،

بكى عليّ بن الحسين ﷺ ثمّ التفت إلى يزيد فقال : «يا يزيد هذ

قال : بل أبوك ، فانزل .

فنزل ﷺ فأخذ بناحية باب المسجد ، فلقيه مكحول صاحب ر

أمسيت يابن رسول الله ؟

قال ﷺ : «أمسينا بينكم مثل بني إسرائيل في آل فرعون ، يذ

نساءهم ، وفي ذلكم بلاء من ربكم عظيم» .

فلمّا انصرف يزيد إلى منزله ، دعا بعليّ بن الحسين ﷺ فقال : يا

قال ﷺ : «وما تصنع بمصارعتي إيّاه ، أعطني سكّيناً وأعطه سكّ

فضمّه يزيد إلى صدره ، ثمّ قال : لا تلد الحيّة إلاّ الحيّة ، أشهد أنّك ابن عليّ بن أبي طالب .

ثمّ قال له عليّ بن الحسين ﷺ : «يا يزيد بلغني أنّك تريد قتلي ، فإن كنت لابدّ قاتلي ، فوجّه مع هؤلاء النّسوة من يؤدّيهنّ إلى حرم رسول الله ﷺ» .

فقال له يزيد لعنه الله : لا يؤدّيهنّ غيرك ، لعن الله ابن مرجانة ، فوالله ما أمرته بقتل أبيك ، ولو كنت متولّياً لقتاله ما قتلته .

ثمّ أحسن جائزته وحمله والنّساء إلى المدينة .

## احتجاجه ﷺ في أشياء شتّى من علوم الدّين وذكر طرف من مواعظه البليغة

جاء رجل من أهل البصرة إلى عليّ بن الحسين ﷺ فقال : يا عليّ بن الحسين ! إنّ جدّك عليّ بن أبي طالب قتل المؤمنين .

فهملت عينا عليّ بن الحسين ﷺ دموعاً حتّى امتلأت كفّه منها ، ثمّ ضرب بها على الحصى ، ثمّ قال : «يا أخا أهل البصرة لا والله ما قتل عليٌّ مؤمناً ، ولا قتل مسلماً ، وما أسلم القوم ولكن استسلموا ، وكتموا الكفر وأظهروا الإسلام ، فلمّا وجدوا على الكفر أعواناً أظهروه ، وقد علمت

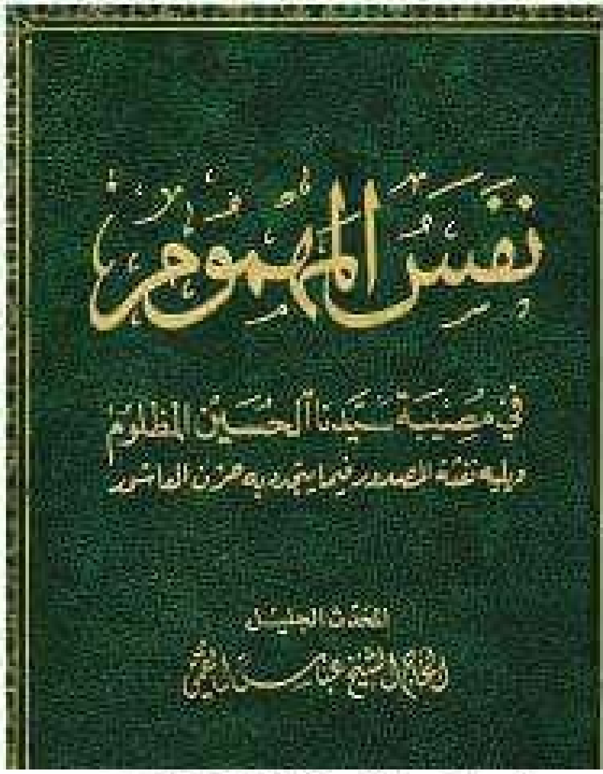


ونقل ابن الأثير في الكامل عن ابن زياد

في طريق الشام: أما قتلي الحسين عليه السلا

فاخترت قتله[1].

## فصل

## (في إرسال يزيد حرم الحسين عل

## مدينة الرسول صلى الله عليه

## المدينة وإقامتهم المآتم

اعلم أنه لما أجاز يزيد بن معاوية لبنات رسول الله والذرية الطيبة أن ينحن على الحسين عليه السلام ويقمن المآتم عليه ووعد علي بن الحسين عليه السلام أن يقضي له ثلاث حاجات فأقمن المآتم أياماً ـ وقيل سبعة أيام ـ فلما كان اليوم الثامن دعاهم يزيد وعرض عليهم المقام بدمشق فأبوا ذلك وقالوا بل ردنا إلى المدينة فإنها مهاجر جدنا صلى الله عليه وآله. فقال للنعمان بن بشير صاحب رسول الله: جهز هؤلاء النسوة بما يصلحهم وابعث معهم رجلاً من أهل الشام أميناً صالحاً وابعث معهم خيلاً وأعواناً، ثم كساهم وحباهم وفرض لهم الأرزاق والأنزال.

قال الشيخ المفيد «ره»: ولما أراد أن يجهزهم دعا علي بن الحسين عليه السلام فاستخلى به، ثم قال: لعن الله ابن مرجانة، أم والله لو أني صاحب أبيك ما سألني خصلة أبداً الا أعطيته إياها ولدفعت الحتف عنه بكل ما استطعت، ولكن الله قضى ما رأيت، كاتبني من المدينة وانه إلي كل حاجة تكون لك. وتقدم بكسوته وكسوة أهله وانفذ معهم في جملة النعمان بن بشير رسولاً تقدم إليه أن يسير بهم في الليل ويكونوا أمامه حيث لا يفوتون طرفه، فإذا نزلوا انتحى عنهم وتفرق هو وأصحابه حولهم كهيئة الحرس لهم وينزل منهم بحيث إن أراد إنسان من جماعتهم

---

(١) الكامل ٤/١٤٠، يقول المصحح: قد نقل المؤلف في الحاشية هنا رواية رأينا حذفها أولى ونرجو رضى المؤلف رحمه الله بهذا الحذف.

ثمّ أمر بالنسوة أن يُنزَلْنَ في دارٍ على حِدَةٍ معهنّ أخوهُنّ عليّ بن الحسين عليهم السلام، فأُفرِدَ لهم دارٌ تتّصلُ بدارِ يزيدَ، فأقاموا أياماً، ثمّ ندبَ يزيدُ النُّعمانَ بنَ بشيرٍ وقالَ له: تجهّزْ لتخرجَ بهؤلاءِ النِّسوانِ[١] إلى المدينةِ. ولمّا أرادَ أن يُجهِّزَهم، دعا عليَّ بن الحسين عليهما السلام فاستخلاه[٢] ثمّ قالَ له: لعنَ اللهُ ابنَ مرجانة، أمَ واللهِ لو أنّي صاحبُ أبيكَ ما سألني خصلةً أبداً إلّا أعطيتُه إيّاها، ولدفعتُ الحتفَ عنه بكلِّ ما استطعتُ، ولكنَّ اللهَ قضى ما رأيتَ؛ كاتِبْني من المدينةِ وأَنْهِ كلَّ حاجةٍ تكونُ لكَ.

وتقدّمَ بكسوته وكسوة أهله، وأنفذَ معهم في جملةِ النُّعمانِ بن بشيرٍ رسولاً تقدّمَ إليه أن يسيرَ بهم في الليلِ، ويكونوا أمامَه حيثُ لا يفوتونَ طَرْفَه[٣]، فإذا نزلوا تنحّى عنهم وتفرّقَ هو وأصحابُه حولَهم كهيئةِ الحَرَسِ لهم، وينزل منهم حيثُ إذا أرادَ إنسانٌ من جماعتِهم وضوءاً أو قضاءَ حاجةٍ لم يحتشِمْ.

فسارَ معهم في جملةِ النُّعمانِ، ولم يَزَلْ يُنازِلُهم في الطريقِ ويرفقُ بهم ـ كما وصّاه يزيدُ ـ ويرعونهم حتّى دخ

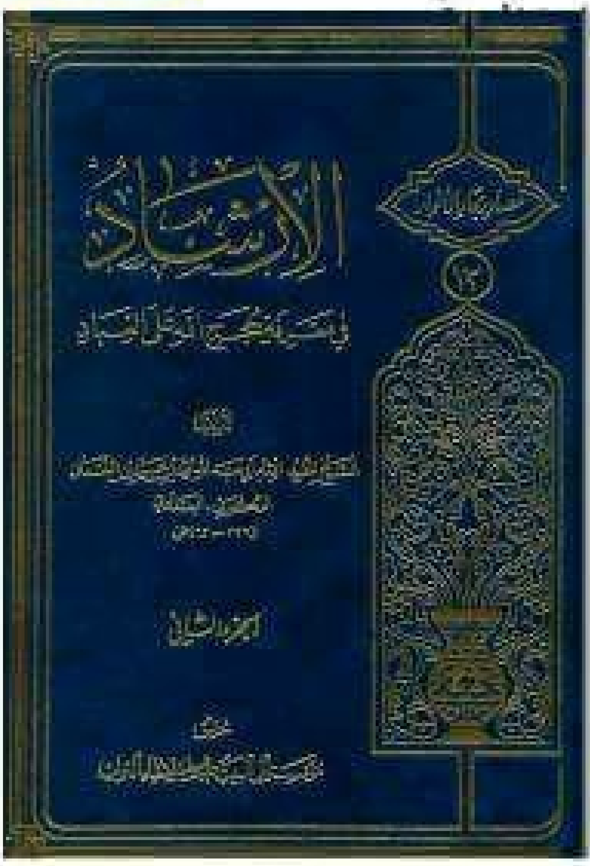

(١) في «م» وهامش «ش»: النسوة.

(٢) في «م» وهامش «ش»: فاستخل به.

(٣) في «ش»: طرفة عين.

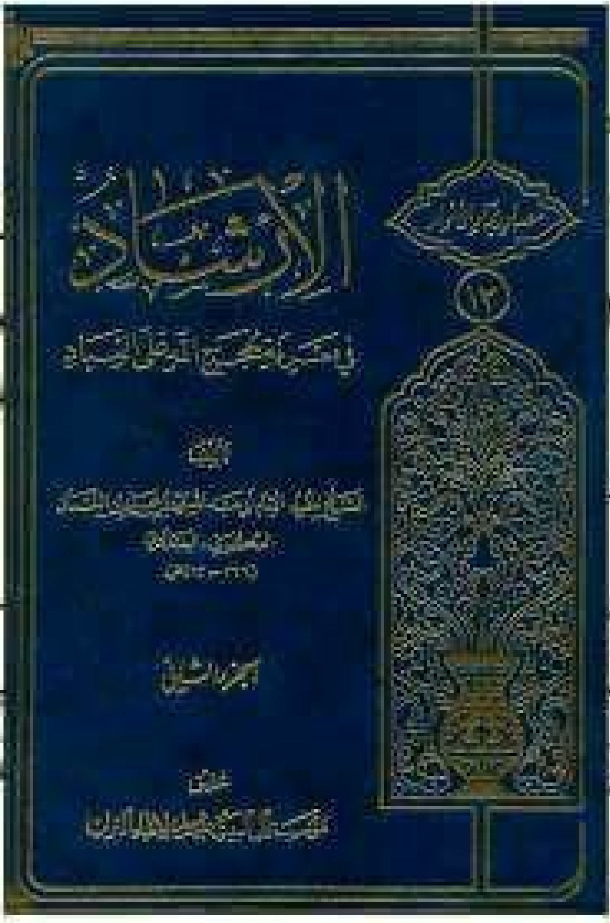


أيـامٍ، ونادى عبدُالله بن الحُصين(١ ... أعلى
صـوته: يا حسينُ، ألا تنظرُ إلى ... وقونَ
منه قـطـرةً واحـدةً حتّى تموتـوا ... لامُ:
«اللّهمّ اقتُلْهُ عَطَشاً ولا تغفِرْ لـ...

قـالَ حميدُ بنُ مسلمٍ: و ... واللهِ
الّـذي لا إلهَ غيرُه، لقـد رأيتُه يـ ... يخُ:
العطشَ العطش، ثمّ يعودُ فيشـ ... لظى
عَطَشاً، فما زالَ ذلكَ دأبه حتّى ...

ولمّا رأى الحسينُ نزولَ العساكرِ مع عمرِ بن سعدٍ بنينوى ومَدَدَهم لقتالِه أنفذَ إلى عمرِ بن سعدٍ: «إنّي أُريدُ أن ألقاكَ(٤)» فاجتمعا ليلاً فتناجيا طويلاً، ثمّ رجعَ عمرُ بنُ سعدٍ إلى مكانِه وكتبَ إلى عُبيدِالله بن زيادٍ:

أمّا بعدُ: فإنّ اللهَ قد أطفأ النّائرةَ وجَمَعَ الكلمةَ وأصلحَ أمرَ الأُمّةِ، هذا حسينٌ قد أعطاني أن يرجعَ إلى المكانِ الّذي أتى منه أو أن يسيرَ إلى ثغرٍ منَ الثّغورِ فيكونَ رجلاً منَ المسلمينَ، لـه ما لهم وعليه ما عليهم، أو أن يأتيَ أميرَ المؤمنينَ يزيدَ فيضعَ يدَه في يدِه، فيرى فيما بينَه وبينَه رأيَه، وفي هذا [لكم](٥) رضىً وللأُمّةِ صلاحٌ.

---

(١) في «م» وهامش «ش»: حِصْن.

(٢) بغر: كثر شربه للماء، انظر «العين - بغر - ٤: ٤١٥».

(٣) في هامش «ش»: مات.

(٤) في هامش «ش» بعده اضافة: واجتمع معك.

(٥) ما بين المعقوفين اثبتناه من تاريخ الطبري ٥: ٤١٤، والكامل لابن الأثير ٤: ٥٥
←

# الملحمة الحسينية

الأستاذ مرتضى المطهري

الجزء الثالث

ثلاثين عاماً على رحلة الرسول الأكرم !

وبعد مضي خمسين عاماً على تلك الرحلة فقد صار يزيد بن معاوية هو الخليفة ، والوصي ، على شؤون المسلمين ، وقام بقتل ابن النبي بذلك الشكل الفجيع وعلى أيدي جماعة من المسلمين ، كانت تنطق بالشهادتين وتُصلي ، وتؤدي مناسك الحج وتُدير معاملاتها كافة طبقاً للتعاليم الإسلامية ، وتُزوّج أبناءها ، وتدفن موتاها في مقابر المسلمين .

وهذه الجماعة لم تكن قد تنكرت للإسلام - وإلّا لما كان هناك لغزٌ مُحيّر في مسلسل الحدث - ولا كانت تُنكر حرمة مقام الإمام الحسين ، أو اعتقدت - أعوذ بالله - بخروج الحسين على الدين ، بل إنها كانت تعتقد بالتأكيد بأفضلية الإمام الحسين على يزيد .

والآن كيف تمكن حزب أبي سفيان من استلام السلطة أساساً ، ومن ثم ماذا حدث حتىٰ صار المسلمون، بل وشيعتهم هم قتلة الإمام الحسين (ع) ، بالرغم من عدم اعتقادهم باستحقاقه للقتل ، بل حتىٰ إنهم كانوا يحترمون دمه أكثر من دم أي مسلم آخر ؟!

فمن ناحية استلام السلطة من قِبَل حزب أبي سفيان ، ينبغي الإشارة هنا إلى أنّ أحد الأمويين ، ممن لم يكن لهم سابقة سيئة بين المسلمين ، وهو من المسلمين الأوائل ، كان قد وصل إلى سدة الخلافة .

وهذا بدوره أفسح المجال لإيجاد موطىء قدم للأمويين داخل مؤسسات الحكومة الإسلامية ، بحيث إنهم صاروا يُطالبون بملكية الخلافة الإسلامية ( وهو ما صرّح به مروان بن الحكم أمام الثوار الذين كانوا قد أحاطوا ببيت عثمان ) ، هذا بالإضافة إلى أنّ موطىء القدم هذا كان قد هُيئت الظروف له ، منذ زمن الخليفة عمر ، الذي بدوره ساهم في صعود الأمويين للسلطة ، من خلال تعيينه لمعاوية والياً على بلاد الشام وسورية ، الغنية خصوصاً ، إذا ما أخذنا بعين الاعتبار اللغز الذي لم نجد له حلاً ، لكون عمر كان يجري تعديلات ، وتطهيرات



مكتبة الفكر الجديد

قاتلان حسین رضی اللہ عنہ شیعہ ہیں۔ شیعہ کتاب میں اقرار کشف الاسرار۔ السید حسین الموسوی ۔ صفحہ نمبر 16.

اور اسی پیج پر نیچے لکھا ہیکہ امام حسن رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں سے بہتر خیال کرتے تھے جو اپنے آپ کو شیعہ کہلاتے تھے۔

www.ahlulhadeeth.net



کو زندہ رکھے تو ان کو فرقوں میں تقسیم کردینا اور ان کی راہیں جدا جدا کردینا اور ان سے ان کے امیروں کو کبھی راضی نہ کرنا۔ انہوں نے ہمیں بلایا تاکہ ہماری مدد کریں مگر انہوں نے ہمارے ساتھ دشمنی کی اور ہمیں قتل کیا۔" (الارشاد المفيد : ۲۴۱)

یہ دلائل ثابت کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کے حقیقی قاتل کون ہیں؟ وہ کوفہ کے شیعہ ہیں یعنی ہمارے آباؤاجداد پھر ہم کس بنیاد پر اہل سنت کو امام حسین کا قاتل کہتے ہیں؟؟ یہی وجہ ہے کہ سید محسن الامین نے کہا: "اہل عراق میں سے بیس ہزار (۲۰۰۰۰) لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کی بیعت کی اور ان کے ساتھ دھوکہ کیا اور ان کے خلاف میدان میں نکل آئے۔ یہ بیعت ان کی گردنوں میں ہے کیونکہ انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کر ڈالا۔" (أعيان الشيعة / القسم اول : ۳۴)

امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں: "اللہ کی قسم! میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں سے بہتر خیال کرتا ہوں جو اپنے آپ کو میرا گروہ (شیعہ) بتاتے ہیں۔ انہوں نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی، میرا مال ہڑپ کرلیا..... اور میرے گھر والے محفوظ رہیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر ڈالیں اور میرے اہل بیت یونہی ضائع ہو جائیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں معاویہ سے لڑائی کرتا تو یہ میری گردن دبوچ کر مجھے گرفتار کروا دیتے۔ میں عزت کے ساتھ صلح کی زندگی کو دھوکہ کے ساتھ گرفتاری کی موت پر بہتر خیال کرتا ہوں۔" (الأحتجاج: ۲/۱۰)

امام زین العابدین علیہ السلام نے اہل کوفہ سے فرمایا: "کیا تم اس بات سے بے خبر ہو کہ تم نے خود میرے باپ کی طرف خط لکھے، پھر تم نے ان سے دھوکہ کیا حالانکہ تم (بیعت) کا وعدہ اور پختہ اقرار کر چکے تھے۔ تم نے ان سے لڑائی کی اور انہیں شکست سے دوچار کیا۔ تم کس



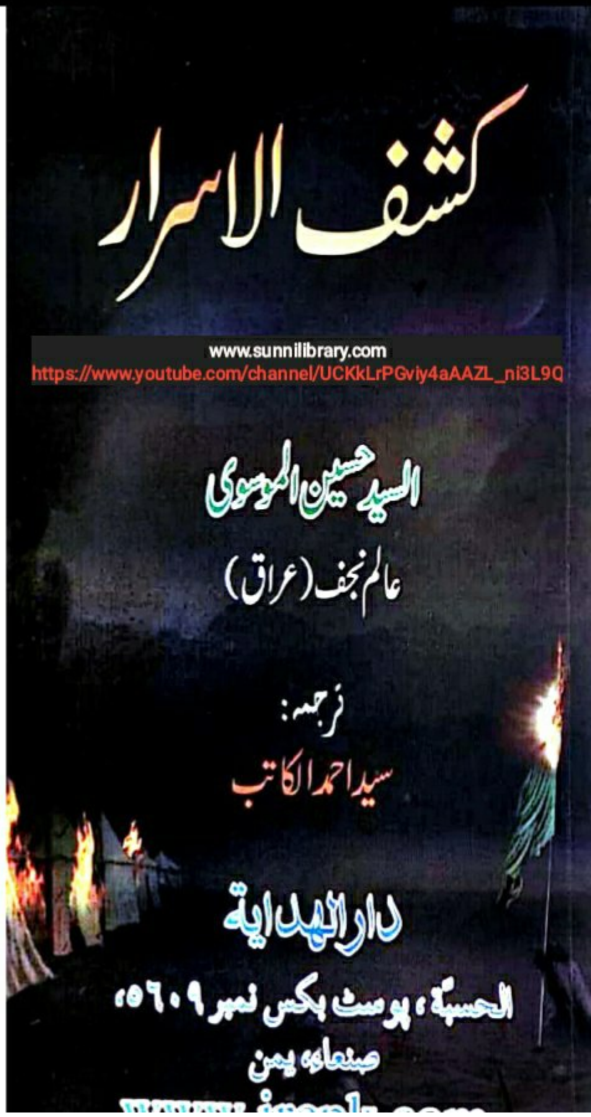

قاتلان حسین رضی اللہ عنہ 👇

یہ وزہر بن قیس جنگ جمل اور جنگ صفین کا گواہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کمانڈر بھی تھا اس کیساتھ شبعث بن ربیع اور شمر ذی الجوشن بھی تھے۔ یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے میں پیش رہے۔

کتاب۔ فی رحاب ائمہ اہل البیت۔ صفحہ نمبر 11.

سيرة أمير المؤمنين علي (ع) — بوابه — شاعره — نقش خاتمه ١١

ورسول نبي ومن بعده خليفتنا القائم المدعم
عنيت عليا وصي النبي يجالد عنه غواة الأمم

وزحر هذا شهد مع علي (ع) الجمل وصفين كما شهد صفين معه شبث بن ربعي وشمر بن ذي الجوشن الضبابي ثم حاربوا الحسين عليه السلام يوم كربلاء فكانت لهم خاتمة سوء نعوذ بالله من سوء الخاتمة .

"This Zhr bin Qays had witnessed the battle of JAMAL and SIFFIN alongside with commander of faithful Ali (alaihi salam) as well as **al-Shibth bin Rab'ee and Shimr bin thu al Jawshan al Dababi, then they fought against al Hussein (alaihi salam) on the day of Karbala** so they had a horrible ending and we seek refuge in Allah from such an ending".

www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGviy4aAAZL_ni3L9Q

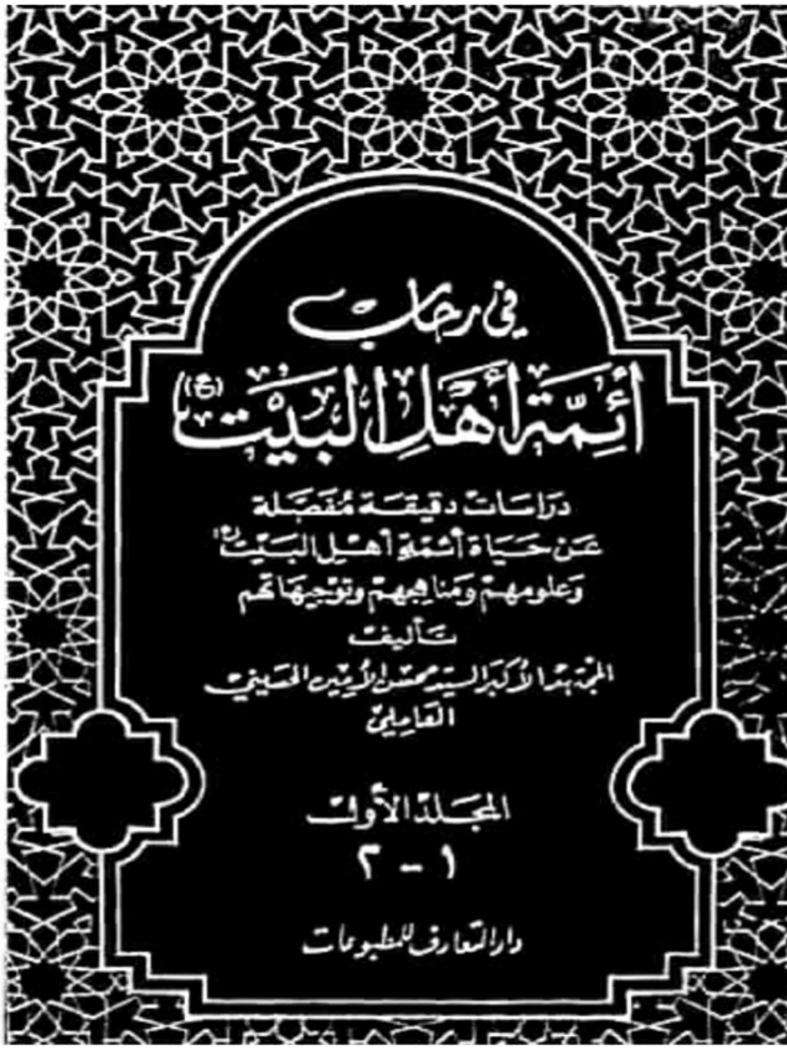

# شمر بھی شیعہ تھا۔۔ شیعہ محدث عباس قمّی کا انکشاف

## عباس قمّی لکھتا ہے:

**شمر صفین کے دن امیر المومنین (یعنی علیؑ) کے لشکر میں تھا۔**

سفينة البحار

ومدينة الحكم والآثار

مع تطبيق النصوص الواردة فيها على بحار الأنوار

بطبعتيه القديمة والجديدة

تأليف

المحدّث الخبير والمحقق الجليل

المرحوم الشيخ عباس القمّي (ره)

المجلّد الرابع

دار الأسوة للطباعة والنشر
التابعة لمنظمة الأوقاف والشؤون الخيرية



رضوان حسن

شمر:

### شمر بن ذي الجوشن (لعنه الله)

**أمالي الطوسي**: وطلب المختار شمر بن ذي الجوشن[١] فهرب الى البادية فسُعي به الى أبي عمرة فخرج اليه مع نفر من أصحابه فقاتلهم قتالاً شديداً فأثخنته الجراحة فأخذه أبو عمرة أسيراً وبعث به الى المختار فضرب عنقه وأغلى له دهناً في قدر فقذفه فيها فتفسّخ ووطئ مولى لآل حارثة بن مضرب وجهه ورأسه[٢].

ذكر رجزه وقتله بنحو آخر[٣].

**أقول**: كان شمر (لعنه الله) في جيش أمير المؤمنين عليه السلام يوم صفّين، قال ابن الأثير في (الكامل): وتقدّم شمر بن ذي الجوشن فبارز، وضرب أدهم بن محرز الباهلي بالسيف وجهه وضربه شمر فلم يضرّه فعاد شمر فشرب ماءً وكان ظمآن ثمّ أخذ الرمح ثمّ حمل على أدهم فصرعه وقال: هذه بتلك؛ وروى الطبري في ذكر يوم عاشورا انّ زهير بن القين خرج يعظ أصحاب عمر بن سعد ويُنذرهم، فرماه شمرٌ بسهم وقال: اسكت أسكن الله نأمتك، أي صوتك؛ أبرمتنا بكثرة كلامك، فقال له زهير رحمه الله: يابن البوّال على عقبيه ما إيّاك أخاطب انّما أنت بهيمة، والله ما أظنّك تُحكم من كتاب الله آيتين فابشر بالخزي يوم القيامة والعذاب الأليم.

وعن كتاب (المثالب) لهشام بن محمد السائب الكلبي انّ امرأة ذي الجوشن خرجت من جبانة السبيع الى جبانة كندة فعطشت في الطريق ولاقت راعياً يرعى الغنم فطلبت منه الماء فأبى أن يعطيها الّا بالإصابة منها فمكّنته فواقعها الراعي فحملت بشمر، انتهى.

قول الحسين عليه السلام لشمر يوم عاشوراء: يابن راعية المعزى أنت أولى بها

(١) هو أبن شرحبيل بن الأعور بن سعويه وهو الضباب بن كلاب قاله الطبري. (منه).

(٢) ق: ٢٧٩/٤٩/١٠، ج: ٣٣٨/٤٥.

(٣) ق: ٢٩٠/٤٩/١٠، ج: ٣٧٧/٤٥.

ابن غالب وسأله عن أهل الكوفة قال : السيوف مع بني أمية والقلوب معك قال : صدقت[1] .

وحدث الرياشي عمن اجتمع مع الحسين ( ع ) في أثناء الطريق الى الكوفة يقول الراوي بعد أن حججت انطلقت أتعسف الطريق وحدي فبينا أسير إذ رفعت طرفي الى أخبية وفساطيط فانطلقت نحوها فقلت : لمن هذه الاخبية ؟ قالوا : للحسين بن علي وابن فاطمة عليهم السلام وانطلقت نحوه فاذا هو متكي على باب الفسطاط يقرأ كتاباً بين يديه فقلت : يا ابن رسول الله ( ص ) بأبي أنت وامي ما أنزلك في هذه الأرض القفراء التي ليس فيها ريف ولا منعة ؟ قال عليه السلام : ان هؤلاء أخافوني وهذه كتب اهل الكوفة وهم قاتلي ، فاذا فعلوا ذلك ولم يدعوا لله محرماً إلا انتهكوه بعث الله اليهم من يقتلهم حتى يكونوا أذل من قرام الامة[2] .

"(حسین) علیہ السلام نے کہا: یہ لوگ مجھے خوفزدہ کر رہے ہیں اور یہ اہلِ کوفہ کے خطوط ہیں اور یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔"



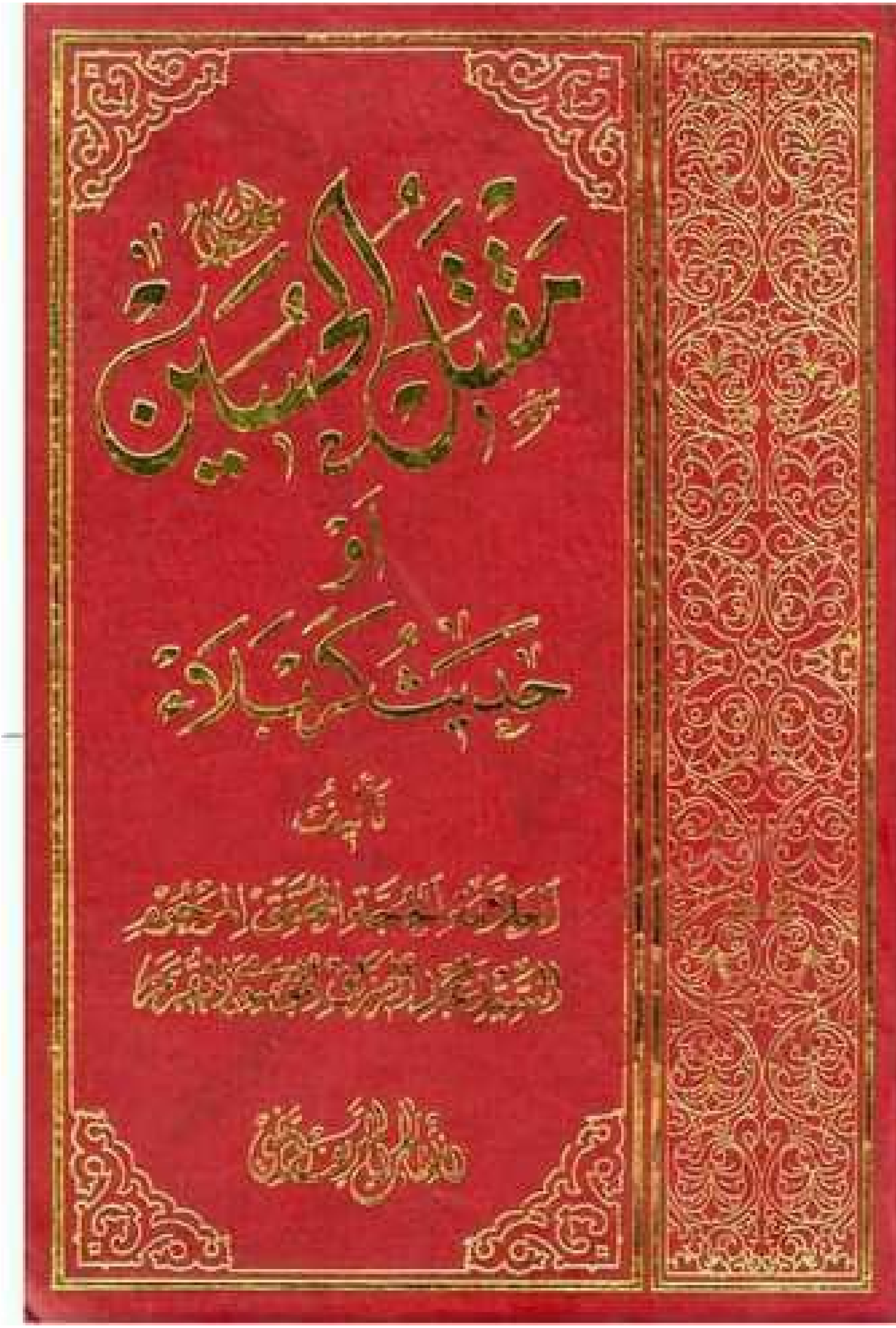

وفي كتاب تاريخ عن الرياشي[1] بإسناده عن راوي حديثه قال: حججت فتركت أصحابي وانطلقت أتعسّف الطريق وحدي، فبينما أنا أسير إذ رفعت طرفي إلى أخبية وفساطيط، فانطلقت نحوها حتّى أتيت أدناها فقلت: لمن هذه الأبنية؟ فقالوا: للحسين عليه السلام قلت: ابن عليّ؟ وابن فاطمة عليها السلام؟ قالوا: نعم، قلت: في أيّها هو؟ قالوا: في ذلك الفسطاط، فانطلقت نحوه، فإذا الحسين عليه السلام متّكٍ على باب الفسطاط يقرأ كتاباً بين يديه فسلّمت فردّ عليّ، فقلت: يا ابن رسول الله بأبي أنت وأمّي ما أنزلك في هذه الأرض القفراء الّتي ليس فيها ريف ولا منعة (٢) قال: إنّ هؤلاء أخافوني وهذه كتب أهل الكوفة، وهم قاتلي، فإذا فعلوا ذلك ولم يدعوا لله محرّماً إلّا انتهكوه، بعث الله إليهم من يقتلهم حتّى يكونوا أذلّ من قوم الأمة.

وقال ابن نما: حدّث عقبة بن سمعان قال: خرج الحسين عليه السلام من مكّة فاعترضته رسل عمرو بن سعيد بن العاص عليهم يحيى بن سعيد ليردّوه فأبى عليهم وتضاربوا بالسياط، ومضى عليه السلام على وجهه، فبادروه وقالوا: يا حسين ألا تتّقي

(١) كتاب الملهوف ص ٦٠ – ٦٢.
(٢) الريف: أرض فيها زرع وخصب، والسعة في المأكل والمشرب.

''(حسین) علیہ السلام نے کہا: یہ لوگ مجھے خوفزدہ کر رہے ہیں اور یہ اہلِ کوفہ کے خطوط ہیں اور یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔''

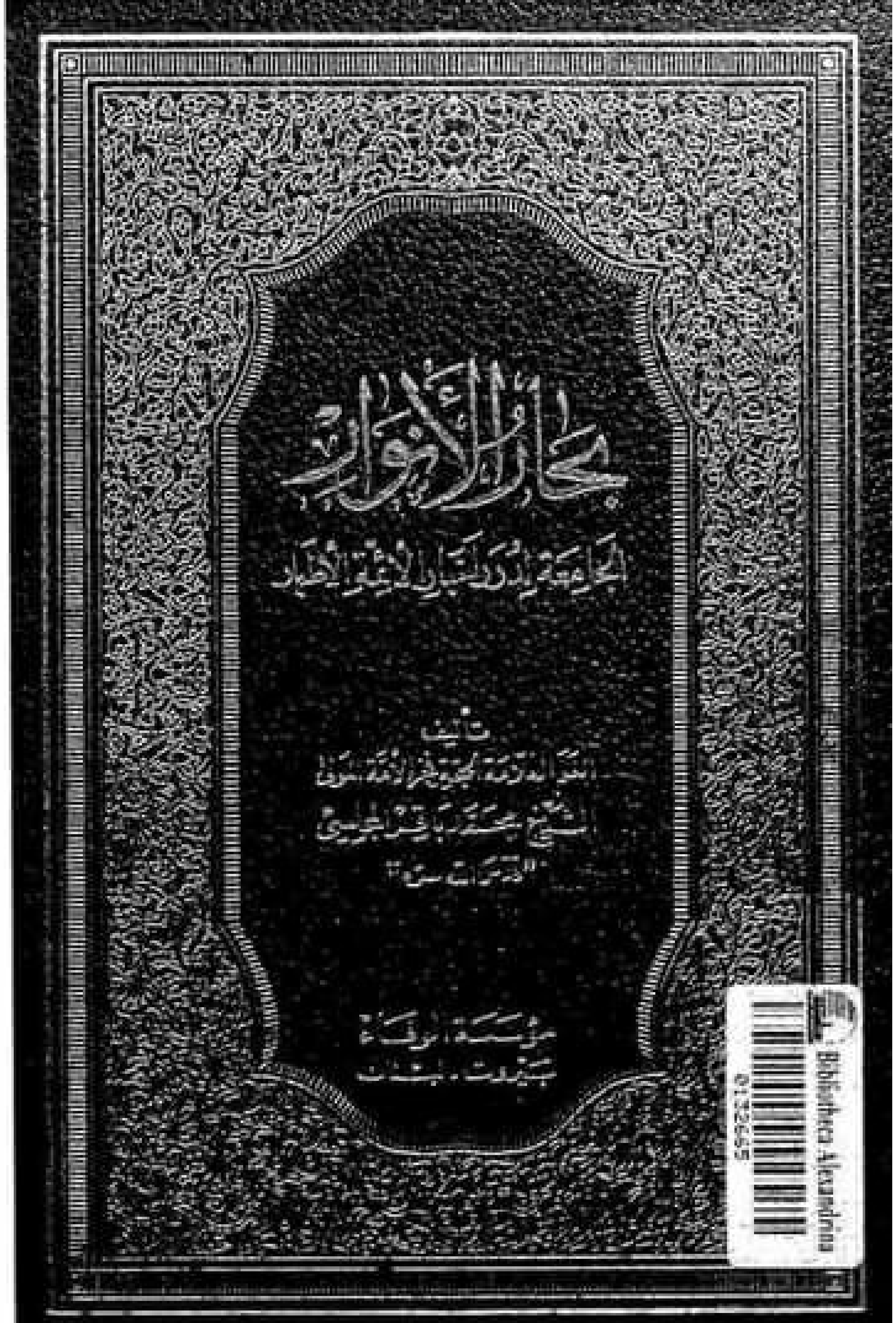

## کربلا میں رافضیت کو مخاطب کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آنسو جاری کر دینے والا احتجاج

اے کنیز کے غلاموں احزاب میں باقی بچے لوگو، کتاب خدا کو چھوڑ دینے والو، تحریف کرنے والو تم نے کلمات کو معنی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو، امام کی نافرمانی کرنے والو، ان نفسوں نے ان کے لیئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک وناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے، تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

احتجاج طبرسی صفحہ 41

۶۱ احتجاج طبرسی

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسینؑ کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسینؑ کا محاصرہ کر لیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انھیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد وثنائے الٰہی بجالائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تا کہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلادی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار ومددگار ہو گئے حالانکہ انھوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل وانصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو۔ تم پر وائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام وسکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے، تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کنیز کے غلامو! احزاب میں باقی بچے لوگو! کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک وناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! اے بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر و دھوکہ سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

آگاہ ہو کہ اللہ کی لعنت ان ظالمین عہد شکن پر ہے جو زیادہ تاکید کے بعد بھی عہد و پیمان توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ خدا نے تم کو خود تمہارا ضامن اور وکیل قرار دیا ہے۔

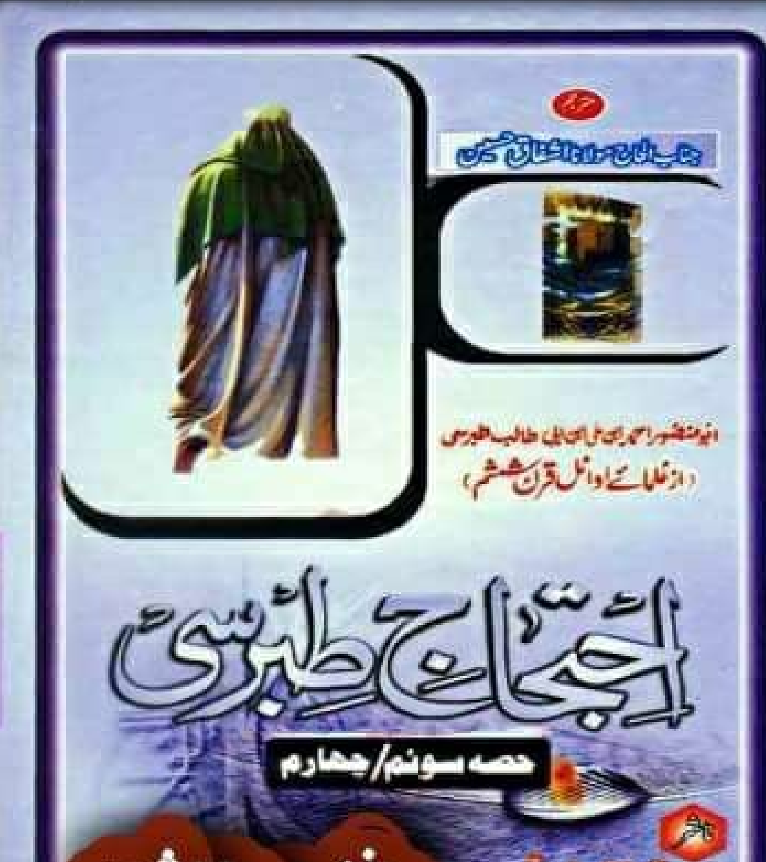

# امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اہل کوفہ سے حضرت زینب بنت علی ابن طالب رض کا تاریخی خطبہ

تم میرے بھائی کے لیے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہیئے، زیادہ روئو کم ہنسو کہ اس کی زلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوئو گے کہ تم نے خاتم الانبیاء کے فرزند ارجمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۸

## اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب علیہا السلام کا خطبہ

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہیے، زیادہ رو ؤ کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوؤ گے کہ تم نے خاتم انبیاء کے فرزند ارجمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

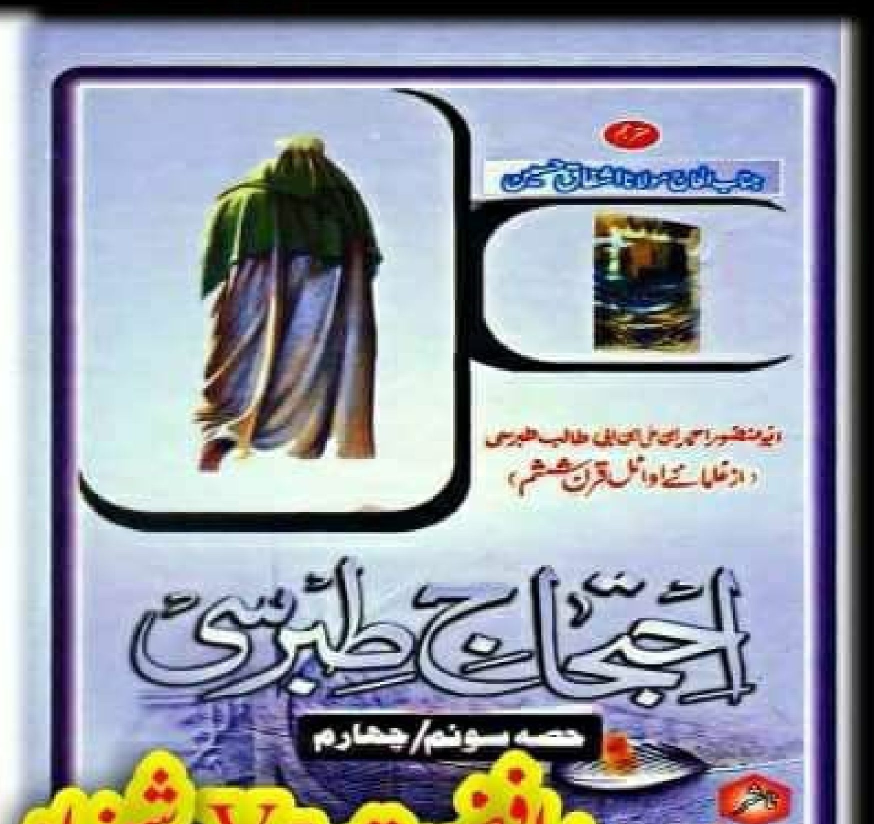

# واقعہ کربلا اور امام زین العابدین کا کوفہ میں خطبہ

اے لوگو: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں زرا سوچو کیا تم نے میرے پدر بزرگوار خط لکھے اور پھر تم نے ہی انکو دھوکا دیا تم نے ہی ان سے عہد و پیماں کیے اور انکی بیعت کی اور پھر انکو شہید کیا تمہارا برا ہو کہ تم نے آپنے لیے ہلاکت کا سامان جمع کر لیا

Presented by www.ziaraat.com

# چودہ (۱۴) ستارے

(مع اضافہ) موسیٰ ارسید

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفہ

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

Presented by www.ziaraat.com



کو آپ امام حسینؑ کا لٹا ہوا قافلہ لیے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے، وہاں کے لوگوں نے آہ و زاری اور کمال رنج و غم سے آپ کا استقبال کیا۔ ... شب و روز نوحہ و ماتم ہوتا رہا۔ (تفصیلی واقعات کے لیے کتب مقاتل وغیرہ ملاحظہ کی جائیں۔

اس عظیم واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ زینب کے بال اس طرح سفید ہو گئے تھے کہ جاننے والے مشکل سے پہچان سکے۔ (احسن القصص ص ... طبع نجف) رباب نے سایہ میں بیٹھنا چھوڑ دیا۔ امام زین العابدینؑ تا حیات گریہ فرماتے رہے۔ (جلاء العیون ص ...) اہل مدینہ نے یزید کی بیعت سے علیحدہ ہو کر باغی ہو کے بالآخر واقعہ حرہ کی نوبت آ گئی۔

## واقعہ کربلا اور حضرت امام زین العابدینؑ کے خطبات

معرکہ کربلا کی غم انگیز داستان تاریخ اسلام ہی نہیں تاریخ عالم کا افسوسناک سانحہ ہے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اول سے آخر تک اس میں شریک رہے اور شروع سے واقعہ میں اپنے باپ کے ساتھ رہے اور باپ کی شہادت کے بعد خود اس المیہ کے ہیرو بنے اور پھر جب تک زندہ رہے اس سانحہ کا ماتم کرتے رہے۔ ۱۰ محرم ۶۱ھ کا یہ اندوہناک حادثہ جس میں ۱۸ بنی ہاشم اور ۷۲ اصحاب و انصار کام آئے۔ حضرت امام زین العابدینؑ کو حد سے زیادہ غم گھلاتا رہا اور مرتے دم تک اس کی یاد فراموش نہ ہوئی اور اس کا صدمہ جانکاہ دور نہ ہوا، آپ یوں تو اس واقعہ کے بعد تقریباً چالیس سال زندہ رہے۔ مگر لطف زندگی سے محروم رہے اور کسی نے آپ کو بشاش اور فرحناک نہ دیکھا، اس جانکاہ واقعہ کربلا کے سلسلہ میں آپ نے جو جا بجا خطبات ارشاد فرمائے ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

### کوفہ میں آپ کا خطبہ

کتاب لہوف ص ... میں ہے کہ کوفہ پہنچنے کے بعد امام زین العابدینؑ نے لوگوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا، سب خاموش ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے خدا کی حمد و ثنا کی۔ حضرت نبی کریم صلعم کا ذکر کیا۔ ان پر صلوٰۃ بھیجی پھر ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے۔ جو نہیں پہچانتا اسے میں بتاتا ہوں۔ میں علی ابن الحسین ابن علی ابن ابی طالب ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کی بے حرمتی کی گئی جس کا سامان لوٹ لیا گیا۔ جس کے اہل و عیال قید کر دیئے گئے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو ساحل فرات پر ذبح کر دیا گیا، اور بغیر کفن و دفن کے چھوڑ دیا گیا اور (شہادت حسینؑ) ہمارے فخر کے لیے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں ذرا سوچو تم نے ہی میرے پدر بزرگوار کو خط لکھا اور پھر تم نے ہی ان کو دھوکا دیا۔ تم نے ہی ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور ان کی بیعت کی اور پھر تم نے ہی ان کو شہید کر دیا۔ تمہارا برا ہو کہ تم نے اپنے لیے ہلاکت کا سامان مہیا کر لیا۔ تمہاری رائیں کس قدر بری ہیں۔ تم کن آنکھوں سے رسول اللہ صلعم کو دیکھو گے۔ جب رسول صلعم

# شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا خطبہ

اما بعد اے اہل کوفہ اے دھوکے باز بے وفا و خودخواہ لوگو ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے زریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم و فہم کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اور اس کی حکمت کے حافظ ہیں

**احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۵**



## اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا احتجاج

زید ابن موسیٰ ابن جعفر نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کیا ہے کہ جناب فاطمہ صغریٰ نے کربلا کی واپسی پر شہر کوفہ ... یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام حمد و تعریف اللہ کیلئے ہے اور میں تمام ریتوں، پتھروں اور عرش سے تحت الثریٰ کے عدد کے برابر اللہ کی حمد کرتی ہوں، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو وحدہ لاشریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں اور ان کی اولاد کو فرات کے کنارہ ذبح کر دیا گیا بغیر اس کے کہ انھوں نے کسی کو قتل کیا ہو کہ وہ اس کا قصاص چاہتے ہوں۔

اے خدا! تجھ پر بہتان باندھنے سے اور تیرے رسول پر نازل کی ہوئی باتوں کے خلاف بولنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے رسول نے اپنے وصی علی ابن ابیطالب کیلئے عہد و پیمان لیا لیکن لوگوں نے ان کے حق کو غصب کر لیا اور انھیں بے گناہ قتل کر دیا پھر ان کے بیٹے کو کل وہی خدا کے گھروں میں سے ایک گھر میں شہید کر دیا ... مسلمانوں کا ایک گروہ نہیں ہیں ہم جب تک وہ حضرت زندہ تھے ان کو پانی نہیں دیا اور وقت موت بھی انھوں ... ان کی پیاس نہیں بجھائی یہاں تک کہ تو نے ان کو اپنی بارگاہ میں بلا لیا ہم وہ بہترین عادت، پاک سرشت، معروف مشہور فضائل اور روشن و کردار کے مالک تھے، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت میں نہ گرفتار ہوئے اور نہ اس سے ڈرے۔

اے میرے رب! تو نے بچپن سے ان کو راہ اسلام دکھائی اور بزرگی میں ان کو مناقب سے نوازا اور ہمیشہ تیرے ساتھ رسول کے لئے سچے قلب کے ساتھ رہے یہاں تک کہ تو نے اپنے جوار میں انھیں بلا لیا دنیا سے بے رغبت تھا اس کے حریص نہ تھے بلکہ تیری رضا کی خاطر آخرت کی جانب راغب تھے اس نے تیری راہ میں ...

اما بعد: اے اہل کوفہ، اے دھوکہ باز، بے وفا و خود خواہ لوگو! ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے ذریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا، ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم و فہم کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اور اس کی حکمت کے حافظ ہیں ہم ہی ...



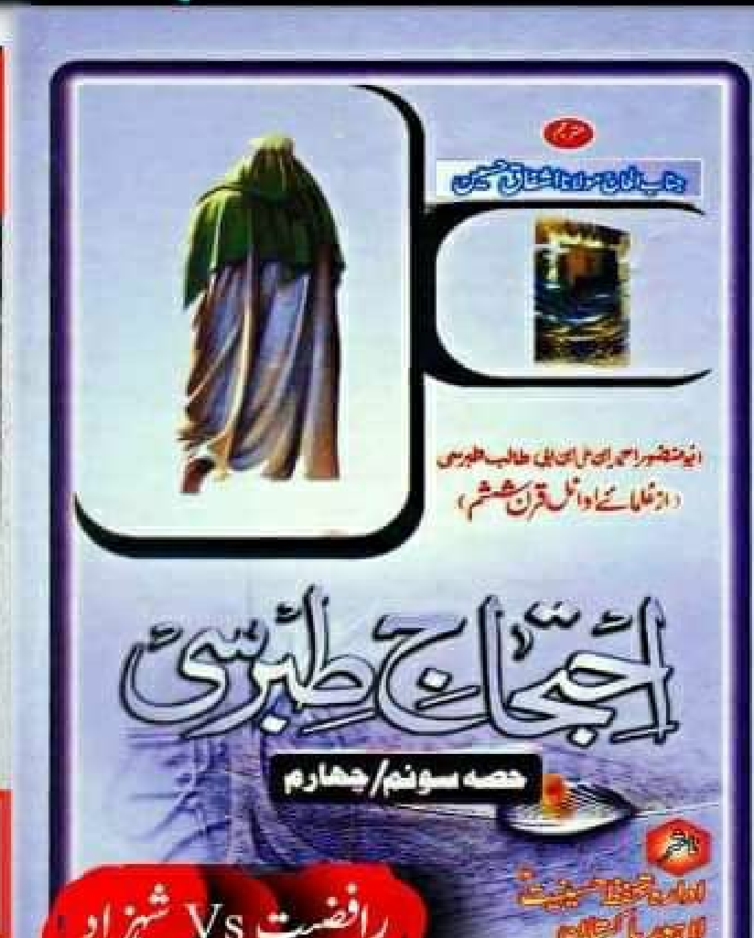


رافضیت Vs شہزاد

## امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد
## اہل کوفہ سے امام زین العابدین کا درد ناک احتجاج کہ تم
## میری امت سے نہیں ہو

اے لوگو تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا اور ان کے ساتھ عہدو پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یارو مدد گار چھوڑ دیا تمہاری ہلاکت ہو تم نے پہلے سے اپنے لیے کتنا بڑا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہو اکس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عزت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو

**احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۷۱**

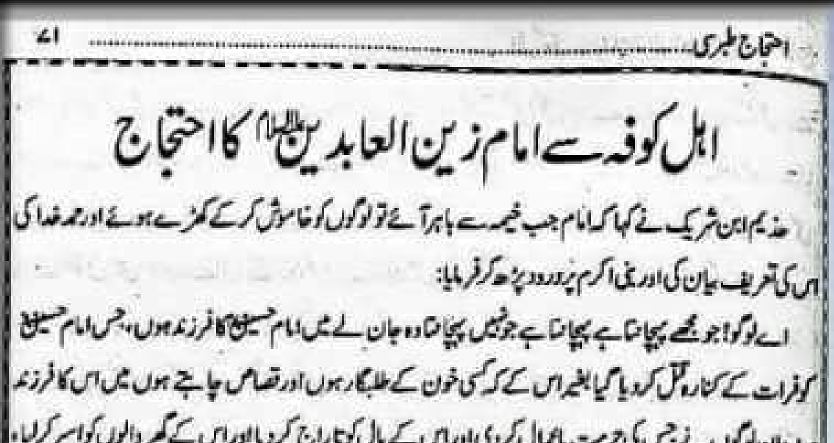

احتجاج طبرسی ........................................ ۷۱

### اہل کوفہ سے امام زین العابدینؑ کا احتجاج

حذیم ابن شریک نے کہا کہ امام جب خیمہ سے باہر آئے تو لوگوں کو خاموش کر کے کھڑے ہوئے اور حمد خدا کی اس کی تعریف بیان کی اور نبی اکرم پر درود پڑھ کر فرمایا:

اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتا ہے جو نہیں پہچانتا وہ جان لے میں امام حسینؑ کا فرزند ہوں، جس امام حسینؑ کو فرات کے کنارہ قتل کر دیا گیا بغیر اس کے کہ کسی خون کے طلبگار ہوں اور قصاص چاہتے ہوں میں اس کا فرزند ہوں ان لوگوں نے جس کی حرمت پائمال کر دی اور اس کے مال کو تاراج کر دیا اور اس کے گھر والوں کو اسیر کر لیا، میں اس کا فرزند ہوں جس کو گھیر کر قتل کر دیا اور یہی فخر کافی ہے۔

اے لوگو! تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا، اور ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا؟

تمہاری ہلاکت ہو تم نے پہلے سے اپنے لئے کتنا برا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہو کس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عترت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو؟

راوی: لوگوں کی صدائے گریہ بلند ہوئی اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم ہلاک ہو گئے تم نے نہیں سمجھا ہوں

# پچاس ہزار شیعوں میں امام صاحب کو پچیس پکے اور سچے شیعہ بھی نا مل سکے

مفضلؒ بن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے دریافت فرمایا کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں میں نے کہا پچاس ہزار مگر امام اپنے اس سوال کو برابر دہراتے رہے (اور میرا جواب قبول نا فرمایا) پھر پوچھا کیا تمہیں امید ہے (سچے اور پکے) بیس شیعہ وہاں ہونگے اس کے بعد فرمایا کاش وہاں ایسے پچیس افراد ہوتے جو ہمارے امر کی پوری معرفت رکھنے والے ہوتے اور ہمارے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نا کہتے

**شیعان اہل بیت فضائل صفات فرائض**

## صرف حق بات کریں

عن المفضل بن قيس، عن أبي عبد الله عليه السلام، قال: قال لي: كم شيعتنا بالكوفة؟ قال: قلت: خمسون ألفا. قال: فما زال يقول حتى قال: أترجو أن يكونوا عشرين؟ ثم قال عليه السلام: والله لوددت أن يكون بالكوفة خمسة وعشرون رجلا يعرفون أمرنا الذي ... إلا الحق.

مفضل بن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا:
"کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں۔؟"
میں نے کہا: پچاس ہزار۔
مگر امام علیہ السلام اپنے اس سوال کو برابر دہراتے رہے (اور میرا جواب قبول نہ فرمایا)
پھر پوچھا۔۔۔ "کیا تمہیں امید ہے کہ (سچے اور پکے) بیس شیعہ وہاں ہونگے۔"
اس کے بعد فرمایا۔۔۔ کاش وہاں ایسے پچیس افراد ہوتے جو ہمارے امر کی (پوری) معرفت رکھنے والے ہوتے، اور ہمارے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہتے۔

## دلوں میں حلاوت ایمان

حدثنا محمد بن علي ماجيلويه رحمه الله با سناده رفعه عن أبي عبد الله عليه السلام قال:

(۲۹۶)

# شیعانِ اہلبیتؑ

Shahzad

فضائلِ صفاتِ فرائض

علامہ سید رضی جعفر نقوی

# سیدنا امام حسین علیہ السلام و رضی اللہ عنہ کے قاتل کوفی شیعہ تھے

MOHAMMAD WALEED

[illegible]

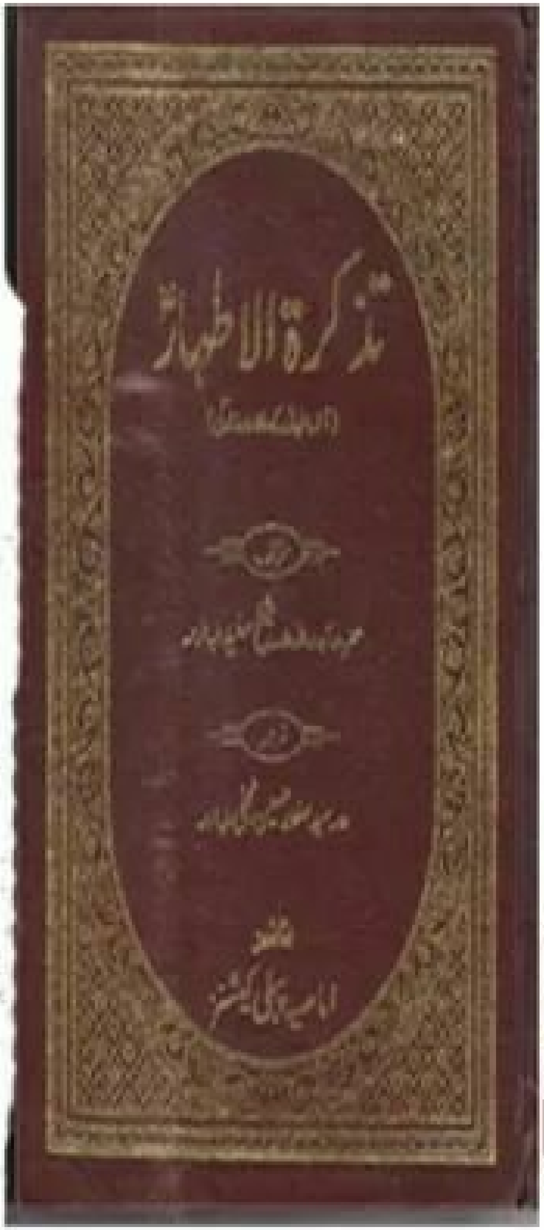


[illegible]

www.facebook.com/Mohammadwaleedibraheem.

# کربلا میں رافضیت کو مخاطب کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آنسو جاری کر دینے والا احتجاج

اے جماعت تمہارے لیے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تاکہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گے اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہم پر آتش جلا دی تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یارو مددگار ہو گے حالانکہ انہوں نے تمہارے ساتھ عدل و انصاف سے کام لیا نا ان سے خیر کی امید رکھتے ہو، تم پروائے ہو، جب تلواریں نیاموں میں قلب آرام وسکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نا چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے،
تمہارے لیے ہلاکت و تباہی ہو.

**احتجاج طبرسی صفہ 41**

احتجاج طبرسی ........ ٦٢

## کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسین علیہ السلام کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسین علیہ السلام کا محاصرہ کر لیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انہیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد و ثنائے الٰہی بجالائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تا کہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلادی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار و مددگار ہو گئے حالانکہ انہوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل و انصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو، تم پروائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام و سکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے، تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کنیز کے غلاموں! احزاب میں باقی بچے لوگو! کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کر دیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک و ناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر و دھوکے سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

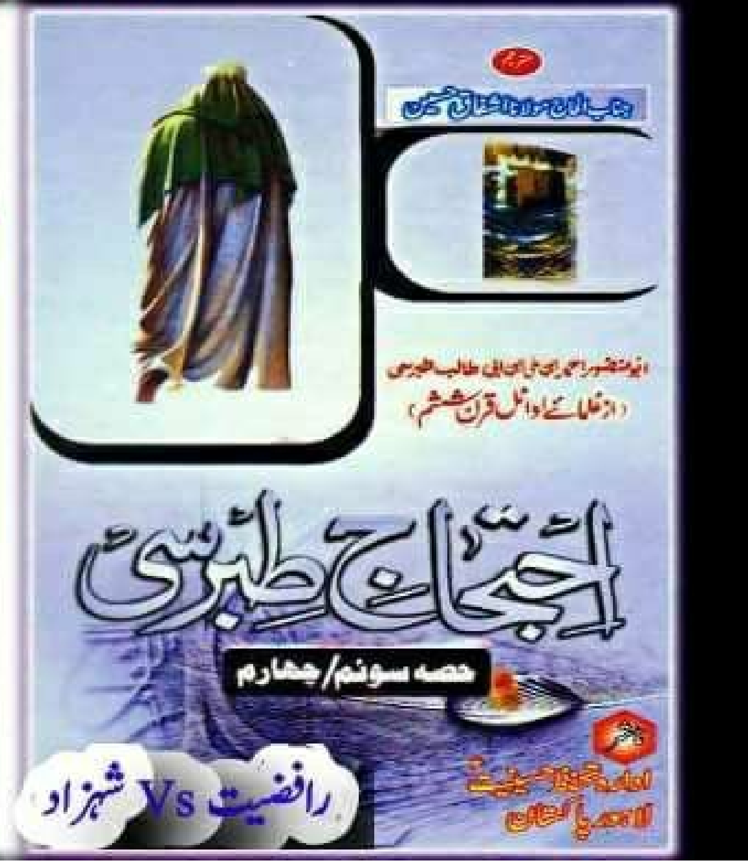

## مسلم بن عقیلؓ کی اٹھارہ ہزار کوفی شیعوں نے بیعت کی تو انہوں نے امام حسینؓ کو خط لکھا کہ آپ جلدی کوفہ آجائیں

حضرت مسلم بن عقیلؓ کے خاص حالات صاحب الناشئین لکھتے ہیں جب حضرت مسلم بن عقیلؓ کوفہ میں داخل ہوئے تو اہل کوفہ نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور ان کو مطمئن کر دیا کہ ہم نصرت و اطاعت کو حاضر ہیں اٹھارہ ہزار اہل کوفہ سے بیعت لینے کے بعد حضرت مسلم بن عقیلؓ نے تقریباً گیارہ ذلعقیدہ کو عالیس بن شیب کے ہاتھ حضرت حسینؓ کی خدمت میں یہ خط روانہ کیا۔ سب واقف ہیں کہ پیش رو قافلہ اپنے اہل قافلہ سے جھوٹ نہیں بولتا ہے یہاں کی کیفیت بھی یہ ہے کہ اس وقت تک اٹھارہ ہزار میرے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اب مناسب ہے کہ آپ بہت جلد تشریف لائے کیونکہ سب آپ کے مطیع ہیں اور سب آل معاویہ سے قطع تعلق کر لیا ہے

ذبح عظیم ص ۱۱۱، ۱۱۰

تمہارے خوف نے یہ خط میرے نام لکھوایا ہے اور پہلے تم نے اس سفر سے جو تمہیں درپیش ہے اپنے نسخ عزم کی اطلاع میرے لئے بہر کی ہے تم یقین کر لو کہ میں نے اپنے نانا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ہم اہلبیت کبھی فال نہیں لیتے اور نہ کسی کو اپنے فال بد لینے کی اجازت دیتے ہیں پس جب تم میرا یہ خط پاؤ تو فوراً جس طرف سے تمہیں بھیجا ہے چلے جاؤ اور جس کام کے لئے تمہیں مامور کیا ہے اُسے بجا لاؤ اور کوفہ کی طرف کوچ کرو۔

با خدا اے من نیز بر آں حمید ام کہ تو باشی۔ (صفحہ ۱۰۷)

حضرت مسلم کے خاص حالات میں صاحب صلاح النشائتین لکھتے ہیں جب حضرت مسلم داخل کوفہ ہوئے تو اہل کوفہ نے انکی بہت تعظیم و تکریم کی اور ان کو مطمئن کر دیا کہ ہم نصرت و اطاعت کو حاضر ہیں اٹھارہ ہزار اہل کوفہ سے بیعت لینے کے بعد حضرت مسلم نے تقریباً گیارہ ذلعقدہ کو عابس ابن شبیب کے ہاتھ جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں یہ خط روانہ کیا واقف ہیں کہ پیش رو قافلہ اپنے اہل قافلہ سے جھوٹ نہیں بولتا ہے یہاں کی

Facebook. Com/Muhammad Umair



کیفیت یہ ہے کہ اس وقت تک اٹھارہ ہزار میرے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اب مناسب یہ ہے کہ آپ بہت جلد یہاں تشریف لائیے کیونکہ سب آپ کے مطیع ہیں اور سب نے آل معاویہ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس وقت یزید کی طرف سے نعمان ابن بشیر حاکم کوفہ تھا چونکہ اس نے حضرت مسلم کی طرف سے اعراض کیا یہ بات ہوا خواہان دولت کو گوارا نہ ہوئی تو مسلم ابن سعید

بیماری کا بہانہ کر کے رک گیا۔ مقصد یہ تھا کہ کسی طرح ابن زیاد رستہ میں ایک روز تک رک جائے اور جناب امام حسین علیہ السلام اس سے پیشتر پہنچ کر کوفہ پر اپنا قبضہ کر لیں۔ اس منصوبہ میں شریک کے اور لوگ بھی شریک تھے مگر ابن زیاد نے اس کے رکنے کی پرواہ نہیں کی اور برابر رواں دواں داخل کوفہ ہوا چونکہ ابن زیاد کا داخلہ شب کے

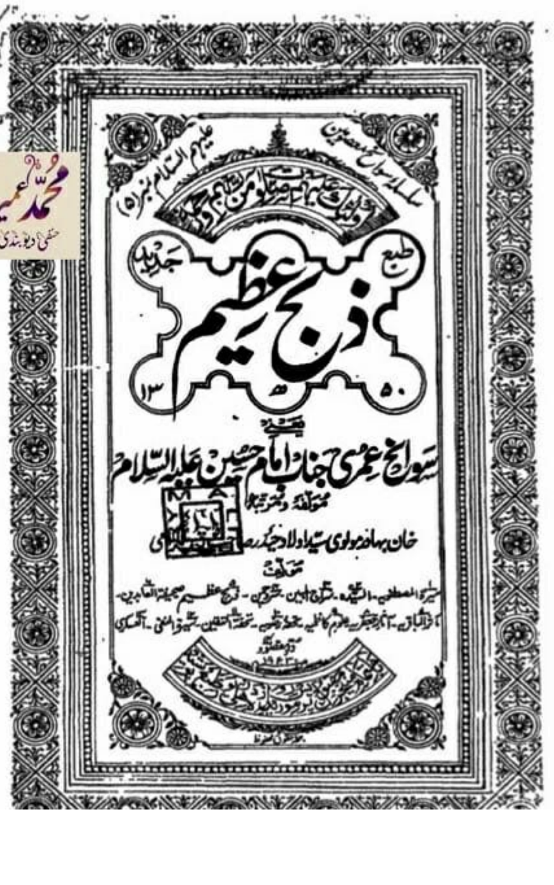

# کوفی شیعوں کے بارہ ہزار خطوط کا جواب امام حسین رض کی طرف سے

یہ خط ہے حسین بن علیؑ کی طرف جمیع مومنین و مسلمین کے نام واضح ہو کہ سب سے آخر میں ہانی اور سعید تم لوگوں کے خطوط لے کر آئے اور تمہارے سابق ولاحق خطوط میں جو مقاصد مرقوم تھے میں نے ان کو سمجھا تم نے باتفاق اپنے نامہ و پیام میں ظاہر کیا ہے کہ ہم لوگوں کی ہدایت کے لیے کوئی امام نہیں تم آؤ تو امید ہے کہ خدا ہم سب کو تمہاری رہنمائی سے راہ راست اور مسلک حق پر فائز فرمائے لہذا میں اپنے برادر عم اور اہل خاندان سے معتمد مسلم بن عقیلؑ کو بھیجتا ہوں اور ان کو میں نے حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے حالات اور معاملات سے آگاہی حاصل کر کے حقیت امر سے مجھے مطلع کریں پس اگر انہوں نے لکھا کہ تم سب خاص و عام باتفاق طالب حق ہو اور آخرت حق پر آمادہ ہو تم میں جو ارباب عقیل و فضل ہیں وہ سب تم سے متفق ہیں جیسا کہ تم اپنے خطوط میں ظاہر کر چکے ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ میں بہت جلد تمہارے پاس پہنچتا ہوں اور نیز واضح رہے کہ امام پس وہی امام ہے جو مطابق کتاب خدا عمل کرے اور طریق عدل و حق پر قائم ہو اور اپنے نفس کو ہمیشہ احکام خدا اور رسولؐ کا پورا پابند رکھے والسلام

ذبح عظیم ص ۱۰۹

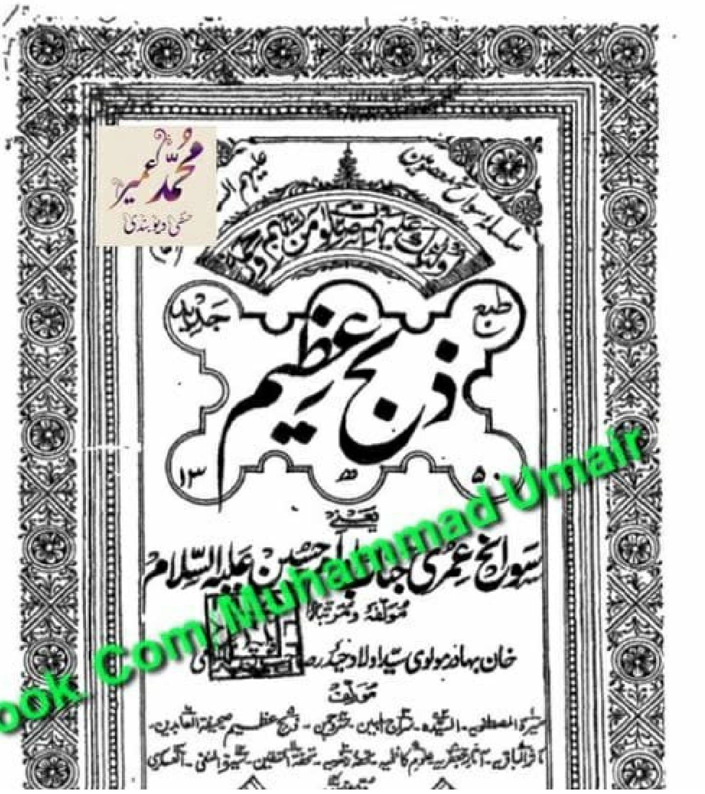

# کوفی شیعوں کے بارہ ہزار خطوط کا جواب حضرت حسینؓ کی طرف سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین ابن علیؓ کی طرف سے مومنین کوفہ کے معززین کی طرف اما بعد ہانی اور سعید تمہارے رقعہ جات لے کر میرے پاس پہنچے یہ تمہارے ایلچیوں میں سے آخری ایلچی ہیں جو کچھ تم نے لکھا ہے میں نے سمجھ لیا ہے کہ تمہارا امیر بغیر کوئی امام نہیں اور تم مجھے اپنے ہاں آنے کو کہتے ہو میرا چچازاد بھائی اور میرے اہل بیت میں سے قابل اعتماد مسلم بن عقیلؓ تمہارے پاس آرہا ہے میں نے اسے کہا ہے کہ وہاں جاکر تمہارے متعلق اچھی رائے اور تمارے حالات مجھے لکھے میں انشاء اللہ بہت جلد تمہارے پاس آؤں گا

**ارشاد شیخ مفید جلد دوم ص ۳۶**



ثم كتب شبث بن ربعي ، وحجار بن ابجر ، ويزيد بن الحارث بن رويم ، وعروة بن قيس ، و عمرو بن الحجّاج الزبيدي ، ومحمد بن عمرو التيمي ، امّا بعد فقد اخضر الجنّات و أينعت الثمار فاذا شئت فاقبل على جند لك مجنّد . والسلام ، وتلاقت الرسل كلّها عنده فقرأ الكتاب وسئل الرسل عن الناس ، ثم كتب مع هاني بن هاني وسعيد بن عبدالله وكانا آخر الرسل :

بسم الله الرحمن الرحيم

من الحسين بن علي الى الملاء من المؤمنين والمسلمين ، اما بعد فان هانياً و سعيداً قدما علي بكتبكم وكانا آخر من قدم علي من رسلكم ، وقد فهمت كل الّذى اقتصصتم وذكرتم ، ومقالة جلّكم انه ليس علينا امام فأقبل لعل الله أن يجمعنا بك على الحق والهدى ، وانّي باعث اليكم أخي وابن عمّي وثقتي من أهل بيتي مسلم بن عقيل ، فان كتب الي انّه قد اجتمع رأى ملاءكم و ذوي الحجى والفضل منكم على مثل ما قدمت به رسلكم وقرأت في كتبكم فانّي أقدم اليكم وشيكاً انشاء الله ، فلعمري ما الامام إلّا الحاكم بالكتاب ، القائم بالقسط الداين بدين الحق ، الحابس نفسه على ذات الله . والسلام .

وة بن قيس ، وعمرو بن حجاج
پس از حمدوثنای پروردگار
مجهزی (كه برای یاریت آماده
آنحضرت بهم رسيدند ، امام
وسعيد بن عبدالله كه آخرين

نان ومسلمانان ، اما بعد همانا
بودند ، ومن همهٔ آنچه داستان
امام وپيشوائى نيست پس بسوى
ون برادرم وپسر عمويم وآنكس
كه مورد اطمينان ووثوق من در ميان خاندانم ميباشد (يعنى) مسلم بن عقيل را بسوى شما گسيل داشتم ، تا اگر

من الحسين بن علي الى الملاء من المؤمنين والمسلمين ، اما بعد فان هانياً و سعيداً قدما علي بكتبكم وكانا آخر من قدم علي من رسلكم ، وقد فهمت كل الّذى اقتصصتم وذكرتم ، ومقالة جلّكم انه ليس علينا امام فأقبل لعل الله أن يجمعنا بك على الحق والهدى ، وانّي باعث اليكم أخي وابن عمّي وثقتي من أهل بيتي مسلم بن عقيل ، فان كتب الي انّه قد اجتمع رأى ملاءكم و ذوي الحجى والفضل منكم على مثل ما قدمت به رسلكم وقرأت في كتبكم فانّي أقدم اليكم وشيكاً انشاء الله ، فلعمري ما الامام إلّا الحاكم بالكتاب ، القائم بالقسط الداين بدين الحق ، الحابس نفسه على ذات الله . والسلام .

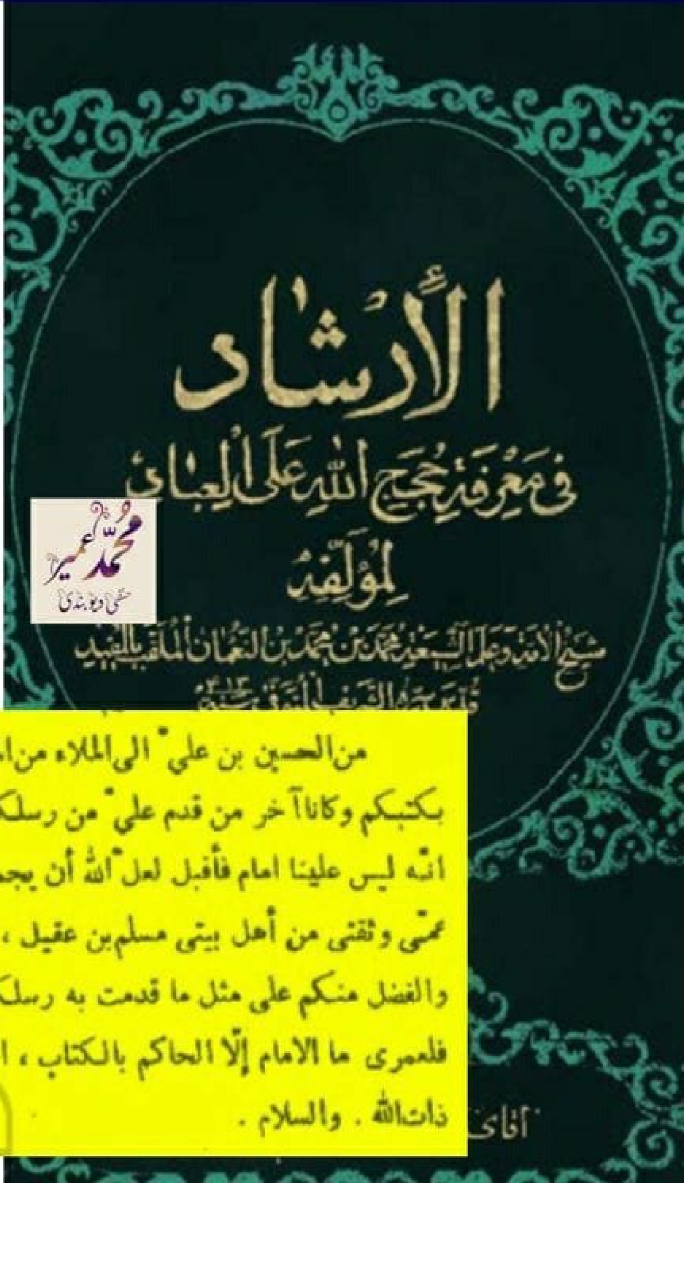

# بحار الانوار

۱-۲

در حالات

حضرت امام حسین علیہ السلام

اس کے بعد کہا : میں نے سنا ہے کہ ایک شخص اہلِ بیتِ رسالتؐ سے یہاں آئے ہیں۔ فرزندِ رسولؐ کے لیے بیعت لیتے ہیں۔ خوفِ مخالفین سے پوشیدہ ہیں۔ تین ہزار درہم نذر لایا ہوں چاہتا ہوں کہ ان تک پہنچاؤں، کوئی میری رہبری نہیں کرتا۔ اس وقت میں متحیّر تھا ناگاہ میں نے سنا کہ مومنین کی ایک جماعت آپ کی طرف اشارہ کرکے کہہ رہی ہے ، کہ یہ شخص احوالِ اہلِ بیت سے مطلع ہے۔ اس لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں ، یہ مال لیجئے اور ان کی زیارت کے شرف سے مشرّف کیجئے ، میں امیدوار ہوں کہ مجھے اِس شرف سے محروم نہ رکھیئے گا، کیونکہ میں انکے محبّوں سے ہوں ، اگر آپ چاہیں تو پہلے مجھ سے بیعت لے لیں، اس کے بعد ان کی خدمت میں لے چلیں۔ ابنؓ عوسجہ اس کی باتوں سے فریب میں آگئے ، کہنے لگے۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ ایک دوستدارِ اہلِ بیت سے ملاقات میسّر ہوئی اور اس کے دیکھنے سے مجھے خوشی حاصل ہوئی، لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ لوگ میرے حال سے مطلع ہوگئے ہیں۔ اس مکّار نے کہا: آپ آزردہ نہ ہوجئے جو کچھ آپ کے لیے ہونا ہے خیر ہے، آپ مجھ سے بیعت لے لیجئے، میں چاہتا ہوں کہ بیعتِ امامؑ میں داخل ہوں۔ ان بزرگوار نے اس کے کلماتِ دروغ کو صدق پر محمول کرکے اس شقی سے بیعت لی۔ اور عہد و پیمان لئے کہ اس راز کو افشا نہ کرے ، اور کہا : میرے پاس آتے رہنا۔ تاکہ میں نائبِ امام سے تیری حضوری کی اجازت لے لوں۔ پس وہ ملعون کئی دن برابر ابنِ عوسجہ کے گھر پر آتا رہا، یہاں تک کہ ان کو اعتماد حاصل ہوا۔ اور اس مکّار کو حضرت مسلمؑ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت مسلمؑ نے بیعت لی۔ اور ابو ثمامہؓ صائدی سے کہا: کہ اس سے یہ مال لے لو۔ ابو ثمامہ جس قدر شیعیانِ کوفہ حضرت مسلمؑ کے پاس مال لاتے تھے اور سلاحِ جنگ شیعوں کے لیے مول لیتے تھے۔ اس کے خزینہ دار تھے۔ اور مردِ دانا اور شجاعانِ عرب اور رؤسائے شیعہ سے تھے۔ پس معقل ہر روز سب سے پہلے حضرت مسلمؑ کی خدمت میں آتا تھا اور سب کے بعد جاتا تھا، یہاں تک کہ تمام شیعیان و ناصرانِ امامِ مظلوم سے مطلع ہوگیا۔ اور اس نے ابنِ زیاد کو اس سے باخبر کیا۔

ابنِ شہر آشوب نے روایت کی ہے، جب مسلمؑ ابنِ عقیلؑ داخلِ کوفہ ہوئے تو سالم ابنِ مسیّبؒ کے گھر نزولِ اجلال فرمایا اور بارہ ہزار آدمیوں نے ان کی بیعت کی جب ابنِ زیاد کوفہ میں آیا، تو حضرت مسلمؑ شب کو سالم ابنِ مسیّب کے گھر سے ہانی بن عروہ

دے اور رعایا سے عدل کرے، شریعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باہر قدم نہ رکھے، والسلام۔" پس حضرتؑ نے مسلم بن عقیل کو قیس ابن مسہر صیداوی اور عمارہ ابن عبداللہ سلولی اور عبدالرحمن ابن عبداللہ ازدی کے ساتھ بیعتِ اہلِ کوفہ کے لئے روانہ کیا اور فرمایا: تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنانا، اعدائے دین سے امرِ بیعت کو مخفی رکھنا۔ ہر ایک سے بحُسنِ تدبیر مدارات بیعت لینا۔ اگر اہلِ کوفہ میری بیعت پر اتفاق کریں تو جلد مجھے لکھ بھیجنا۔ حضرت مسلمؑ حضرت امام حسینؑ کو وداع کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مسجدِ مدینہ میں نماز پڑھی، روضۂ رسول اللہ کی زیارت کر کے دولت سرا تشریف لائے۔ اپنے خویش واقرباء اور دوستان کو وداع کیا، اور دو شخص راہبر قبیلہ قیس سے باجارہ ہمراہ لے کر جانب کوفہ روانہ ہوئے قدرے راہ طے ہوئی تھی، وہ دونوں راہ بھول گئے، اور جس قدر پانی ساتھ تھا سب صرف ہو گیا، اور پیاس نے غلبہ کیا، یہاں تک کہ راہ چلنے سے بھی عاجز ہو گئے۔ اس وقت راہبروں کو نشانِ راہ ملا، انھوں نے حضرت مسلم کو آگاہ کیا، اور خود شدتِ تشنگی سے ہلاک ہو گئے۔ حضرت مسلم نے بعد مشقّت بسیار موضع مضیق میں پہونچکر پانی پایا۔ وہاں سے ایک عریضہ حضرت امام حسینؑ کی خدمت میں لکھا اور اپنا سب حال اور ان دو شخصوں کے مرنے کی خبر تحریر کی۔ اور لکھا کہ میں ابتدائے سفر میں اس واقعہ کو فالِ نیک نہیں جانتا۔ اگر حضرت مناسب جانیں تو مجھے اس سفر سے مناسب رکھیں، میرے عوض اور کسی کو بھیجیں۔ حضرتؑ نے جواب میں لکھا: مجھے ڈر ہے کہ تم نے کہیں بزدلی اور خوفِ جان کی وجہ سے اس سفر سے منھ نہ موڑا ہو۔ میں نے جس طرف جانے کو تم سے کہا ہے بے تامل چلے جاؤ۔ جب یہ نامہ حضرت مسلم کو پہونچا، کہا: میں خوفِ جان نہیں رکھتا، یہ فرما کر روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ایک ہرن کو تیر مارا، اور وہ آہو زمین پر گر کے ہلاک ہوا۔ حضرت مسلم نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے دشمن کو قتل کروں گا۔ اگرچہ بظاہر حضرت مسلم نے تشفیِ خاطر کے لئے یہ کلمہ فرمایا لیکن اپنے انجام کو سمجھ گئے تھے۔ جب حضرت مسلم کوفے میں پہونچے مختار ابن ابی عبیدہ ثقفی کے گھر میں، جس کو اب خانۂ مسلم ابن مسیّب کہتے ہیں، نزولِ اجلال فرمایا۔ اہلِ کوفہ نے خبر حضرت مسلم سن کر بہت ہی اظہارِ سرور کیا۔ جوق درجوق آپ کی خدمت میں آتے تھے۔ جب بہت لوگ جمع ہوئے، حضرت مسلم نے حضرت امام حسینؑ کا خط سب کے روبرو پڑھا۔ سب اسے سن کر رونے لگے۔ اور بیعت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ

کہا: جب حضرت تشریف لائیں گے، ہم سب حاضر ہوں گے، بہ کمال اخلاص و اطاعت بیعت کریں گے۔ نصرت و یاری اور دفع شرِ اعدا میں جانفشانیاں کریں گے۔ پس ایک عریضہ اس مضمون کا اہلِ کوفہ نے حضرت کو لکھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ یہ نامہ ہے حضرت امام حُسین ابنِ علی صلواۃ اللہ علیہما کی خدمت میں سُلیمان ابنِ صرد اور مسیّب ابنِ نجبہ اور رفاعہ ابنِ شداد بجلی اور حبیب ابنِ مظاہر اور مومنین و دیگر مُسلمین کی طرف سے ہمارا سلام آپ پر، حمد اس خدا کی، جس نے آپ کے ایسے دشمن جبّار اور معاند کو ہلاک کیا۔ جو بغیر رضا سے اُمّت حاکم ہوا تھا، اور بہ ظلم و ستم فرمانروائے خلائق تھا۔ اموالِ مردم بناحق اپنے تصرّف میں لایا۔ بندگانِ پارسا کو قتل کیا، بدوں کو نیکوں پر مسلّط کیا۔ اموالِ خلائق کو بناحق مالداروں اور جابروں پر تقسیم کیا۔ آپ مُطّلع ہوں کہ ہم سوا آپ کے کوئی امام و پیشوا نہیں رکھتے، اُمیدوار ہیں کہ آپ ہماری طرف توجہ فرما کر تشریف لائیے۔ ہم سب آپ کے مطیع فرمانبردار ہیں۔ شاید حق تعالیٰ آپ کی برکت سے حق کو ہمارے ہاتھ پر ظاہر فرمائے۔ نعمان ابنِ بشیر (حاکمِ کوفہ) بہ نہایت ذِلّت و خواری قصرالامارہ میں ہے۔ اس کی جمعہ و جماعت میں ہم نہیں جاتے، اور نہ بروزِ عید اس کے پاس جاتے ہیں۔ جس وقت حضرت کی خبرِ روانگی ہم کو پہونچے گی، اِنشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو شہر کوفہ سے نکال دیں گے تاکہ اہلِ شام سے جاکر ملحق ہو، اس خط کو عبداللہ ابنِ مسمع ہمدانی اور عبداللہ ابنِ وال کے ہاتھ امام علیہ السّلام کی خدمت میں بھیجا اور دونوں کو بہت تاکید کی کہ اس نامہ کو بہت جلد پہونچانا۔ چنانچہ انھوں نے دسویں تاریخ ماہِ مبارک رمضان کو مکّہ معظّمہ میں پہونچ کر یہ نامہ حضرت کو پہونچایا۔ عبداللہ بن مسمع و ابنِ وال کی روانگی کے بعد قیس ابنِ مسہر صیداوی اور عبداللہ بن شداد ارحبی اور عمارہ ابنِ عبداللہ سلولی کو اہلِ کوفہ نے ڈیڑھ سو نامے دے کر حضرت کے پاس روانہ کیا اور ہر نامہ کو ایک یا دو چار شخصوں نے شریک ہو کر لکھا تھا۔ سیّد ابنِ طاؤس رحمۃ اللہ نے لکھا ہے۔ اگرچہ اس قدر نامے اہلِ کوفہ کے حضرت کو پہنچے لیکن تامّل فرماتے تھے، اور جواب نہ لکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک دِن میں چھ سو خطوط پہنچے اس کے بعد مسلسل خطوط آتے رہے، یہاں تک کہ چند رُوز میں بارہ ہزار نامے اہلِ کوفہ کے حضرت کے پاس جمع ہوئے۔

شیخ مفید علیہ الرّحمۃ نے فرمایا: پھر اہلِ کوفہ نے دو رُوز کے بعد ہانی ابنِ ہانی سبیعی اور

مکّہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس آیۂ کی جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے حال میں ہے، تلاوت فرماتے تھے: فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ ...... سَوَاءَ السَّبِيلِ الخ (سورہ القصص آیت ۲۱-۲۲) حضرت امام حسینؑ، راہ متعارف سے روانہ ہوئے، اہلِ بیت نے عرض کیا، یا حضرتؑ! مناسب یہ ہے کہ راہ غیر متعارف سے تشریف لے چلئے جس طرح عبداللہ ابنِ زبیر گیا، تاکہ اگر کوئی شخص آپ کی تلاش میں آوے تو نہ پا سکے، فرمایا: کہ میں راہِ راست سے نہیں پھر سکتا۔ حق تعالیٰ جو چاہے میرے بارے میں حکم فرمائے۔ جب حضرتؑ روزِ جمعہ تیسری تاریخ شعبان کو داخلِ مکّہ معظمہ ہوئے، اِس آیت کی تلاوت فرماتے تھے: وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ؕ یعنی جب حضرت موسیٰ متوجہ شہر مدین ہوئے۔ تو کہا: اُمیدوار ہوں کہ پروردگار میرا مجھ کو راہ راست کی ہدایت فرمائے اور منزلِ مقصود تک پہنچائے۔ جب اہلِ مکّہ نے اور اُن لوگوں نے جو اطراف و جوانب سے عمرہ کو آئے تھے۔ حضرتؑ کے تشریف فرما ہونے کی خبر سُنی، ہر صبح و شام امامِ عالی مقام کے پاس آتے تھے۔ عبداللہ ابنِ زبیر اس وقت مکّہ میں موجود تھا، اور اکثر ملاقات کو حاضر ہوتا تھا، یہاں تک کہ کبھی دو دو دن متواتر حاضر ہوتا تھا، اور کبھی دو دن میں ایک مرتبہ، اور حضرتؑ کے تشریف لانے سے بظاہر اظہارِ سرور و شادمانی کرتا۔ لیکن باطن میں حضرتؑ کے آنے سے راضی نہ تھا، اِس لئے کہ جانتا تھا جب تک حضرتؑ مکّہ میں تشریف فرما ہیں۔ کوئی شخص اہلِ حجاز سے میری بیعت نہ کرے گا۔ کیونکہ حسینؑ جلیل القدر ہیں۔ اور لوگوں کے دِل اِن کی طرف راغب ہیں جب اہلِ کوفہ کو خبر پہنچی کہ معاویہ کا انتقال ہو گیا، اور امام حسینؑ بیعت یزید سے انکار کر کے مکّہ معظمہ تشریف لائے ہیں، ابن زبیر بھی بیعت یزید سے تخلّف کر کے مکّہ معظمہ میں آیا ہے۔ تو شیعیانِ کوفہ سلیمان ابنِ صرد خزاعی کے گھر میں جمع ہوئے اور حمد و ثنائے الٰہی بجالائے، وفاتِ معاویہ اور بیعت یزید کا ذکر ہوا، سلیمان نے کہا: کہ امام حسین علیہ السّلام، مکّہ معظمہ میں تشریف فرما ہیں، ہم سب ان کے اور ان کے پدرِ بزرگوار کے شیعہ و ہوا خواہ ہیں۔ اگر مناسب جانو، اور رائے مستقیم ہو تو سب ان کی نصرت کریں، اور ان کے دشمنوں سے جہاد کریں، اور جان و مال سے ان کی مدد کریں اور اس مضمون کا ایک عریضہ حضرتؑ کو لکھ کر طلب کرو۔ اگر اپنی نامردی سے ڈرو، اور اُن کی اعانت میں سستی کرو، تو انھیں فریب نہ دو، اور مہلکہ میں نہ ڈالو، سب نے

امین کریں مجھے ان کے مال سے کیا کام۔ جس طرح انھوں نے تجھ سے کہا، وہی کر۔ جب انھیں قتل کریں گا، تو ان کے دفن سے ممانعت نہ کروں گا۔ اب رہے حسینؑ، اگر وہ میرا ارادہ نہ کریں گے تو میں بھی تصرف نہ کروں گا۔ اس کے بعد ابنِ زیاد نے کہا: اے مسلمؑ! اس شہر میں آکر تم نے مسلمانوں کی جمعیت متفرق کی۔ آتشِ فتنہ وفساد روشن کی۔ بعض کو بعض پر مسلّط کیا۔ مسلمؑ نے فرمایا: اے ملعون! تو کاذب ہے، کیونکہ نے ہم کو لکھا، تیرے باپ زیاد نے دینِ خدا میں بدعتیں کیں۔ بندگانِ نیک کو بے گناہ قتل کیا۔ کسریٰ وقیصر کے اعمال وافعال کو مسلمانوں میں جاری کیا۔ ہم اس لئے آئے کہ بہ عدالت ان میں سلوک کریں، کتابِ خدا وسنتِ رسولؐ کے موافق حکم کریں۔ ابنِ زیاد نے کہا: تم اس حکم کے قابل نہیں ہو، اس لئے کہ تم مدینہ میں والعیاذ باللہ شراب پیتے تھے۔ حضرت مسلمؑ نے کہا: قسم خدا کی تو جھوٹا ہے، شراب پینا برا کام ہے۔ شراب خور وہ شخص ہے جو مسلمانوں کا خون بہاتا ہے اور قتل نفسِ محترم کرتا ہے۔ ناحق عداوت وبدگمانی سے مسلمانوں کا خون کرتا ہے۔ لہو ولعب میں ایسا مشغول ہے، گویا اُسے کوئی دوسرا کام نہیں۔ ابنِ زیاد نے کہا: خدا نے تم کو اس کام کے قابل نہ جانا۔ حضرت مسلمؑ نے کہا: کون شخص ہم سے امامت وخلافت کے لئے سزاوار تر ہے۔ ابنِ زیاد نے کہا: یزید۔ حضرت مسلمؑ نے فرمایا: ہم ہر حال میں حمد وشکرِ خدا بجالاتے ہیں اور راضی ہیں، حق تعالیٰ جو حکم چاہے ہمارے اور تمہارے درمیان کرے۔ ابنِ زیاد نے کہا: خدا مجھے قتل کرے۔ اگر میں تمہیں اس طرح سے قتل نہ کروں کہ کوئی شخص اہلِ اسلام سے اس طرح قتل نہ ہوا ہو۔ حضرت مسلمؑ نے کہا: تجھ سے اسلام میں ایسی ہی بدعتوں کے ظہور کی توقع ہے۔ یہ سن کر اس ملعون نے کلماتِ ناسزا جنابِ امیرؑ وامام حسینؑ وحضرت عقیلؑ اور مسلمؑ کے حق میں کہے۔ مسلمؑ نے سکوت فرمایا۔ ابنِ زیاد نے کہا: ان کو بالائے قصر لے جا کر قتل کرو۔ اور بدن ان کا قصر کے نیچے پھینک دو۔ حضرت مسلمؑ نے فرمایا: خدا کی قسم اگر مجھ میں اور تجھ میں قرابت ہوتی تو تو یوں حکم میرے قتل کا نہ کرتا۔ ابنِ زیاد نے کہا وہ شخص کہاں ہے جو مسلمؑ کو قتل کرے۔ بکر ابنِ حمران کو بلا کر کہا: مسلمؑ کو بالائے قصر لے جا اور قتل کر۔ وہ ملعون، جناب مسلمؑ کو لے چلا۔ اس وقت آپ کی زبانِ مبارک پر آوازِ تکبیر واستغفار، درود وسلام بر احمدِ مختار جاری تھی اور درگاہ قاضی الحاجات میں مناجات کرتے جاتے تھے کہ خداوندا حکم کر درمیان ہمارے اور اس گروہ کے جس نے ہمیں فریب دیا اور جھوٹ بولے اور ہماری نصرت ویاری نہ کی۔ پس وہ لعین حضرت مسلمؑ کو بامِ قصر

ایسا دعویٰ کرے، جیسا تم نے کیا اور بلا میں گرفتار ہو۔ چاہیئے کہ گریہ نہ کرے۔ حضرت مسلم نے کہا: قسم خدا کی میں اپنے لئے نہیں روتا بلکہ میں اپنے خویش و اقربا کے لئے روتا ہوں۔ رونا میرا حضرت امام حسینؑ اور ان کی آل و اصحاب کے حال پر ہے کہ وہ حضرت ان غداروں کے فریب سے اپنے یار و دیار سے جدا ہو کر اس طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ لوگ ان سے کیا سلوک کریں گے۔ اس کے بعد حضرت مسلم نے محمد ابن اشعث کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے بندۂ خدا میں جانتا ہوں کہ تو میرے امان دینے سے عاجز ہے اور بلاشبہ مجھے قتل کیا جائیگا۔ آیا تجھ سے ہو سکتا ہے مجھ سے نیکی کرے کسی کو میری طرف سے امام حسینؑ کے پاس بھیج دے کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مع اپنے اہل بیت و اصحاب کے آج یا کل اس طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ شخص حضرت سے جا کر کہے کہ مسلم نے مجھے ایسے وقت میں بھیجا ہے کہ اعداء کے دستِ ظلم میں گرفتار تھے، شام تک زندہ رہنے کی اُمید نہ تھی۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ مع اہل بیت پھر جائیں، اہل کوفہ کے فریب میں نہ آئیں یہ آپ کے پدر بزرگوار علی ابن ابیطالب کے وہی اصحاب ہیں جن کی مفارقت کے واسطے حضرت امام حسینؑ خدا سے تمنا و آرزو کرتے تھے۔ مولا کوفیوں نے آپ کی تکذیب کی اور جس کی تکذیب کی جائے اس کے لئے کوئی رائے و تدبیر نہیں۔ ابن اشعث نے کہا: قسم خدا کی جو کچھ تم نے کہا، اُسے میں عمل میں لاتا ہوں اور ابن زیاد سے کہا: میں نے حضرت مسلم کو امان دی ہے۔

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ ابن زیاد نے عمرو بن حریث مخزومی اور محمد ابن اشعث کو ستر سپاہی ساتھ کر کے حضرت مسلم کی گرفتاری کو بھیجا جس گھر میں مسلم تھے جا کر گھیر لیا۔ مسلم نے ان بے دینوں پر حملہ کیا اور یہ شعر پڑھے ؎

هو الموت فاصنع ویك ما انت صانع ❊ فانت بكاس الموت لا شك جارع
فصبرا لامر الله جل جلاله ❊ فحكم قضاء الله فی الخلق ذائع

حاصلِ مضمون یہ ہے، مرنے سے کچھ چارہ نہیں پس وائے تجھ پر جو کچھ کرنا ہے کر لے کہ بلاشبہ تجھے کاسۂ ناگوار مرگ پینا ہے اور حکم خدائے عزوجل پر صبر کر جو کچھ اس نے خلق پر مقدر فرمایا ہے واقع ہوگا۔ یہ اشعار فرما کر اکتالیس نامردوں کو واصل جہنم کیا۔

محمد ابن ابیطالب نے کہا ہے، جب حضرت مسلم نے ایک جماعت کثیر کو واصل جہنم

فرمایا: میں نے بھی اسے دیکھا تھا، چاہتا تھا کہ کچھ احوال اس سے پوچھوں، عرض کیا قسم بخدا ہم نے تفتیشِ خبر کی اور احوالِ کوفہ اس سے پوچھا وہ شخص ہمارے قبیلہ کا بہت عقلمند اور راست گو آدمی تھا۔ اس نے خبر دی کہ میں کوفہ سے نہ نکلا تھا مگر اس وقت جب کہ مسلم اور ہانی کو قتل کیا جاچکا تھا۔ ان کے پیر میں رسّی باندھ کر بازاروں میں کھینچتے تھے حضرت امام حسینؑ اس قصۂ ہولناک کو سُن کر نہایت متکدّر ہوئے۔ کئی دفعہ فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط خدا رحمت کرے ان پر۔ ہم نے عرض کیا "یا ابن رسول اللہ! ہم آپ کو خدا کی قسم دیتے ہیں کہ آپ یہاں سے پھر چلیے، کوفے میں آپ کا کوئی دوست اور شیعہ نہیں۔ بلکہ ہم ڈرتے ہیں کہ اہلِ کوفہ آپ کے دشمن ہوں گے" پس حضرت امام حسینؑ اُولادِ عقیل کی طرف متوجہ ہوئے اور خبرِ شہادتِ مسلم ان سے بیان کی، اور بہت دِلاسا دِیا پلٹنے کی بابت ان سے مشورہ کیا۔ ان سعادتمندوں نے عرض کیا: قسم بخدا ہم نہ پھریں گے جب تک قِصاص ان کے خون کا نہ لیں۔ یا جو شربتِ شہادت انھوں نے پیا، ہم بھی پئیں، حضرتؑ نے فرمایا: سچ ہے ایسے عزیزوں کے بعد زِندگی کا مزا نہیںؑ۔ راوی کہتا ہے کہ جب معلوم ہوا کہ حضرت امام حسینؑ کا ارادہ سفر پر مصمم ہے۔ پس ہم نے حضرت کو وِداع کر کے عرض کیا کہ خدا خیر کرے آپؑ کے لئے، فرمایا: کہ خدا تم پر رحمت کرے۔ اصحاب نے کہا: یاحضرتؑ! آپ مثل مسلم ابنِ عقیل کے نہیں ہیں۔ اگر کوفہ جایئے گا۔ اہلِ کوفہ آپ کی طرف سبقت کریں گے۔ حضرتؑ نے جواب نہ دیا۔

سیّد ابنِ طاؤسؒ نے روایت کی ہے کہ خبرِ شہادتِ مسلمؑ، منزلِ زبالہ میں حضرتؑ کو پہونچی۔ اور وہاں سے آگے روانہ ہوئے۔ اس وقت فَرَزدَقؔ (شاعر) امامؑ عالیمقام کی خدمت میں آیا۔ بعد سلام عرض کیا: یا ابن رسول اللہ! آپ کوفہ کیوں جاتے ہیں؟ کوفیوں نے آپ کے بھائی (مُسلم ابنِ عقیل) اور ان کے شیعوں کو قتل کر ڈالا۔ امام حسینؑ زار زار مثلِ اَبرِ بہار رَوئے، فرمایا: خدا رحمت کرے مُسلم پر وہ فردوسِ بریں میں رحمت و رِضوانِ الٰہی اور نعمتِ اَبدی پر فائز ہوئے جو کچھ ان پر لازم تھا، اَدا کیا۔ اَب جو ہمارے ذِمّہ باقی ہے، ہم کو کرنا ہے، اس کے بعد حضرتؑ نے چند شعر پڑھے ۔

---

لہ حضرتؑ کا طلبِ مشورہ یہاں پر اَزراہِ اِمتحان و ترغیبِ جہاد تھا، نہ کر کچھ اور۔ (۱۲/ج۔ز)۔

عبیداللہ ابنِ زیاد سے رنجیدہ تھا، اِس رائے کو سرجون غلام کی پسند نہ کیا، سرجون نے کہا: اَے یزید! معاویہ کی رائے کیسی جانتا ہے؟ اگر وہ زندہ ہوتے، ان کی رائے کو پسند کرتا، یزید نے کہا کہ میں ان کی رائے مستحکم جانتا ہوں۔ سرجون نے معاویہ کا نوشتہ نکال کر دکھلایا۔ اس میں لکھا تھا کہ اَے یزید! جب تو خلیفہ بنتا تو عبیدہ ابنِ زیاد کو کوفہ و بصرہ کا گورنر بنانا جب یزید نے اپنے باپ کا نوشتہ دیکھا، تو سرجون سے کہا: اِس کو ابنِ زیاد کے پاس بھیجا دے اور آپ بھی ایک نامہ لکھا: مجھے میرے دوستوں نے لکھا ہے کہ مسلم ابنِ عقیل کوفے میں وارد ہیں، اور حسین بن علی کی نصرت کے لئے لشکر جمع کرتے ہیں، جب یہ نامہ تیرے پاس پہنچے، فوراً کوفہ کو روانہ ہو۔ اور جس حیلہ سے ممکن ہو مسلم کو گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدے، یا قتل کردے، یا کوفے سے ان کو نکال دے۔ مسلم ابن عمر کو نامہ دے کر ابن زیاد کے پاس بھیجا۔ جب یہ خط بصرہ میں ابنِ زیاد کے پاس پہنچا، دوسرے دن وہ شتقی روانہ کوفہ ہوا اور اپنے بھائی عثمان کو بصرہ میں چھوڑ گیا۔

ابنِ نماؒ نے حصین ابنِ عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے، کہ اہلِ کوفہ نے امام حسینؑ کو لکھا کہ ہم ایک لاکھ آدمی آپ کی نصرت اور یاری کے لئے مہیا ہیں۔

داؤد ابنِ ابی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ چالیس ہزار کوفیوں نے امام حسینؑ کی اِس بات پر بیعت کی کہ وہ اس شخص سے لڑیں گے جو حضرت سے لڑے گا، اور اُس سے صلح کریں گے جس سے حضرت صلح کریں۔ اس وقت کوفیوں کو حضرت نے جواب لکھا اور اُن کے التماس کو قبول فرمایا، اور لکھا کہ میں انشاءاللہ عنقریب پہنچتا ہوں۔ اور مسلم بن عقیل کو روانہ فرمایا۔

سید ابنِ طاؤسؒ نے روایت کی ہے، جب حضرت امام حسینؑ نے عرائض اہلِ کوفہ کا جواب لکھا کو رؤساء و شرفائے بصرہ مانند یزید ابنِ مسعود نہشلی اور منذر ابنِ جارود عبدی کو خطوط لکھے، ان خطوط کو اپنے غلام ابورزین سلیمان کے ہاتھ بصرے میں بھیجا، اور اپنی بیعت و اطاعت حق کی دعوت کی جب ابن مسعود کو حضرت کا نامہ پہونچا، قبائل بنی تمیم اور بنی حنظلہ اور بنی سعد کو جمع کرکے کہا: اَے بنی تمیم! میرا حسب و نسب کیسا ہے؟ اور تم میری عقل و تدبیر کو کیسا جانتے ہو؟ سب نے ان کی بزرگی حسب و نسب و اصابت رائے کی تعریف کی اور کہا: آپ ہم لوگوں کی پشت پناہ ہیں، اور آپ پر ہم کو پورا اعتماد ہے۔ یزید ابنِ مسعود نے کہا: میں نے تم کو ایک کام کے واسطے جمع کیا ہے، کہ تم سے مشورہ کروں اور نصرت و امداد چاہوں۔ سب نے کہا: کہ بیان کریں تاکہ صلاح نیک بتلائیں اور جو حکم دیں بجالائیں۔ ابنِ مسعود نے کہا: کہ معاویہ کے مرنے سے ارکانِ ظلم و طغیان

سعید ابنِ عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں اس مضمون کا خط دے کر بھیجا۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ یہ عریضہ ہے خدمت میں حسین ابنِ علی علیہما السلام کی۔ بعد حمد و صلواۃ، آپ جلد تشریف لائیے، ہم سب لوگ آپ کے منتظر ہیں، آپ کے سوا کسی جانب میلان نہیں رکھتے۔ پس بتعجیل تمام تشریف لائیے، والسلام! ۔اس کے بعد شیث ابن ربعی اور حجاز ابنِ حجر اور یزید ابن حارث اور عروہ بن قیس اور عمران ابنِ حجاج زبیدی اور محمد ابن عمر التمیمی نے بھی اِس مضمون کے خط لکھے: اَمّا بعد! بتحقیق کہ صحرا اور بیابان نہایت سبز و خرم ہیں، اور درخت میوؤں سے بارور، گیاہ تر روئیدہ ہے، درختوں میں برگ ہائے تازہ نکلے ہیں۔ اگر آپ یہاں تشریف لائیں۔ تو لشکرِ عظیم اور فوجِ کثیر آپ کی نصرت و امداد کے لئے مہیّا و حاضر ہے۔ شب و روز آپ کی تشریف آوری کا انتظار ہے، سلام خدا اور رحمت و برکت آپ پر اور آپ کے پدرِ بزرگوار پر۔ جب بکثرت قاصد حضرت کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ ان کے مضامین سے آگاہ ہوئے۔ تو ایک نامہ لکھ کر ابنِ ہانی اور سعید ابنِ عبداللہ کے ہاتھ، جو سب کے بعد کوفے سے آئے تھے، جانبِ کوفہ روانہ کیا۔ اس کا مضمون یہ تھا بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ۔ یہ نامہ ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کی طرف سے شیعیانِ کوفہ کے نام۔ اما بعد! تمہارے بے شمار خط پہنچے، اور ہانی و سعید سب نامہ بروں کے آخر میں تمہارے ناموں سے اس کے مضمون سے مطلع ہوا۔ تم نے لکھا ہے کہ ہم امام اور پیشوا نہیں رکھتے۔ جلد ہمارے پاس آئیے، شاید حق تعالیٰ ہم کو آپ کی برکت سے حق و ہدایت پر مجتمع کرے۔ اب موجب تمہاری طلب کے اپنے بھائی معتمد و پسرِ عم مسلم ابنِ عقیل کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ اگر مسلم مجھے لکھ بھیجیں کہ رائے تم سب کی متفق ہے، میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد تمہارے پاس آتا ہوں۔ قسم ہے اپنی جان کی کہ امام نہیں مگر وہ شخص جو آراستہ ہے کتابِ خدا جسکم

ا عام طور سے یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ حضرت امام حسینؑ کو کوفہ بلا کر شہید کرنے والے شیعہ تھے، اور کوفہ کے ساتھ گویا شیعہ کا مفہوم اس طرح وابستہ کر دیا گیا ہے کہ کوفی و شیعہ مترادف لفظیں سمجھی جانے لگیں، حالانکہ کوفہ حضرت عمر ابنِ خطاب کے حکم پر سعد ابن ابی وقاص نے بنایا، اپنے لشکر کے سرخیلوں کو اس میں بسایا، لہٰذا کوفہ کی اکثریت شیعہ علی کیسے ہو سکتی ہے، حضرت امام حسین علیہ السلام کو بارہ ہزار خطوط لکھنے والے کوفی ضرور تھے، مگر ان میں سوائے معدودے چند (مثلاً حبیب ابن مظاہر، مسلم بن عوسجہ، مسیّب بن نجبہ) کے اور شیعہ نہ تھے۔ جیسا کہ میں نے ایک رسالہ "سیرِ حسینی" میں مفصلاً لکھا ہے ؛ (ر ج ۔ ز ۔ ۱۲) ۔

اٹھارہ ہزار[۱۸۰۰۰] اہلِ کوفہ نے حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس وقت حضرت مسلم نے ایک عریضہ حضرت امام حسینؑ کو لکھا کہ تا وقتِ تحریر اٹھارہ ہزار[۱۸۰۰۰] کوفی آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ اگر آپ اس طرف روانہ ہوں، تو مناسب ہے، جب شیعیانِ کوفہ حضرت مسلم کی خدمت میں بکثرت آنے لگے تو نعمان ابنِ بشیر جو معاویہ کی طرف سے حاکمِ کوفہ تھا، حقیقتِ حال سے مطلع ہوا۔ مسجدِ کوفہ میں آکر منبر پر گیا، اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہنے لگا: اے بندگانِ خدا! خدا سے ڈرو، اور دیدہ و دانستہ فساد نہ کرو، اور قتلِ مردم و خونریزی اہلِ اسلام اور غارتِ اموال کا باعث نہ ہو، جو شخص مجھ سے برسرِ جنگ نہیں ہے، میں بھی اس سے جنگ نہیں کرتا۔ جبتک تم آرام میں ہو۔ تم کو شورش میں نہیں لاتا۔ تہمت و گمان کی بناء پر میں کسی کو عقوبت نہیں کرتا، اگر تم خروج کرو گے، میرا سامنا کرو گے، اور بیعت توڑ کر اپنے امام کی مخالفت کرو گے تو قسم ہے خدا کی، تلوار میان سے نکالوں گا اور جب تک قبضۂ شمشیر میرے ہاتھ میں ہے جنگ و جدل سے باز نہ رہوں گا۔ چاہے تم سے کوئی بھی میری نصرت و یاری نہ کرے۔ امید رکھتا ہوں، کہ حق شناس زیادہ ہوں گے بہ نسبت مفسدوں کے۔ یہ سن کر عبداللہ ابنِ مسلم ابنِ ربیعہ حضرمی جو بنی امیّہ کا حلیف تھا، اٹھ کر کہنے لگا: اے نعمان ابنِ بشیر! یہ بات جو تو نے کہی، اس سے دفعِ شر نہیں ہوتا، یہ تو کمزوروں اور لاچاروں جیسا کلام ہے۔ نعمان نے کہا: اگر میں ضعیف ہو کر اطاعتِ خدا میں رہوں، میرے نزدیک بہتر ہے۔ اس بات سے کہ غالب ہوں اور معصیتِ خدا کروں۔ یہ کہہ کر نعمان منبر سے اتر آیا۔ اور عبداللہ ابنِ مسلم نے یزید کو یہ نامہ لکھا، کہ مسلم ابنِ عقیل لوگوں سے امام حسینؑ کے لئے بیعت لے رہے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ کوفہ تیرے تصرّف میں رہے تو کسی اور شخص کو حاکم کر کے بھیج، جو مثل تیرے دشمنوں سے مقابلہ کرے، کیونکہ نعمان مردِ ضعیف ہے اور تابِ مقاومت نہیں رکھتا، دیدہ و دانستہ سستی کرتا ہے، عمر ابنِ سعد اور دیگر اشقیا نے بھی اس مضمون کے نامے لکھے۔ جب یزید مطلع ہوا، تو سرجون غلامِ معاویہ سے مشورہ کیا، اور اس سے پوچھا، کہ حسین ابنِ علی نے مسلم ابنِ عقیل کو کوفہ بھیجا ہے جو اہلِ کوفہ سے بیعت لے رہے ہیں۔ لوگ نعمان ابنِ بشیر کو برا جانتے ہیں کہ اس امر میں غفلت کرتا ہے پس کس شخص کو حاکمِ کوفہ کروں۔ یزید ان دنوں عبیداللہ ابنِ زیاد، پر غضبناک تھا۔ سرجون غلام نے کہا: میرے نزدیک مناسب یہی ہے کہ ابنِ زیاد کو حاکم کوفہ کر، کیونکہ وہاں کی آتشِ فتنہ و فساد سوائے اس کے کوئی نہ بجھا سکے گا۔ چونکہ یزید ابنِ معاویہ،

اہلِ کوفہ جمع ہوں۔ جب لوگ جمع ہو گئے وہ ملعون نکلا اور منبر پر بیٹھ کر ایک خطبہ پڑھا۔ اور بعد خطبہ کہا کہ یزید پلید نے مجھے تمہارے شہر کا حاکم کیا اور تمہارے ملک کو میرے سپرد کیا تاکہ مظلوموں کی داد دوں، اور جو لوگ قوت سے ہیں ان کا حق پہنچاؤں۔ جو لوگ تم میں سے خلیفہ کے مطیع و فرمانبردار ہوں ان پر مثل پدر مہربان کے احسان کروں، اس کے مخالفوں کی بزور شمشیر تادیب کروں، ایہا الناس! اس کی مخالفت و عقوبت سے حذر کرو۔ یہ کہہ کر منبر سے اترا اور رؤسائے قبائل کو بلا کر بہت تاکید کی کہ جو شخص تمہارے زمرہ میں، تمہارے محلہ اور قبیلہ سے یزید کا مخالف ہو، لازم ہے کہ اس کا نام بتا دو۔ اگر کوئی ایسا شخص تمہارے محلہ و قبیلہ میں بعد کو نکلا جو یزید کا مخالف ہو، اور تم نے مجھے اس کے حال سے مطلع نہ کیا تو تمہارا خون اور مال حلال ہو جائے گا۔ اور اپنے دروازے کے سامنے دار پر کھینچوں گا۔ جب داخلہ ابن زیاد اور رؤسائے قبائل کو ڈرانے کی خبر حضرت مسلم بن عقیل تک پہنچی، تو حذراً ما اتقدم کے لئے خانہ مختار ثقفی سے نکل کر ہانی بن عروہ کے گھر میں پناہ گزیں ہوئے، جہاں شیعیان کوفہ ان کی خدمت میں جا کر بیعت کرتے تھے۔ حضرت مسلم جس شخص سے بیعت لیتے تھے، اسے قسم دیتے تھے کہ افشائے راز نہ کرنا، اور بیعت کو مخالفوں سے پوشیدہ رکھنا۔ ابن زیاد نے ہر چند تفحص کیا، اس کو حضرت مسلم کا حال بالکل معلوم نہ ہوا۔ ابنِ زیاد کا ایک غلام تھا جس کا نام معقل تھا۔ لہٰذا بلا کر ابن زیاد نے ۳۰۰۰ ہزار درہم دے کر تلاشِ حضرت مسلم کے لئے بھیج دیا اور کہا: ان کے شیعوں کی تلاش کر، جو کوئی ان میں سے تجھے ملے اس سے محبت اور دوستی اہلِ بیت ظاہر کر، یہ درہم اسے دے کر کہہ کہ میں نے نذر کی ہے۔ اس مال کو مقاتلۂ دشمنانِ اہلِ بیت میں خرچ کروں گا۔ اس حیلے سے ان کو فریب دے، اور آشنائی ان سے پیدا کر۔ شاید اس فریب سے تو احوال مسلم پر مطلع ہو۔ معقل مسجد میں آیا اور مثل جاسوسوں کے ہر شخص کے حالات اور اوضاع کو دیکھتا تھا۔ ناگاہ اس کی نظر مسلم ابنِ عوسجہ پر پڑی، جو اس وقت مسجد اعظم میں مشغول نماز تھے معقل کو پتہ لگا کہ یہ شخص حضرت امام حسینؑ کے لئے لوگوں سے بیعت لیتا ہے۔ جب یہ بات اس مکار نے سنی تو مسلم ابنِ عوسجہ کے قریب آ کر پہلو میں بیٹھ گیا، جب یہ نماز سے فارغ ہوئے۔ ان سے کہا: میں باشندگانِ شام سے ہوں۔ حق تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے محبت اہلِ بیت رسالت مجھے عطا کی ہے، ان کے دوستوں کو میں دوست رکھتا ہوں۔ اثنائے کلام میں بناوٹ سے روتا جاتا تھا۔ اخلاص محبت اہلِ بیت میں ریاکاری کرتا تھا،

وبالجملہ تشیع اہل کوفہ حاجت باقامت دلیل ندارد وسنی بودن کوفی الاصل حلاف اصل او محتاج بدلیل است واگرچہ ابوحنیفہ کوفی باشد

کوفیوں کا شیعہ ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں اور اصلی کوفیوں کا اہلسنت ہونا یہ بے بنیاد ہے اور دلیل کا محتاج ہے چاہے ابوحنیفہ کوفی تھے